پیغام مدینہ

جلد چہارم

ندیم ایاز

مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی چوتھی جلد کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایا اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو صاف اور واضح پیغامات پر مبنی ہے جن کا سمجھنا ہر خاص وعام کے لئے بالکل آسان ہے۔ پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تو اپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیا کریں یا مجھ سے واٹس ایپ نمبر پہ رابطہ کریں۔ یہ سب کام اس نیت سے کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے مفید ہے۔ شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لے کر یہ مضامین islamfort.com ویب سائٹ سے ہو بہو لئے گئے ہیں (مضامین کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے) پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور آگاہ کر لیں تاکہ آئندہ اسے غلطیوں سے پاک کر کے مزید بہتر بنایا جا سکے۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔ سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران وحدیث کے لئے بھی دے دیں طلباء اور ملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ یہ کتاب ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے، میرے والدین، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعا میں یاد رکھا کریں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ

28 ستمبر 2021 کراچی

whatsapp00923172134743

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیاآخری 4 پارے بنوری ٹاون میں ۱۱ دن میں حفظ کئے۔ حفظ دور قاری ظاہر صاحب کے پاس کیا، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبدالوکیل صاحب ، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب ، روح الامین صاحب، عبدالروف صاحب، ھاشم صاحب اور صدر الشھید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب ، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ، شیخ طیب صاحب ، شیخ امیر حسین باچا صاحب، شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے۔

اتحاد المدارس مردان اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دیئے۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئےاور سب کے سند حاصل کئے۔ادیب عربی کاامتحان دیااور سند حاصل کی۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے۔ میٹرک میں سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے گاوں میں میٹرک کا جو سب سے پہلا بیچ پاس ہوااس میں میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالی نے پہلی پوزیشن لی تھی اور اب بھی ان کا نام سکول میں پوزیشن لینے والوں کی لسٹ میں اول لکھا ہوا ہے۔ میں نے علم نفسیات میں بی ایس کیا، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سے انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ کیا ،ہیپی لائف سائکولوجیکل سروسز سے چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے ،این ایل پی اور ہپناسز کورسز سر ارسلان لاڑیک اور سر سدید مرزا کے ذریعے امریکن بورڈ آف نیورولنگویسٹک پروگرامنگ سے کیا، پریسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹر عمران صاحب سے این ایل پی کے ایک سالہ کورس میں داخلہ لیالیکن ایک سیمیسٹر کے بعد مکمل نہیں کرسکا۔ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی نفسیات میں داخلہ ہواایک سیمیسٹر کے بعد وہ بھی پورا نہ کرسکا، ورچول یونیورسٹی ایم بی اے میں داخلہ لیاادھورا رہ گیااور اسی طرح شماریات ڈپلومہ کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیاوہ بھی پورا نہیں کرسکا یہ میری زندگی کا تاریک پہلو ہے کہ کچھ کاموں میں میں نے استقامت اختیار نہیں کی۔اب بھی میں ایک تین سالہ کورس کررہاہوں جس کا دوسرا سال جاری ہے اب دیکھنا ہے کہ یہ مکمل کرتاہوں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

کئی آن لائن کورسز مکمل کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے۔

ملک کے اندر سوات، مری، ایوبیہ، نتھیا گلی، ناران کاغان، مانسہرہ، بالاکوٹ، پیر بابا، دیر، تیمر گرہ، مینگورہ، سوات، بحرین، مدین، کالام، اوشو گلیشیئر، باجوڑ، مظفر آباد، چکار، نون بنگلہ، پشاور، چارسدہ، تورڈھیر، لاہور، سرگودھا، چیچیاں گاوں، ٹھٹھہ، درہ آدم خیل، باڑہ، پنجپیر، بڈہ بیر، وغیرہ کے سفر کئے اور وقت گزارا، زیادہ تر وقت کراچی میں گزرا۔

عمرہ کے سفر میں جدہ، مکہ۔ مدینہ اور خیبر کے علاقوں کی زیارت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ دبئی کے سفر میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے تین روزہ پیس کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف خوبصورت مقامات اور خصوصا ابو ظبہی کی مشہور شیخ زید مسجد جانا ہوا۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر۔ اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بے شمار ہیں۔ مسجد ابراہیم میں پورے دس سال خطابت اور درس کے فرائض سرانجام دیئے۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن وحدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

تالیفات

(1)قرآنی دعائیں

(2)اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے

(3)اصلاح النساء

(4)طرق التفسیر

(5)قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام

(6)المناھج المختلفۃ للمفسرین

(7)الکبائر التی ذکرھا الإمام الذھبي

(8)اسلام سائنس اور الحاد

(9)ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات

(10)ملحدین کی اصلاح

(11)خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج

(12)پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات

(13)أسھل طریقۃ لحفظ القرآن الکریم

(14)صحیفہ ہمام بن منبہ

(15)المعجم الصغیر للطبرانی

(16)پیغام مدینہ جلد اول

(17)پیغام مدینہ جلد دوم

(18)پیغام مدینہ جلد سوم

(19)پیغام مدینہ جلد چہارم

(20)پیغام مدینہ جلد پنجم

(21)پیغام مدینہ جلد ششم

(22)پیغام مکہ جلد اول

(23)مقالات حصن المسلم جلد اول

(24)مقالات سیرت جلد اول

(25)مقالات سیرت جلد دوم

(26)مقالات سیرت جلد سوم

(1)وابستگی، تعلق،اور لگاؤ کا شرعی مفہوم

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مؤمنوں کو ثابت قدمی عطا فرمائی اور انہیں سچی وابستگی سے نوازا، میں خوشحالی اور تنگی ہر حالت میں اسی کے لئے حمد و شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، آسمان وزمین میں اسی کی

عبادت کی جاتی ہے، میں یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز، روزہ، اور حمد وثنابیان کرے والوں آپ کا مقام ومرتبہ بہت ہی اعلی ہے، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صادق ووفادار صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی وصیت کرتاہوں، یہی آخرت کے لئے زادِراہ، اور مصیبتوں میں قوت، اور آزمائش میں تحفظ کا باعث ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہمیشہ سچی بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال سدھار دے گا اور گناہ فرمادے گا، جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ بہت بڑی کامیابی پا گیا۔

وابستگی اور تعلق حقیقت میں ترقی اور بلندی کا راز ہے، جو انسان کو آگے بڑھنے پر ابھارتا ہے، اس سے لگاؤ مضبوط ہوتا ہے اور بہتری محسوس ہوتی ہے، عظیم ترین تعلق اور وابستگی یہ ہے کہ انسان کا اللہ تعالی کیساتھ مضبوط لگاؤ ہو، یہی لگاؤ اطمینان، خوشحالی اور ابدی سعادت مندی کا باعث بنتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس–62

متوجہ رہو! یقیناً اللہ کے دوست نہ خوف میں مبتلا ہوں گے اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔

تعلق اور وابستگی کی ایک صورت: اسلام سے وابستگی ہے، یہ ایک عظیم نعمت ہے، چاہے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، اسلام سے موڑنے والے متنوع اسباب ہوں، اور اسلام کے خلاف محاذ آرائی کی آگ جتنی بھی بھڑکے؛ اسلام سے وابستگی ہر حالت میں ٹھوس، پائیدار اور مضبوط رہتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

الحج–78
اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، اپنے والد ابراہیم کی ملت پر قائم ہو جاؤ، اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور قرآن میں بھی تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ، اب تم نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور اللہ سے وابستہ رہو وہ تمہارا مولی ہے وہ بہت ہی اچھا مولی اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

اسلام سے وابستگی کی عظمت ہمیں اس طرح نظر آتی ہے کہ یہ ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہے، چنانچہ کسی عربی کو عجمی پر، سفید کو سیاہ فام پر کوئی ترجیح نہیں ہے، اگر کسی کو ترجیح حاصل ہے تو وہ صرف تقوی کی بنیاد پر ہے۔

اسلام ہر قسم کی فرقہ واریت اور تعصب سے وابستگی کو ہی مسترد کر چکا ہے، اہل باطل سے وابستگی تو دور کی بات ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

المؤمنون–53
انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اب ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی پر خوش ہے۔

تا کہ ایک ہی وابستگی اور تعلق صاف اور شفاف انداز میں پھلے پھولے، کیونکہ:

أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

المجادلۃ–22
یہی اللہ کا گروہ ہے، اور اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہو گا۔

اسلام سے وابستگی کامل اتباع اور تابعداری، اعضا کو اطاعتِ الہی پر کاربند کرنے اور دوستی صرف اللہ و رسول اللہ ﷺ سے رکھنے کا نام ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

المائدۃ–55
تمہارا دوست تو صرف اللہ، رسول اللہ، اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور وہ جھکنے والے ہیں۔

اسلام سے وابستہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم امت کیساتھ بھی مضبوط تعلق قائم کریں، امت مسلمہ کے حالات کو سمجھیں، امت مسلمہ کے غلبہ کے لئے جدوجہد کریں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (مؤمنوں کی باہمی محبت، الفت، اور انس کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، اگر اس میں سے ایک عضو بھی بیمار ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کی سی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے)۔

بالکل اسی طرح ہم پورے فخر کیساتھ اپنی تاریخ سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، ہماری تاریخ نے پوری دنیا کے لئے رہنمائی کا علم بلند کیا، اور ہماری زبان سرمدی وابدی رہنے والی زبان قرآن کی زبان ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

الزمر–28

قرآن عربی زبان میں ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے تاکہ لوگ برے انجام سے بچیں۔

جذباتی وابستگی کو بھی اسلام نے مہذب دائرے میں بند کیا، اور اس کی سمت کا صحیح تعین کرتے ہوئے اسے قابو میں رکھا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

المجادلۃ–22

اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگوں کو آپ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پاؤ گے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔

اور اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے ہاں اس کے والد، اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں بن جاتا)

اخلاق کے ذریعے مسلمان کی اسلام کیساتھ وابستگی کی حقیقت عیاں ہوتی ہے، چنانچہ مسلمان کی شکل وصورت، گفتگو، لباس اور چال چلن اسے واضح کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی نے خواتین کیساتھ مشابہت اپنانے والے مردوں اور مردوں کیساتھ مشابہت اپنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: (مسلمان فحش گوئی، اور بد کلامی کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ ہی مسلمان لعن طعن کرنے والا ہوتا ہے) اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اخلاقی زبوں حالی اسلام سے وابستگی ختم کرنے کا باعث ہے۔ اسلام کیساتھ کمزور وابستگی کے مترادف ایک اور چیز بھی

ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کا اسلامی تشخص مندمل ہو جائے، چنانچہ دینی شعائر کو ظاہر کرنے سے شرمانے لگے، حالانکہ اسلام نے جس طرح اندرونی طہارت کا اہتمام کیا ہے اسی طرح بیرونی خوبصورتی کا بھی اہتمام کیا ہے، تاکہ اسلامی شخصیت دوسروں سے ممتاز اور اغیار کی تقلید سے پاک ہو۔

اپنے وطن سے محبت اور وابستگی فطری چیز ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان جہاں رہے اس سے محبت نہ کرے کہ جس مٹی پر پروان چڑھا، اور وہاں کے رہنے والوں میں شامل ہو کر اس علاقے کی تاریخ کا حصہ بھی بنا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ

النساء–66

اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو، یا اپنے وطن سے نکل جاؤ، تو اس کی تعمیل بہت کم لوگ کرتے۔

بلکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو بھی وطن کی جدائی دے کر آزمایا، چنانچہ نبی ﷺ نے مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا: (یقیناً تو اللہ کی سب سے بہترین سرزمین ہے، اور اللہ کے ہاں سب سے محبوب دھرتی ہے، اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا)۔

پھر جب نبی ﷺ کو علم ہوا کہ وہ مدینہ میں ہی رہیں گے تو مدینہ کی محبت دل میں ڈالنے کے لئے اللہ تعالی سے دعا کی، آپ اپنے آبائی وطن کے لئے بھی خیر کی دعا فرماتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ فِي مَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ"

یا اللہ! مدینہ میں مکہ سے بھی دوگنا برکت ڈال دے۔

اسلام نے وطن سے محبت کے جذبات کو بڑے ہی پیارے انداز میں کنٹرول کیا، چنانچہ وطن سے وابستگی کو دین سے وابستگی کیساتھ مشروط کیا، بلکہ حقیقت میں وطن کی محبت بھی اسلام کیساتھ وابستگی سے کشید کردہ ہے، کیونکہ وطن سے وابستگی اسی وقت ہوگی جب وطن میں شرعی نفاذ ہوگا، لہذا وطن سے وابستگی بھی اسلامی اقدار میں سے ہے جو کہ ایسے معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے جس کی قوت پہلے اپنے عقیدے اور پھر باہمی اتحاد میں پنہاں ہے۔

اپنے وطن سے حقیقی پیار اور محبت کرنے والا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اپنے ایمان میں قوی ہو، اور تبھی دنیا و آخرت میں خوشحالی ملے گی، اپنے وطن سے وابستگی جتنی ٹھوس ہوگی اتنا ہی امن وامان مستحکم ہوگا، اور درآمد شدہ فکری انحراف سے تحفظ ملے گا، اندرونی تعلقات مضبوط ہونگے، اس طرح وطن کی دھرتی پر فتنہ وفساد بپا کرنے والوں سے بچاؤ بھی ممکن ہوگا۔

اپنے وطن سے وابستگی کا تقاضا یہ ہے کہ اپنی سر زمین سے محبت، اس کے لئے جانثاری، یہاں کے علمائے کرام کا احترام، حکمرانوں کی اطاعت، واجبات اور ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھایا جائے، ملکی املاک اور اداروں کی حفاظت، قوانین کی پاسداری، ملکی تعمیر و ترقی کے لئے جد وجہد سمیت یہ امر بھی ضروری ہے کہ کوئی ہم وطن ملک و قوم کے نقصان کا باعث بننے والے کسی بھی شر پسند عنصر کا آلہ کار مت بنے۔

اپنے وطن سے وابستگی میں یہ بھی شامل ہے کہ: غریبوں پر خرچ کریں، ہم وطنوں کیساتھ فراخ دلی سے ملیں، ملکی منصوبوں کی تکمیل کے لئے تعاون کریں، چنانچہ جس طرح آپ اس وطن سے مستفید اور یہاں کی نعمتوں سے بہرہ مند ہو رہے ہیں تو وطن کا بھی یہ حق بنتا ہے کہ آپ ملک کے لئے کچھ اچھا کر دکھائیں، اور ترقی وخوشحالی کے منصوبوں میں بھرپور کردار ادا کریں، کیونکہ:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

الرحمن–60
اچھائی کا بدلہ صرف اچھائی ہی ہے۔

اپنے وطن سے وابستگی میں یہ بھی شامل ہے کہ: پڑوسی کیساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (ایسا شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو)

ہم وطنوں کی تعمیر و ترقی اور خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ باہمی تعاون کی فضا پیدا کریں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے)

یہ بھی وطن سے وابستگی ہے کہ نیکی، انصاف، اور احسان پر مبنی تعامل کیا جائے، حتی کہ غیر مسلموں سے بھی ایسا ہی برتاؤ رکھا جائے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جس نے کسی بھی معاہدہ شدہ شخص پر ظلم کیا، یا حقوق میں کمی کی، یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا، یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کچھ بھی لیا تو میں قیامت کے دن اس سے جھگڑا کروں گا) اللہ تعالی ہم سب کے لئے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ سب کو قرآن مجید سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی رہنمائی عطا کی، اور ہمیں تمام لوگوں میں سے بہترین امت بنایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ بادشاہ، اور بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے، نیز یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور

رسول ہیں، آپ نماز، روزہ اور قیام کرنے والوں میں سب سے افضل ترین شخصیت کے مالک ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، نور وہدایت کے امام صحابہ کرام پر درود وسلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

کنبے قبیلے سے تعلق داری اور وابستگی اسلام میں بہت ہی اہمیت اور بلندی کی حامل ہے، اور دوسروں کا تعاون کرتے ہوئے عزیز واقارب کو ترجیح دینے کا حکم دیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (مرد اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے، اور اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہو گی، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کے بارے میں باز پرس ہو گی)

کنبے قبیلے سے وابستگی بھی حقیقت میں ملکی تعمیر و ترقی میں شامل ہے، بالکل اسی طرح قبیلے اور خاندان کا شیرازہ بکھرے تو یہ ملک و قوم کی ترقی میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

ایک مسلمان کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ اللہ کے ہاں حسب نسب کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جس کا عمل اسے پیچھے چھوڑ دے تو اس کا نسب اُسے آگے نہیں پہنچا سکتا) تمام ترادارے ملک سے وابستگی کو مضبوط کرنے کے ذمہ دار ہیں، خاندان، اسکول، استاد، درسی نصاب، مسجد، علمائے کرام، واعظین، اور میڈیا سب پر یہ ذمہ داری یکساں طور پر عائد ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا)

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود وسلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یااللہ ! محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت وسلامتی بھیج، جیسے کہ تونے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تولائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم وکرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی وبربادی کا باعث بنا دے، یاسمیع الدعا ! یااللہ ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی و بربادی کا باعث بنادے، یاسمیع الدعا ! یااللہ ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی وبربادی کا باعث بنادے، یاسمیع الدعا !

یااللہ ! مسلمانوں کی پوری دنیا میں حفاظت فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ان کی مدد فرما، ان کا حامی وناصر بن جا، یا اللہ ! وہ بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، یااللہ ! وہ پیروں سے ننگے ہیں انہیں جوتے عطا فرما، بدن پر کپڑے نہیں ہیں انہیں کپڑے عطا فرما، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کیا جارہا ہے تو ان کا انتقام لے، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کیا جارہا ہے تو ان کا انتقام لے، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کیا جارہا ہے تو ان کا انتقام لے۔

یااللہ ! مسلمانوں کے نشانے درست فرما، یااللہ ! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، اور انہیں حق بات پر متحد فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے تمام اعمال کا سوال کرتے ہیں، اور یااللہ ! ہم تجھ سے جہنم اور اسے کے قریب کرنے والے اعمال سے پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر آخر تک، اول سے آخر تک، ظاہری ہو یا باطنی اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ ہدایت، تقوی، عفت، اور غنی کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، ہماری حجت ثابت کر دے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کر دے۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، قیدیوں کو رہائی عطا فرما، اور ہمارے تمام معاملات کی باگ ڈور سنبھال، اور ہماری مکمل رہنمائی فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ! انہیں اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور تیری راہنمائی کے مطابق انہیں توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنالے، یارب العالمین! یااللہ! ان کے دونوں نائب کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یاارحم الراحمین! یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

{ ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(2) عقیدہ توحید! نبوی تعلیمات کے سائے تلے

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

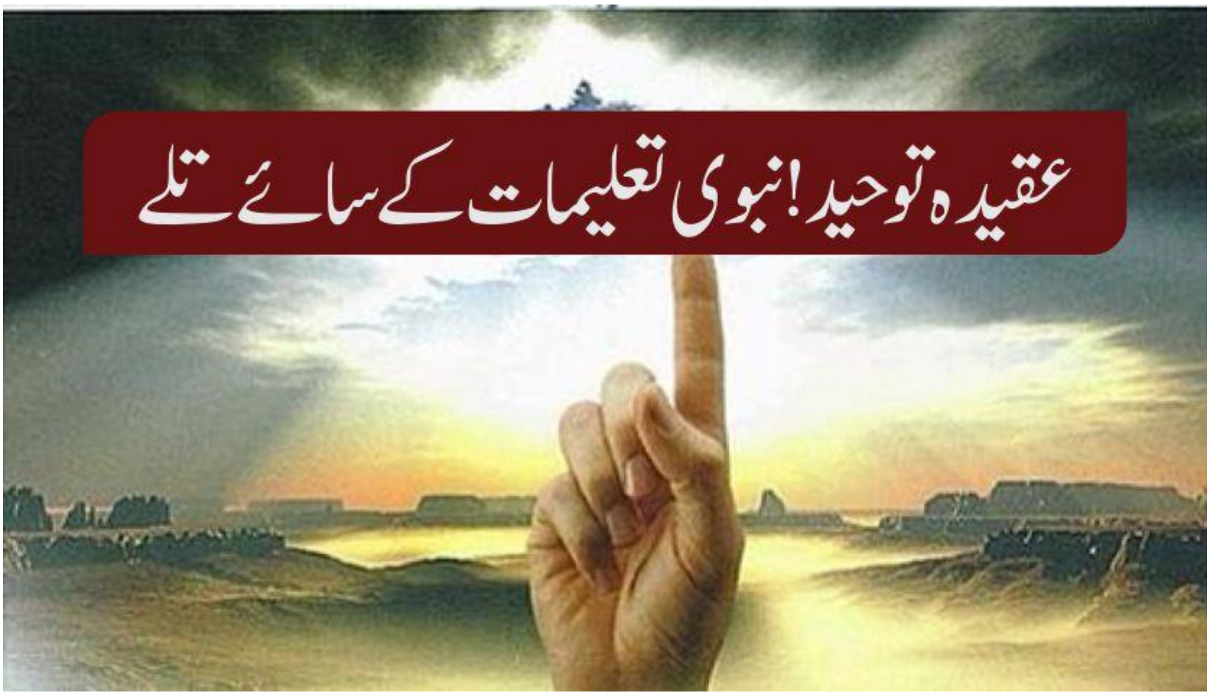

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی بلاؤں اور مصیبتوں سے بچانے والا اور سرگوشیاں سننے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اس کا دنیا و آخرت میں کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- اللہ برگزیدہ بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور وفادار صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

میں آپ سب اور اپنے آپ کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، اور خلوت و جلوت ہر حالت میں اسی کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اسی کی بدولت دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی اور سعادت و خوشیاں ملیں گی۔

مسلمانوں!

جس بنیاد پر مسلمان کی خوشحالی، نجات، اور فلاح کا دارو مدار ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ رب العالمین کی کامل بندگی کرے، اِسی بندگی کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی کے لئے اسے وجود بخشا گیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

الذاریات—56

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

یعنی: صرف اسی کی عبادت کریں، اس کے لئے انسان اللہ تعالی کے لئے مخلص ہو، اس کے مقاصد میں اللہ تعالی کے لئے مخلص ہو، خلوص کے ساتھ اس سے محبت اور اس کی تعظیم کرے، خوف، خشیت، امیدوں اور دعاؤں میں مخلص ہو، ظاہر و باطن اور اہداف وارادوں میں مخلص ہو۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (162) لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

الانعام—163/162

آپ کہہ دیں: میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کے لئے (162) اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلے سرِ تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

مسلمان بھائی!

کتاب و سنت نے اس اصول کو راسخ کیا، اور نبی کریم ﷺ نے اس عظیم اصول کو دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے اپنی تعلیمات میں اس قرآنی اصول کو مختصر ترین انداز میں پیش کیا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لڑکے! میں تمہیں کچھ باتیں سکھاتا ہوں: تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کریگا، تم اللہ کو یاد رکھو تم اسے اپنی سمت میں پاؤں گے، جب بھی مانگو تو اللہ تعالی سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو تو اللہ تعالی سے، یہ بات ذہن نشین کرلو کہ: اگر پوری امت مل کر تمھیں معمولی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تمھیں وہی فائدہ دے سکتی ہے جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ سب مل کر تمھیں معمولی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تمھیں اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں)'' ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا، نیز یہ روایت اہل علم کے ہاں مشہور ہے۔

مسلمانو! اس وصیت نے اللہ تعالی کی عظمت دلوں میں مضبوط اور عقیدہ پختہ کیا ہے کہ اللہ تعالی ہی ہے جس کے ہاتھ میں تمام امور کی چابیاں اور باگ ڈور ہے، اسی کے پاس کائنات کے خزانے ہیں، وہی ضروریات پوری کرتا ہے، دعائیں قبول فرماتا ہے، لوگوں کی حاجت روائی کرتا ہے، ساری مخلوقات ہر لمحے اسی کی محتاج ہیں، اسی کے کرم، عنایت اور رحمت کے سہارے جیتی ہیں، وہ ایک لمحہ بھی اللہ تعالی کی رحمت و شفقت کے بغیر باقی نہیں رہ سکتیں:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

النمل–62

کون ہے جو لاچار کے پکارنے پر اسے جواب دیتا ہے اور اس کی مشکل کشائی فرماتا ہے۔

تمام کے تمام بندے اسی کے محتاج اور اس کی رحمت کے سامنے لاچار ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

یونس–107

اور اگر آپ کو اللہ کسی مشکل میں ڈال دے تو اللہ کے سوا اسے کوئی رفع کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کے بارے میں خیر کا ارادہ کر لے تو کوئی بھی اس کا فضل ٹال نہیں سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے، وہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مسلمان اس وقت ناقابل بیان سنگین صورتحال میں پھنسے ہوئے ہیں، انہیں ان حالات میں اس نبوی وصیت کو عمل کے لئے سننے کی اشد ضرورت ہے، مسلمان اس وصیت کو اس یقین سے سنیں کہ ان کا خالق ہی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتا ہے۔

مسلمان اپنی نمازوں میں بار بار دہراتے ہیں:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

الفاتحۃ–5

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

یہ بات مسلمانوں کے دلوں میں ہونی چاہیے اور عملی طور پر اس کا اثر نظر آنا چاہیے۔

یہ وصیت مسلمان کو دائمی تباہی اور ابدی عذاب میں واقع ہونے سے ڈراتی ہے، مخلوق کو غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے خبردار کرتی ہے کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں غیر اللہ کو پکارا جائے اور ان سے ایسی مشکل کشائی اور حاجت روائی کا مطالبہ کیا جائے جس کی طاقت صرف اللہ تعالی کے پاس ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (13) إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ

فاطر–14/13

اور اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو وہ تمہیں جواب نہیں دے سکتے، اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ غیر اللہ کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو گیا) بخاری نبی ﷺ ہمیں مختصر انداز میں تعلیم دیتے ہوئے ایک ایسی وصیت کی ہے جو قرآنی احکامات و نواہی، خبروں اور قصص سے حاصل شدہ تعلیمات، اہداف اور مقاصد کو یکجا کر رہی ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ تعلق بنائے اور اپنی تمام ضروریات اسی کے سامنے رکھے، اور تمام معاملات اسی کے سپرد کر دے تو اللہ تعالی اسے دنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں کے لئے کافی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

الحج–38

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

الطلاق–3

اور جو بھی اللہ پر توکل کرے تو وہی اسے کافی ہے۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ

البقرۃ–85

کیا تم کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو؟ تم میں سے ایسا کرنے والے کی دنیا میں سزا صرف رسوائی ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید عذاب میں لوٹایا جائے گا۔

اور ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جو کوئی چیز [تعویذ وغیرہ] لٹکائے وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے) احمد، ترمذی

اے مسلم! اس وصیت کو پلے باندھ لو، مبادا ہوس پرستی اور گمراہ افکار تمہیں راستے سے نہ ہٹا دیں؛ کیونکہ ان سے بچنے کے لئے اسی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے جس پر نبی ﷺ کے صحابہ کرام نے تربیت پائی اور اس کے نتیجے میں وہ عقیدہ توحید کی انتہا کو پہنچ گئے، جیسے کہ ہمیں عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سات، یا آٹھ یا نو افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگو) اس پر میں نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اگر کسی کی چھڑی بھی گر جاتی تو وہ بھی کسی سے اٹھا کر دینے کا مطالبہ نہ کرتے تھے'' مسلم

احنف بن قیس کا بھتیجا داڑھ میں درد کی شکایت کرنے لگا تو اس پر احنف نے کہا کہ: ''میں چالیس سال سے نابینا ہوں میں نے تو اس کا کسی کو ذکر تک بھی نہیں کیا، بلکہ صرف اللہ تعالی سے ہی شکایت کی ہے''۔

اس لیے مسلمان! سخت اور سنگین حالات میں اللہ سے رجوع کرو اور اسی کے ساتھ تعلق بناؤ، کسی دوسرے سے کچھ بھی امید نہ رکھو، یہ ایک ایسی وصیت ہے جس پر مسلمانوں کے لئے عمل کرنا از بس ضروری ہے کیونکہ مسلمانوں کو دشمنوں کی ایسی مکاریوں اور منصوبہ بندیوں کا سامنا ہے جسے یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ

الانبیاء–88/87

مچھلی والے [یونس علیہ السلام] کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیے اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ تو اس نے اندھیروں میں پکارا: الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔

مسلمانوں!

اب وہ وقت نہیں رہا کہ شرق و غرب میں موجود مسلمانوں کے ارد گرد لوگوں کو پکارا جائے، بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عقیدہ توحید راسخ کیا جائے اور اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھ دعا مانگیں کہ وہی ہماری حاجت پوری کرے، اور مسلمانوں پر رحمت نازل فرمائے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تم میں سے کسی کو کوئی پریشانی یا تکلیف پہنچے تو کہے:

اَللهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً

اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا) اسے زبان سے کہے اور اعضا سے عملی طور پر اسے ثابت کر کے دکھائے۔

آپ ﷺ دکھ تکلیف میں دعا کرتے ہوئے فرماتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

بہت ہی عظیم اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، آسمان وزمین کے پروردگار کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، وہی عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔) متفق علیہ

علمائے کرام کہتے ہیں کہ: جو شخص ایسے معاملے میں مدد اور پناہ کسی مخلوق سے مانگے جسے صرف اللہ تعالی ہی حل کر سکتا ہو تو یہ شرک ہے چاہے کسی مردہ سے مانگے یا غائب سے یا حاضر شخص سے، نیز یہ اعمال رائگاں کرنے کا باعث ہے۔

مسلمانوں!

اسلام کی سب سے پہلے مملکت کو کامیابیاں، کامرانیاں اور انتہا درجے کی عزت وشرف کیسے ملی؟ جن کا ذکر اپنوں سے پہلے پرائے لوگوں نے بڑے ہی شان وشوکت سے کیا، اس کا سبب صرف اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار تھا، اللہ عزوجل کے سامنے سچی التجا تھی۔

کیونکہ نبی ﷺ نے عقیدہ توحید کی جڑیں دلوں میں مضبوط کرنے کا اہتمام کیا اور عقیدہ توحید کی طرف بلانے کے لئے جہاد کیا، آپ ﷺ نے عقیدہ توحید کی مکمل حفاظت کے لئے بھرپور کوششیں کیں کہ کہیں اس میں قولی اور عملی کسی قسم کا کوئی خلل واقع نہ ہو اور اس کے مقاصد اور اہداف پورے ہوں، چنانچہ نبی ﷺ سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا کہ اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور سلام کرتے ہوئے جھکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) احمد، ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

صرف اس لیے کہ اللہ تعالی کے سوا کسی کے سامنے جھکنا جائز نہیں، اور لوگوں کی تربیت اللہ عزوجل کے سامنے جھکنے پر ہو۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم میرا مقام اس طرح مت بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے عیسی بن مریم کے ساتھ کیا، میں تو صرف بندہ ہوں، اس لیے تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو) بخاری آپ ﷺ اپنی امت سے یہ چاہتے تھے کہ امت محمد یہ صرف اللہ تعالی کے سامنے جھکے اسی سے مانگے اور مدد بھی اسی سے طلب کرے۔

ایمانی بھائیوں!

مصطفی ﷺ کی جانب سے عقیدہ توحید کے اہتمام کا مظہر یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر ایسا ذریعہ بند کر دیا جس کی وجہ سے شیطان لوگوں کو شرک کے پھندے یا جاہلی خرافات میں پھنسا سکتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں قبروں میں مدفون مردوں سے مانگنے کی سخت ممانعت موجود ہے، لہذا ان سے مانگنا، ان کی چوکھٹ کے سامنے کھڑے ہو کر گڑ گڑانا، یا مصیبتوں اور تکلیفوں میں مردوں سے ایسی مدد طلب کرنا جو صرف آسمان و زمین کا پروردگار ہی کر سکتا ہے بالکل منع ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (یا اللہ! میری قبر کو ایسا مت بنانا جسے پوجا جائے، ان اقوام پر اللہ تعالی کا غضب ہو جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا)

نبی ﷺ نے عقیدہ توحید کا خوب اہتمام فرماتے ہوئے شیطانی وسائل سے بھی خبر دار کیا کیونکہ آپ ﷺ کی دعوت اسی بنیاد پر قائم تھی، چنانچہ جان و مال کو تحفظ دینے اور نقصان سے بچانے کے لئے ان پر تعویذ لٹکانے سے منع فرمایا، لیکن کچھ لوگ اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے پھر بھی اس میں مبتلا ہیں، چنانچہ مسند میں ہے کہ: (جس نے بھی تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا)

اسی طرح آپ ﷺ نے شعبدہ باز دجالوں اور جھوٹے لوگوں سے بھی خبر دار فرمایا: (جس شخص کسی کاہن یا کیافہ شناس کے پاس آکر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ وحی سے کفر کیا) اسے ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ٹیکنالوجی اور ترقی کے اس دور میں بھی لوگوں کا انہی کاہنوں، کیافہ شناسوں کے پاس آنا جانا زیادہ ہو گیا ہے اور میڈیا بھی یہی دکھا رہا ہے، لوگ ان سے اپنے مستقبل کے بارے میں پوچھتے ہیں، حالانکہ دین اسلام کا مسلمہ اصول ہے کہ مستقبل کے بارے میں اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسی طرح آپ ﷺ سے ''نُشرہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ شیطانی عمل ہے) ''نُشرہ'' جادو کا جادو سے علاج کرنے کو کہتے ہیں۔

مسلمانوں!

ہمارے نبی ﷺ کی یہ شدید چاہت تھی کہ ہم اپنے پروردگار کے ساتھ حقیقی محبت کریں اور اس کی وحدانیت کا عملی اقرار کریں، چنانچہ انسانی زندگی میں جب کبھی ایسا موقع بھی آئے کہ انسان کو ناپسند یا حرام کام کرنے کی ضرورت پڑے مثال کے طور پر علاج معالجہ کا موقع ہے تو یہاں پر بھی نبی ﷺ اپنی امت کو عقیدہ توحید کی یاد دہانی کروائی کہ اس حالت میں بھی اللہ تعالی سے ہی شفا کی امید رکھیں اسی سے شفا مانگیں اور اس کے علاوہ کسی سے امید مت لگائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت فرماتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

یا اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف ختم کر دے، تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا ہی نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ بچے) متفق علیہ

اسی طرح آپ ﷺ نے عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب انہوں نے آپ ﷺ سے جسم میں تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے وقت سے لاحق تھی، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: (درد کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار کہو: بِسْمِ اللهِ ''اور پھر سات بار کہو:

أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

میں اللہ تعالی اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں یا جس کا مجھے خدشہ ہے) مسلم

اسلامی بھائیوں!

پیارے نبی ﷺ کی جانب سے عقیدہ توحید کا مکمل خیال اور اہتمام کرنے کا ایک مظہر یہاں بھی واضح ہوتا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہہ دیا: ''جو اللہ، نبی کی مرضی!'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: (کیا تم نے مجھے اللہ تعالی کے برابر کر دیا ہے؟ صرف اتنا کہو: جو اللہ کی مرضی) احمد، ابن ماجہ۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (تم یہ نہ کہو کہ جو اللہ اور فلاں کی مرضی، بلکہ یوں کہو کہ پہلے اللہ کی مرضی پھر فلاں کی)

نیز ہمارے نبی ﷺ نے اپنی امت کا خیال رکھتے ہوئے ہر اس چیز سے بھی خبردار کیا جو توحید کی حقیقت سے متصادم ہے یا عقیدہ توحید کے بنیادی امور سے ٹکراتی ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو مخاطب کیا اور فرمایا: (یقیناً اللہ تعالی تمہیں اپنے آبا کی قسمیں

اٹھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش ہو جائے) عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''اللہ کی قسم! جب سے میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے اس وقت سے اب تک نہ خود آبا کی قسم اٹھائی ہے اور نہ ہی کسی کی قسم حکایت کی ہے'' متفق علیہ

اسی طرح اہل علم کے ہاں ایک حسن حدیث میں ہے کہ: (جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر یا شرک کیا)

مسلمانوں!

اگر تمھیں دنیا و آخرت میں کامیابی چاہیے، دنیا میں غلبہ، کامرانی، نجات اور سعادت چاہیے تو پھر عقیدہ توحید کو اپنا لو، توحیدِ خالص ہر وقت اپنے سامنے رکھو، اور زندگی اپنے خالق کی عبادت کرنے کے لئے گزارو:

وعبادةُ الرحمنِ غايةُ حُبِّه

مع ذُلِّ عابِدِه هما قُطبانِ

عابد عاجزی کے ساتھ رحمن کی عبادت کرے یہ اس کی محبت کا مقصد ہے نیز عاجزی و محبت دونوں عبادت کے بنیادی محور ہیں۔

اپنے خالق کی عبادت اور تعظیم کرنے کے لئے زندگی گزارو، ہر حالت میں اسی کے ساتھ لو لگاؤ، اپنے قلب و جان کو خالق سے جوڑو، نماز، زکاۃ، حج اور تمام اسلامی شعائر اسی بنیادی اصول کے لئے ہیں، لہذا ایسا ممکن نہیں ہے کہ کوئی نمازی نماز بھی پڑھے اور پھر غیر اللہ کے سامنے بھی جھکے!

اعضا سے وہی کام کرو جو اللہ تعالی کو پسند ہوں، تمہارے مقدر میں خیر لکھ دی جائے گی اور اجر عظیم پا کر کامیاب ہو جاؤ گے

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (13) أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

الاحقاف – 14/13

ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اس پر ڈٹ گئے انہیں کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے۔ یہی لوگ ہیں جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ ان کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو سچا موحد بنائے، اور اپنے خالق کی خوب تعظیم کرنے کی توفیق دے، اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کیلئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اپنے رب کی حمد بیان کرتا ہوں اور اسی کا شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپکی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

عقیدہ توحید کی حفاظت کے لئے نبی ﷺ نے انسانوں کے ذہن میں آنے والی وہمی باتوں سے بھی منع فرمایا چنانچہ عمران رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (وہ ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا جس کے لئے فال نکالی گئی، جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کہانت کی گئی، جس نے خود جادو کیا یا جس کے لئے جادو کیا گیا) اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

اسی طرح معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: "اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں کچھ کام کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کاہنوں کے پاس مت جاؤ) معاویہ کہتے ہیں میں نے کہا: "ہم بدشگونی لیا کرتے تھے" - بدشگونی سے مراد یہ ہے کہ جو آپ کو کسی کام کے لئے پیش قدمی یا پسپائی کا باعث بنے - تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ دل میں آنے والے خدشات ہیں تمھیں کسی کام کرنے سے نہ روکیں) مسلم

اپنے آپ کو قرآن کے راستے پر ڈال دو اور اپنی زندگی کے لئے خانوادۂ عدنان کے سربراہ ﷺ کی سیرت اپنالو۔

اللہ تعالی نے تمھیں ایک عظیم کام کا حکم دیا ہے اور وہ ہے نبی ﷺ پر کثرت سے درود وسلام بھیجیں۔

یااللہ! ہمارے نبی محمد اور ان کی آل وصحابہ کرام پر درود وسلام نازل فرما۔

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کی تکالیف رفع فرما، یااللہ! مسلمانوں کی تکالیف رفع فرما، یااللہ! مسلمانوں کی تکالیف رفع فرما، یااللہ! یمن، شام، عراق اور دیگر تمام مسلم ممالک میں ہمارے مسلمان بھائیو کی مصیبتیں رفع فرما۔

یااللہ! انہیں دوبارہ امن وامان عطا فرما، یااللہ! ان پر امن وامان نازل فرما، یااللہ! غلبہ وسلطانی امت مسلمہ کے لئے لکھ دے، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! مؤمن مرد وخواتین کو بخش دے، مسلمان مرد وخواتین کو بخش دے، زندہ وفوت شدہ سب کو معاف فرما۔

یااللہ ! مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما۔

یااللہ ! مسلمانوں کو اچھے حکمران عطافرما، یااللہ ! جو بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکاری کرے اس پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! اس ملک میں مسلمانوں کے حکمران خادم حرمین شریفین کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ ! انہیں اوران کے دونوں نائبوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! مسلمانوں سے فتنوں کو مٹادے، یااللہ ! مسلمانوں سے فتنوں کو مٹادے۔

یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما، یااللہ ! ہمارے سکیورٹی فورس کے جوانوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما، یااللہ ! ہمارے سکیورٹی فورس کے جوانوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما، یااللہ ! انہیں بہترین جزائے خیر عطافرما، یااللہ ! انہیں بہترین جزائے خیر عطافرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! مسلم ممالک کو ہر قسم کے شر و نقصان سے محفوظ فرما، یااللہ ! مسلم ممالک کو ہر قسم کے شر و نقصان سے محفوظ فرما، یااللہ ! مسلم ممالک کو ہر قسم کے شر و نقصان سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم مہنگائی اور وبائی امراض سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم مہنگائی اور وبائی امراض سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم مہنگائی اور وبائی امراض سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم ظاہری و باطنی فتنوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یاحی ! یاقیوم !

یااللہ ! یا غنی ! یاحمید ! ہمیں اور مسلم علاقوں میں بارش نازل فرما، یااللہ ! ہمیں اور مسلم علاقوں میں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں اور مسلم علاقوں میں بارش عطافرما۔

یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! جانوروں کی وجہ سے ہم پر رحم فرما، یااللہ ! جانوروں کی وجہ سے ہم پر رحم فرما، یاذوالجلال والاکرام ! یاغنی ! یاحمید ! یارحمن ! یارحیم !

اللہ کے بندو ! اللہ کا خوب ذکر کرو۔ اور ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

(3) معرفتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اسکی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

مسلمانوں!

جس ذات کے بارے میں علم ہوگا تو اس کے بارے میں علم کا رتبہ بھی اتنا ہی مقام و مرتبہ رکھے گا، اور سب سے اشرف ترین علم ذات باری تعالی سے متعلق علم ہے، جسے حاصل کرنا اور اس کی تعظیم کرنا تمام ضروریات سے بھی ضروری ہے، بلکہ یہی حقیقی ضرورت ہے، نیز اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی فطرت میں اپنی محبت و معرفت ڈالی ہے اور دل کو صرف اللہ کی محبت کے لئے پیدا کیا:

فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ

الروم–30
یہی فطرت الٰہی ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی اس تخلیق میں کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا۔

یہاں فطرت سے مراد دین حنیف ہے جس پر ہر بچے کو پیدا کیا جاتا ہے، لیکن شیطانی جن و انس اسے تبدیل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں، حدیث قدسی میں ہے کہ: (میں نے اپنے تمام بندوں کو دینِ حنیف پر پیدا کیا ہے، لیکن شیاطین ان کے پاس آکر انہیں ان کے دین سے پھیر دیتے ہیں) مسلم

اس لیے تمام مسلمانوں کو اپنی فطرت کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے؛ تاکہ منحرف لوگ بھی اپنی اصل پر واپس آ جائیں اور مؤمنوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔

اللہ تعالی نے اپنی ربوبیت اور الوہیت کے دلائل پیش کیے ہیں، اگر اللہ کا کلام اور اس کی نشانیاں لکھنے کے لئے سمندر کا پانی روشنائی بن جائے تو کلامِ الٰہی مکمل ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا۔

رسولوں کو فطرت کی تکمیل و پائیداری کے لئے بھیجا گیا، توحید ربوبیت پر ایمان لانا پیغمبروں کا عظیم پیغام اور ایمانی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے، نیز توحید ربوبیت توحید کی ان تین اقسام میں شامل ہے جن کے لئے اللہ تعالی نے بندوں کو پیدا فرمایا، بلکہ وحدانیتِ الٰہی کی دلیل توحید ربوبیت ہے، اللہ تعالی نے عقیدہ توحید ثابت کرنے کے لئے ربوبیت کو ہی دلیل کے طور پر پیش کیا، توحید ربوبیت میں شرک عظیم اور قبیح ترین شرک ہے، نیز توحید الوہیت میں غلطی وہی کھاتا ہے جو اس کا حق ادا نہ کرے۔

اللہ تعالی کی تمام صفات اور افعال کامل ہیں، ربوبیت اللہ تعالی کی صفات میں شامل ہے، جس طرح الوہیت میں کوئی بھی اللہ تعالی کا شریک نہیں بالکل اسی طرح ربوبیت میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ أَغَيْرَ اللهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ

الانعام–164
آپ کہہ دیں: کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو پروردگار مانوں؟ حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔

اللہ تعالی اکیلا پیدا کرتا ہے وہی سب کا مالک ہے، سب کا رزق اور معاملات اکیلا ہی سنبھالتا ہے، وہی خالق ہے تخلیق کے لئے اس کا کوئی معاون نہیں، وہی بہت زیادہ پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے، اللہ تعالی نے جس طرح عدم سے وجود بخشا اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اللہ تعالی کے لئے بہت آسان ہے:

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

النحل–17
کیا پیدا کرنے والا نہ پیدا کرنے والے کی طرح ہو سکتا ہے؟ تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے؟۔

وہی اللہ تعالی بادشاہ ہے اور ساری بادشاہی اسی کی ہے:

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ

فاطر–13
یہ ہے تمہارا پروردگار جس کی بادشاہی ہے، اور اللہ کو چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہوئے وہ تو کھجور کی گٹھلی پر موجود جھلی کے بھی مالک نہیں!!۔

وہی تمام مخلوقات کا مالک ہے، آسمان وزمین کی ہر چیز اسی کی ہے، ساری مخلوقات اسی کی سامنے سجدے میں جھکی ہوئیں اور اسی کی تسبیح بیان کرتی ہیں:
وہی عالی شان آقا ہے اس کا کوئی شریک نہیں باقی سب اس کے بندے ہیں:

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا

مریم–93
آسمان وزمین کا ہر ایک مکین رحمن کے پاس غلام بن کر آئے گا۔

وہ ابدی اور سرمدی بادشاہ ہے، دنیا اور یومِ جزا کا مالک ہے، وہ روزِ آخرت فرمائے گا:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

غافر–16
آج کس کی بادشاہی ہے؟

پھر اللہ تعالی خود ہی فرمائے گا:

لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ

غافر–16
صرف اللہ کے لئے جو یکتا اور قاہر ہے۔

اللہ تعالی اپنی مخلوقات کے امور زندگی تنہا چلا رہا ہے، چنانچہ ہر چیز کا معاملہ صرف اس کے ہاتھ میں ہے:

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

الاعراف–54
وہی پیدا کرتا ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔

امر و نہی کے احکام جاری کرنا، پیدا کرنا اور پھر رزق دینا، نوازش یا بندش فرمانا، اونچا یا نیچا کرنا، عزت و ذلت دینا، موت و حیات سب اسی کے ہاتھ میں ہے:

يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

الزمر–5
وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر چڑھتا ہے سورج اور چاند اسی نے مسخّر کیے۔

اسی طرح فرمایا:

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

الروم–19

وہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے اور وہ زمین مردہ ہونے کے بعد اسے زندہ بھی کرتا ہے۔

آسمان وزمین کی پوشیدہ چیزیں وہی باہر نکالتا ہے۔

تمام مخلوقات اس کی مرضی اور قہر کے تابع ہیں، لوگوں کے دل ودماغ، اور تمام معاملات کی باگ ڈور اسی کے فیصلوں اور احکامات سے منسلک ہیں، ابد سے لیکر انتہا تک اسی کا حکم چلے گا، وہ تمام انسانوں کے اعمال کا نگران ہے، آسمان وزمین اسی کے حکم سے قائم ہیں، اس نے آسمانوں کو تھاما ہوا ہے کہ مبادا زمین پر گر نہ جائیں، نیز اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں۔

آسمان وزمین کی ہر چیز اسی سے مانگتی ہے

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

الرحمٰن–29

وہ ہر دن کسی کام میں ہوتا ہے۔

اس کے مجموعی اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے، گمراہ کو راہ لگاتا ہے، پریشانی رفع فرماتا ہے، مشکل کشائی کرتا ہے، نقصان پورا کرتا ہے، فقیروں کو نوازتا ہے، اور دعائیں قبول کرتا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ

المؤمنون–17

اور ہم مخلوق سے غافل نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات مسلسل ہیں اور مرضی اسی کی چلتی ہے، جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہے کر دکھاتا ہے، اس کے فیصلے پہلے سے طے شدہ ہیں۔

جو دینے پر آئے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو روک دے اسے کوئی لے نہیں سکتا، اس کے فیصلوں کو کوئی چیلنج یا مسترد نہیں کر سکتا، کوئی اس کی چاہت کو رد نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس کے کلمات تبدیل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالی نے مخلوقات کی تقدیریں آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے بھی پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں،اس لیے اگر ساری مخلوقات مل کر ایسی چیز کرنا چاہیں جو اللہ تعالی نے نہیں لکھی تو یہ ان کی ناکام کوشش ہوگی،اور اگر کوئی ہونے والی چیز کے بارے میں کوشش کریں کہ نہ ہو تو اس میں بھی نامراد ہوں گے،پورا معاشرہ کسی بندے کو نقصان پہنچانا چاہے لیکن اللہ تعالی اسے نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تو وہ اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے، اسی طرح اگر وہ کسی کو فائدہ پہنچانا چاہیں لیکن اللہ تعالی اس کی اجازت نہ دے تو وہ کبھی اس کا فائدہ نہیں کر سکتے، کوئی عذاب الہی کو ٹال نہیں سکتا، وہ جسے چاہے ہدایت دے یہ اس کا فضل ہے،اور وہ جسے چاہے گمراہ کر دے یا اس کا عدل ہے، وہ جس چیز کا ارادہ فرمائے تو اسے کہتا ہے: ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتی ہے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ

الانبیاء–23
اس کے افعال سے متعلق پوچھا نہیں جاتا لیکن مخلوقات کے اعمال سے متعلق پوچھا جائے گا۔

اللہ تعالی کی گفتگو سب سے بہترین گفتگو ہے،اس کی ابتدا وانتہا کا کوئی اندازہ نہیں ہے:

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ

لقمان–23
زمین پر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی بن جائے پھر اس کے بعد سات مزید سمندر بھی روشنائی مہیا کریں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

ہر چیز اللہ تعالی کے علم میں ہے،اس لیے وہ جو کچھ ہوا یا نہیں ہوا نیز جو نہیں ہوگا؛ وہ سب جانتا ہے، مخلوقات کے ماضی وحال سے اچھی طرح واقف ہے:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا

الانعام–59
بر وبحر کی ہر چیز اور گرنے والے ہر پتے کو بھی وہی جانتا ہے۔

آسمان وزمین کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی نہیں ہے، وہ ہمیں نظر آنے والی اور اوجھل تمام چیزوں سے واقف ہے، دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات تک جانتا ہے، سینوں میں چھپے راز اس کے سامنے عیاں ہیں، وہ جانتا ہے کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، ساری مخلوقات کا علم اللہ تعالی کے بحر بے کنار علم کے مقابلے میں ایک قطرے کی طرح ہیں، بلکہ مخلوقات کے پاس جو بھی علم ہے وہ بھی اللہ تعالی کی مشیئت سے ہے۔

ایک چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی لیا تو خضر علیہ السلام نے موسی علیہ السلام سے کہا: (میرے اور تمہارے علم نے اللہ تعالی کے علم سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر کا پانی لیا) مسلم

وہ کائنات کی تمام آوازیں سنتا ہے اللہ تعالی کے سامنے کسی بھی قسم کی بات ڈھکی اور چھپی نہیں وہ سب کی باتیں سمجھتا ہے، ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آکر اپنے خاوند کی شکایت لگائی اور اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا گھر کے ایک کونے میں تھیں، آپ کہتی ہیں کہ مجھے اس عورت کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن مکمل سمجھ نہیں پا رہی تھی، جبکہ اللہ تعالی نے ساتوں آسمانوں کے اوپر ہوتے ہوئے اس کی آواز سنی اور یہ آیات نازل فرمائیں:

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا

المجادلۃ—1

اللہ نے یقیناً اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے جھگڑ رہی ہے اور اللہ کے حضور شکایت کر رہی ہے۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔

وہ تمام چیزوں کو وہ دیکھ رہا ہے، لوگوں کے رات کی تاریکیوں میں کیے ہوئے اعمال اس سے مخفی نہیں، ہمارا پروردگار لوگوں کے تمام اعمال غور سے نوٹ کر رہا ہے۔

چونکہ ساری مخلوقات اسی کی ہیں اس لیے حکم بھی اسی کا چلتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

الانعام—57

حکم صرف اللہ تعالی کے لئے ہے۔

نیز حدود الٰہی اور شرعی احکام سب سے بہترین احکامات ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس سے اچھا کوئی فیصلہ کرنے والا ہے ہی نہیں، اللہ فیصلہ فرمادے تو کوئی اس کے فیصلے کو چیلنج نہیں کر سکتا، اور اللہ تعالی کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔

اللہ تعالی سے بڑھ کر کوئی رحمت کرنے والا نہیں، وہ سب سے بڑا اور سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے، اللہ تعالی کی رحمت اولاد کیساتھ والدہ کی رحمت سے بھی زیادہ ہے، اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے اور ان میں سے صرف ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا جس کی وجہ سے ساری مخلوقات باہمی پیار و محبت سے رہتی ہے، جبکہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھے، اللہ تعالی کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

اللہ تعالی نہایت سخی ہے اس سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں، اللہ تعالی اپنی مخلوق کو دینا اور نواز نا پسند فرماتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی انہیں زمین و آسمان ہر دو جگہ سے عطا فرماتا ہے، اللہ تعالی کا فضل و کرم عظیم ہے، اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہونگے:

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

یونس–31

آپ کہہ دیں: تمہیں آسمان وزمین سے رزق کون دیتا ہے؟۔

اس کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں دن رات کی سخاوت سے بھی اس میں کمی واقع نہیں ہوتی، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تمہیں معلوم ہے کہ: جب سے اللہ تعالی نے آسمان وزمین پیدا کیے ہیں اس وقت سے خرچ کرنے کے باوجود اللہ تعالی کی بادشاہی میں کوئی کمی نہیں آئی) بخاری

وہ اپنے بندوں کی دعا رد نہیں کرتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

البقرۃ–186

اور جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہی ہوں، جب بھی مجھے کوئی پکارتا ہے تو دعا کرنے والی کی دعا قبول کرتا ہوں۔

کسی بھی ضرورت کو پورا کرنا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے، چاہے شروع سے لیکر آخر تک جن و انس بیک وقت یکجا ہو کر اللہ تعالی سے مانگنا شروع کریں اور اللہ تعالی انہیں ان کی مرادیں دیتا جائے تو اس سے اللہ کے خزانوں میں اتنی کمی آئے گی جتنی سوئی سمندر میں ڈالنے سے آتی ہے۔

اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری لی ہوئی ہے، چاہے کوئی جن ہو یا انسان، کافر ہو یا مسلمان، تمام کے تمام جانداروں کی ذمہ داری اسی پر ہے:

وَمَامِنۡ دَابَّةٍفِي الۡأَرۡضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا

ھود–6

اس زمین میں کوئی بھی رینگنے والا جانور ہے اس کا رزق اللہ تعالی کے ذمہ ہے۔

وہ دیتا ہے تو احسان نہیں جتلاتا، اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے عنایتوں کے دروازے چوپٹ کھولے ہوئے ہیں، اللہ تعالی نے سمندروں کو مسخّر کیا، دریا اور نہریں جاری کیں، رزق کے انبار لگائے، اپنے بندوں کو بغیر مانگے ڈھیروں نعمتیں عطا فرمائیں، نیز ان کی مرادیں بھی پوری فرمائیں، بلکہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو پیشکش کرتے ہوئے فرماتا ہے: (کون ہے جو مجھ سے مرادیں مانگے اور میں اسے دوں؟) ہر قسم کی خیر اللہ تعالی کی طرف سے ہے:

وَمَابِكُمۡ مِنۡ نِعۡمَةٍفَمِنَ اللّٰهِ

النحل–53

اور تمہیں جو بھی نعمت ملی تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کا رزق ان تک پہنچایا، چنانچہ جنین کا رزق ماں کے پیٹ میں پہنچایا، چیونٹی کا اس کے بل میں، پرندوں کا آسمانوں کی فضاؤں میں، مچھلیوں کا گہرے پانیوں میں:

وَكَأَيِّنۡ مِنۡ دَابَّةٍلَا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا اللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَإِيَّاكُمۡ

العنکبوت–60

اور کتنے ہی ایسے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ انہیں رزق دیتا ہے اور تم کو بھی وہی دیتا ہے۔

وہ اتنا کریم ہے کہ: بندے اپنے مطالبے کسی اور کے سامنے رکھیں تو وہ ناراض اور جو اس سے نہ مانگے اس پر غضبناک ہوتا ہے، حقیقی محروم تو وہی ہے جو اسے چھوڑ کر کسی اور سے امید لگائے۔

تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالی سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالی کے ساتھ غیروں کو شریک بناتے ہیں اور اسکی اولاد تک بنائے بیٹھے ہیں لیکن اللہ تعالی پھر بھی انہیں معاف فرماتا ہے اور انہیں رزق سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالی نے فضل و کرم فرماتے ہوئے اطاعت گزاروں کو کامیاب فرمایا، اور انہیں ثواب سے نوازا، باری تعالی بہت ہی قدر دان ہے چنانچہ وہ تھوڑے عمل پر ڈھیروں ثواب سے نوازتا ہے، ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لیکر کئی گنا تک عطا فرماتا ہے، اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے جنت میں ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، بلکہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال تک نہیں آیا، جنت میں اللہ تعالی اپنے بندوں کی رضامندی کے بارے میں پوچھے گا: (کیا اب راضی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں؟! تو نے ہمیں وہ کچھ دے دیا ہے جو کسی اور کو تو نے نہیں دیا، تو اللہ تعالی فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دیتا ہوں، تو وہ کہیں گے: اس سے بھی افضل چیز!!؟ اللہ تعالی فرمائے گا: میں تم سے راضی ہو گیا ہوں آج کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا) بخاری

وہ بذاتہ خود غنی ہے، وہ بے نیاز ہے تمام مخلوقات اپنے ضروریات کے لئے اسی سے رجوع کرتی ہیں، وہ بہت باکمال ذات ہے، اس کا پیٹ نہیں ہے

اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

الاخلاص—4/2

اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنم دیا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اس کے ساتھ کوئی الہ نہیں، اور نہ ہی اس کے بیوی بچے ہیں

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ

الاسراء—111

اللہ کی اطاعت اسی کے فضل سے ہے اور اگر اس کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ بھی اس کے علم میں ہے، وہ اپنی مخلوق سے بالکل بے نیاز ہے، ہر چیز اسی کی وجہ سے قائم دائم اور اسی کی محتاج ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

فاطر—15

لوگوں! تم اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ تعالی غنی وحمید ہے۔

کسی اطاعت گزار کی اطاعت اسے کوئی فائدہ اور نہ ہی کسی نافرمان کی نافرمانی اسے کوئی نقصان پہنچاسکتی ہے؛ لہذا اگر پوری کائنات کے لوگ ایک نیک پارسا آدمی کے دل کی طرح متقی بن جائیں تو اس سے اللہ کی بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا، اور سب مل کر کسی بدکار آدمی کے دل کی طرح بن جائیں تب بھی اللہ کی بادشاہی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، انسانوں میں اتنی سکت ہی نہیں ہے کہ جمع ہو کر اسے کوئی فائدہ پہنچاسکیں یا اسے کوئی نقصان دے سکیں۔

وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، اسے اونگھ یا نیند نہیں آتی، وہ سوتا نہیں ہے اور نہ سونا اس کے لائق ہے، ترازو کو تہ و بالا کرتا ہے، رات کے اعمال دن سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اسی کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالی کا حجاب نور ہے اگر وہ اسے کھول دے تو اس کے چہرے کی تمازت تاحد نگاہ ہر چیز کو بھسم کردے، وہ بہت ہی بڑی اور عظیم ذات ہے، جبار اور انتہائی مضبوط ہے، عزت و کبریائی اس کا دامن و تہہ بند ہیں، وہ بلا مدِ غیر تنہا بھی قوی ہے، وہ بلند و بالا ہے کوئی اس کا ہمسر نہیں، اس کی ذات کے علاوہ ہر چیز تباہ ہونے والی ہے، ہر چیز اس کے گھیرے میں ہے لیکن کسی چیز نے اس کا گھیرا نہیں کیا ہوا:

لَاتُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

الانعام—103

قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ سے لپٹے ہونگے۔

کسی بھی مخلوق کے سامنے اسے سفارشی نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ہی بغیر اجازت اس کے پاس کسی کی سفارش کی جاسکتی ہے۔

اس کی کرسی یعنی: باری تعالی کے قدموں کی جگہ آسمان و زمین سے بھی وسیع ہے، اور کرسی عرش کے مقابلے میں کھلے میدان میں پڑے ایک کڑے کی طرح ہے، عرش سب سے بڑی مخلوق ہے، اسے ایسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے جس کے کان کی لو سے لیکر کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کا ہے۔ جیسے اللہ تعالی کی شان کے لائق ہے وہ عرش پر مستوی ہے، اللہ تعالی کو عرش یا دیگر کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے:

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ

الشوریٰ—5

قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ جائیں۔

یعنی: اللہ کی عظمت کے خوف سے پھٹ جائیں، جس وقت اللہ تعالی وحی کے لئے کلام فرماتا ہے تو اس کی وجہ سے آسمان کانپ اٹھتے ہیں، سخت کڑک پیدا ہوتی ہے، اور آسمان کے مکین مدہوش ہو کر اللہ تعالی کے لئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔

وہی اول ہے لہذا اس سے پہلے کچھ نہیں اور وہی آخر ہے لہذا اس کے بعد کچھ نہیں، وہی ظاہر ہے اس سے اعلی کچھ نہیں اور وہی باطن ہے اس سے مخفی کچھ نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے، کوئی اس سے زیادہ طاقتور نہیں۔

آسمان وزمین کی کوئی چیز اس کو عاجز نہیں بنا سکتی، اس کا حکم پلک جھپکتے ہی بلکہ اس سے بھی پہلے پورا ہو جاتا ہے، اپنے لشکروں کی تعداد کے متعلق صرف وہی بہتر جانتا ہے۔ جب دنیا ختم ہو گی تو اللہ تعالی پوری زمین کو جھنجھوڑے گا، اور پیس کر رکھ دے گا، اس وقت پہاڑ چلنے لگیں گے اور دھول بن کرے اڑیں گے، صور پھونکنے پر ساری مخلوق گھبرا جائے گی، اور دوسرے نفخہ پر سب مر جائیں گے اور تیسرے نفخہ پر سب جی اٹھیں گے۔

وہ انتہائی پاکیزہ اور مقدس ذات ہے، ہمہ قسم کے عیب اور نقص سے منزہ ہے، اعلی ترین کمال اسی کے لئے ہے، سب سے بہترین جمال اسی کے لئے ہے، اس کا کوئی ہم سر، شریک، ہم نام، یا نظیر نہیں ہے:

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ

الشوریٰ–11
اس جیسی کوئی چیز نہیں وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اس تفصیل کے بعد: مسلمانوں!

کیا ہم سب کی ذمہ داری اور فرض نہیں بنتا کہ ہم ان صفات کے حامل اپنے پروردگار سے محبت کریں، اسی کی حمد وثنا بیان کریں اور خالص اسی کی عبادت کریں، جو شخص اللہ تعالی کو پہچان لے تو وہ قربِ الہی پاتا ہے اور اسی کے سامنے عاجزی وانکساری اپناتا ہے، وہ اللہ تعالی سے مانوس اور اسی پر مطمئن رہتا ہے، اس سے ثواب کی امید اور عذاب سے بچاؤ کی تمنار کھتا ہے، اللہ تعالی اس کی ضروریات پوری فرماتا ہے اور بندہ اللہ تعالی پر کامل توکل کرتا ہے۔

جو شخص اللہ تعالی کی کثرت سے حمد وثنا بیان کرے تو وہ بلندیوں کو چھولیتا، اللہ تعالی سے بڑھ کر کسی کو اپنی مدح اور حمد پسند نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے خود بھی اپنی مدح بیان کی ہے، جو محبت کیساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرے تو اللہ تعالی اس سے محبت فرماتا ہے، اور اس سے راضی ہو کر اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

آل عمران–51

بیشک اللہ تعالی ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے، تم اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی کیساتھ کسی دوسرے کو شریک بنانے والا اور اللہ تعالی کو چھوڑ کسی مخلوق اور مردوں سے مانگنے والا رب العالمین کی تنقیص کرتا ہے، بلکہ اللہ تعالی کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہے نیز اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر کر دیا، شرک میں تمام اعمال رائیگاں کرنے کی صلاحیت ہے، اللہ تعالی مشرک کو نہیں بخشے گا اور نہ ہی اسے جنت میں داخل کریگا، بلکہ وہ ہمیشہ جہنمی رہے گا۔

شرک فطرت میں پیدا ہونے والے تغیّرات میں سے سنگین ترین تبدیلی ہے، زمین پر بپا ہونے والی سب سے بڑی خرابی، ہر بلا کی بنیاد اور تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے اور شرک کے نقصانات و خطرات بہت ہی المناک ہیں۔

گناہوں کے منفی اثرات بہت زیادہ ہیں، اگر کسی آدمی میں جمع ہو جائیں تو اسے تباہ کر کے رکھ دیں، انسانی دل اور جسم کے درمیان رکاوٹ بھی بن جاتے ہیں، گناہ جس قدر آنکھوں میں چھوٹا ہو، اتنا ہی اللہ تعالی کے ہاں بڑا ہوتا ہے، اس لیے یہ نہ دیکھو کہ گناہ چھوٹا ہے، بلکہ یہ دیکھو کہ تم نافرمانی کس کی کر رہے ہو!!

یہ بات جان لو کہ ،اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنا دے۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! ان کے خطوں کو امن و امان عطا فرما، یارب العالمین! اور تمام مسلمانوں کی تیری طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنے رضا کے لئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے سپاہیوں کو کامیاب فرما، یااللہ! ان کے قدموں کو ثابت بنا، یااللہ! ان کی نشانے درست فرما، یااللہ! ان کے دلوں کو مضبوط بنا، یاقوی! یا عزیز!

یااللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر خوب ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یااللہ! ہمیں دنیاو آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو [امداد] دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظمت و جلالت والے اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا،اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا،یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(4) شرعی حدود اور سزائیں رحمت الٰہی کا حسین مظہر

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے بندوں کو شریعت دے کر ان پر رحم کیا، ان پر جود و کرم اور نعمتوں کے خزانے بہائے، وہ تمام لوگوں کے اعمال شمار کر رہا ہے، وہ اطاعت گزاری پر ثواب دیتا ہے اور نافرمانی کی صورت میں ابتدائی طور پر در گزر فرماتا ہے فوری سزا نہیں دیتا، چنانچہ اگر انسان توبہ کر لے تو پروردگار بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، الوہیت و ربوبیت میں اس کا کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو اللہ تعالی نے تمام مخلوقات پر فضیلت سے نوازا، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو، تقوی کو وسیلہ بناؤ، تمہیں اللہ تعالی کی طرف سے تحفظ، رحمت، اور رضا حاصل ہو گی، نیز اللہ تعالی کے غضب، عذاب، اور رسوائی سے بچ جاؤ گے۔

مسلم اقوام!

میں آپ سب کو رحمتِ الٰہی کے بارے میں یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں، جس رحمت کی خوش خبری اللہ تعالی نے قرآن مجید کی ہر سورت کی ابتدا میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ

کہتے ہوئے دی ہے، بلکہ کامل صفتِ رحمت کیساتھ اپنے آپ کو بہت سی آیات میں موصوف بھی کیا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی اللہ تعالی کی صفتِ رحمت بہت سی احادیث میں بیان فرمائی۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

الاعراف–156
میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے، میں اپنی رحمت متقی، زکاۃ دینے والے اور ہماری آیات پر ایمان لانے والوں کے لئے لکھ دوں گا۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی نے مخلوقات کی تخلیق سے پہلے ایک تحریر لکھی: "میری رحمت میرے غضب سے زیادہ ہے" یہ تحریری صورت میں اللہ تعالی کے پاس عرش پر ہے) اسے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

رحمت الہی کا عظیم ترین مظہر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ایسے تمام اسباب وذرائع بیان کر دیے ہیں جن سے وہ دنیاوی واخروی خیر وسعادت، اور عزت حاصل کر سکتے ہیں وہ ہے: ربّ رحیم اور رسولِ امین کی اطاعت، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

الانفال–24
ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب بھی رسول تمہیں اس چیز کی دعوت دیں جو تمہارے لئے زندگی بخش ہے۔

اسی طرح فرمایا:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

النور–54

آپ کہہ دیں: اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم [اطاعت سے] رو گردانی کرو تو رسول اپنی ذمہ داری کا جوابدہ ہے، اور تم اپنی ذمہ داری کے، اگر تم اس [رسول] کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے، رسول کی ذمہ داری صرف واضح انداز میں تبلیغ کرنا ہے۔

پروردگار کی شریعت کے ذریعے ہی مسلمان پر امن، پر اطمینان اور خوش حال زندگی گزار سکتا ہے، نیز اسی شریعت کی بنا پر اللہ تعالی دنیا و آخرت میں بلائیں بھی ٹال دیتا ہے۔

اللہ تعالی کی طرف سے مکلف لوگوں کے لئے بنائی گئی شریعت واجب یا مستحب احکام، یا ممنوعہ چیزوں، حدود، وعید، اور تعزیری امور پر مشتمل ہے، اور پوری شریعت بندوں پر اللہ تعالی کی رحمت، خیر و برکت آسانی اور سراپا عدل ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

البقرۃ–185
اللہ تعالی تمہارے بارے میں آسانی چاہتا ہے، وہ تمہیں تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى

الاعلیٰ–8
اور ہم آپ کی آسان راستے کی جانب رہنمائی کریں گے۔

اسی طرح فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

المائدۃ–6
اللہ تعالی تمہیں کسی تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا تاہم تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم پر وہ اپنی نعمتیں پوری کر دے اور تم شکر گزار بن جاؤ۔

ایک مقام پر فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

النحل–90

بیشک اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔

لہذا شریعت الٰہی دنیا میں انسان کے لئے خوش حالی اور آخرت میں نعمتوں والی جنت میں رہنے کی ضامن ہے۔

اللہ تعالی شرعی سزاؤں اور حدود کی وجہ سے قدرتی بلائیں ٹال دیتا ہے، لہذا جب بھی لوگ شرعی احکامات نافذ کرینگے تو اللہ تعالی دنیا میں انہیں گناہوں کے وبال، اور تباہ کن حادثات سے محفوظ رکھے گا نیز آخرت میں انہیں عذاب سے بچالے گا، جبکہ شرعی احکام کے نفاذ میں کوتاہی یا سستی برتنے پر تقدیری فیصلوں کے مطابق سزا بھی ملے گی اور تمام گناہوں کا حساب بھی ہوگا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

النساء–123

[جنت میں داخلہ] تمہاری خواہشات یا اہل کتاب کی خواہشات پر [منحصر] نہیں ہے، برا عمل کرنے والے کو اس کا بدلا دیا جائے گا، اور اسے اللہ کے مقابلے میں کوئی دوست اور مددگار نہیں ملے گا۔

[اور یہ ایک حقیقت ہے کہ: گناہوں کی] قدرتی سزائیں شرعی سزاؤں سے کہیں زیادہ شدید اور دردناک ہوتی ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ھود–102

اور جب بھی آپ کا پروردگار ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے بلاشبہ اس کی گرفت دردناک اور سخت ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (بیشک اللہ تعالی ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے، پھر جب پکڑتا ہے تو اسے مہلت نہیں دیتا) بخاری و مسلم نے اس روایت کو ابو موسی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

البروج–12

بیشک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

ایسے ہی فرمایا:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ

الانعام–65

آپ کہہ دیں: وہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے عذاب دینے پر قادر ہے، یا تمہیں فرقوں میں بانٹ کر گتھم گتھا کر دے، اور باہمی لڑائی کا مزا چکھائے، دیکھیں ہم کیسے آیات مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔

اللہ تعالی کی بندوں پر یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالی ظالموں کو فوری طور پر سزا نہیں دیتا بلکہ کچھ مہلت عطا فرماتا ہے:

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا

الکھف–58

تیرا رب بخشنے اور رحمت کرنے والا ہے، اگر وہ ان کی کارستانیوں پر فوری پکڑنا چاہے تو انہیں جلد ہی عذاب چکھادے، لیکن ان کے لئے وقت مقرر ہے جس سے انہیں کوئی خلاصی نہیں ملے گی۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

فاطر–45

اگر اللہ تعالی لوگوں کو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے پکڑنے لگے تو دھرتی پر کوئی بھی جاندار نہ چھوڑے، لیکن وہ انہیں ایک محدود مدت تک مہلت دیتا ہے۔

اور اگر تقدیر میں لکھی ہوئی سزائیں مستحق لوگوں کو مل جائیں تو یہ حقیقت میں ان سے بھی سخت ترین سزاؤں کی یاد دہانی ہوتی ہے تاکہ گناہ گار گناہوں سے توبہ کرلے، اور غضب الہی کا موجب بننے والے امور سے باز آجائے، فرمانِ باری تعالی ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

الروم–41
بر و بحر میں لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے فساد بپا ہو گیا ہے، تاکہ [اللہ تعالی] انہیں ان کے کچھ گناہوں کا بدلہ دے، تاکہ وہ رجوع کریں۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

السجدة–21
ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیاوی عذاب لازمی دینگے تاکہ وہ رجوع کریں۔

ایک مقام پر فرمایا:

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ

التوبة–126
کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ سال میں انہیں ایک یا دو بار عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے، لیکن پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں!۔

چنانچہ اگر کوئی شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، لیکن اگر کوئی پھر بھی سرکشی کے لئے اصرار کرے اور اللہ تعالی کے علم میں ہو کہ وہ توبہ نہیں کرے گا تو پھر اللہ تعالی اسے سخت سزا دیتا ہے، لیکن اصل سزا آخرت میں جہنم اور غضب الہی کی صورت میں ملے گی۔

شرعی سزائیں اور حدود دنیاوی و اخروی تقدیری سزاؤں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں، یہاں انسان کو غور و فکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی کی رحمت و شفقت کتنی وسیع ہے؟ اللہ تعالی نے کس طرح انسان کے لئے اوامر و نواہی، احکام و حدود جاری کر کے اسے تقدیری سزاؤں سے بچایا، دنیا و آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھا، مقصد صرف یہ ہے کہ شریعت کی وجہ سے انہیں ہمہ قسم کی خوشی ملے، اور شریعت کی وجہ سے ہی انہیں ہمہ قسم کے منفی اثرات سے تحفظ حاصل ہو۔

اس کے لئے [تاریخی شواہد کے طور پر] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے سچے پیروکاروں کی سوانح کو معیار سمجھیں اور انہی کو اپنا پیشوا مانیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا، شریعت سے والہانہ محبت کی اور شریعت کا نفاذ کیا تو اللہ تعالی نے انہیں گزشتہ امتوں کو ملنے والی سزاؤں، بلاؤں اور رسوائی سے بھی محفوظ رکھا جو کہ غرق، چیخ، پتھروں کی بارش، آندھی، زمین دوزی، شکلیں مسخ، اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر مشتمل تھیں،

اللہ تعالی نے صحابہ کرام اور ان کے ہمنواؤں کو دنیا میں خوش حال، معزز، اس دھرتی پر حاکم اور دشمنوں پر غالب بنایا، حالانکہ ان کی تعداد اور جنگی سازوسامان بہت کم تھا، صرف اس لیے کہ وہ موحد، مخلص، اللہ پر توکل اور اسی کی اطاعت کرنے والے تھے، امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے کمانڈر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا تھا کہ: ''حمد وصلاۃ کے بعد: میں تمہیں اور تمہارے ہم رکاب تمام فوجیوں کو ہر حالت میں تقوی الٰہی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں؛ کیونکہ تقوی دشمن کے خلاف بہترین ہتھیار، اور جنگ کے لئے مضبوط ترین چال ہے، تمہارے سمیت سب فوجی جوان دشمنوں سے بھی بڑھ کر گناہوں سے دور رہیں؛ کیونکہ فوج کے گناہوں کا خطرہ دشمن سے بھی زیادہ ہوتا ہے، اگر میری بات درست نہ ہو تو ہمیں اپنے دشمن کے خلاف کبھی فتح نہ ملے؛ کیونکہ ہماری تعداد اور ہتھیار دشمن کی تعداد اور ان کے ہتھیاروں سے ہمیشہ کم رہی ہے، لہذا اگر ہم گناہ کر کے ان جیسے بن جائیں تو دشمن اپنی تعداد اور ہتھیاروں کی وجہ سے ہم پر برتری حاصل کر لے گا، یہی وجہ ہے کہ اگر ہم ان پر اطاعت گزاری کی وجہ سے غالب نہ آئیں تو ہم اپنے اسلحے کی بنا پر کبھی غالب نہیں آسکتے''۔

صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے اللہ تعالی کا وعدہ اس آیت کریمہ میں ہے:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

التوبۃ–100

مہاجرین وانصار میں سے پہلے ایمان لا کر سبقت لے جانے والوں اور ان کے نقش قدم پر اچھے انداز سے چلنے والوں سے اللہ تعالی راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، نیز ان کے لئے اللہ نے باغات تیار کر دیے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم کامیابی ہے۔

دیکھا آپ نے کہ کس طرح دین حق پر مضبوطی سے کاربند رہنے سے ہمہ قسم کی بھلائی ملتی ہے اور مصیبت ٹلتی ہے، برکتیں نازل ہوتی ہیں، اور شریعت پر عمل پیرا ہونے سے دنیا و آخرت کی تقدیری سزاؤں سے تحفظ ملتا ہے۔

اب ذرا ان لوگوں کا حال دیکھیں جنہوں نے نبی ﷺ کی دعوت سے منہ موڑا، شریعت سے اعراض کیا، اسلامی تعلیمات سے تصادم اختیار کیا، اللہ کے ولیوں سے دشمنی رکھنے والوں کو کس طرح مصیبتوں نے گھیرے میں لے لیا، اللہ تعالی نے انہیں رسوائی، ذلت، ہمہ قسم کی قلت، حقارت، عذاب، خسارے، بدبختی، شر اور مختلف آفات سے دنیا میں دوچار کیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

التوبۃ–40

اللہ تعالی نے کفار کی بات کو نیچ کر دیا بلند بات تو اللہ کی بات ہی ہے، اللہ تعالی ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ

المجادلۃ—5

بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے جا چکے ہیں، اور ہم نے واضح احکام نازل کر دیئے ہیں اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

المجادلۃ—20

بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ ذلیل ترین ہیں۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: (ذلت و رسوائی میرے احکامات کی مخالفت کرنے والوں کا مقدر بنا دی گئی ہے)۔ اور کافر کو آخرت میں ملنے والی سزا جہنم کی صورت میں ہو گی، اس بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

آل عمران—12

آپ کافروں سے کہہ دیں: تمہیں جلد ہی مغلوب کیا جائے گا اور جہنم کے پاس جمع کیا جائے گا، جو کہ بد ترین ٹھکانہ ہے۔

اے مسلم! اتنی کرم فرمائی کے بعد اب کس چیز کے متلاشی ہو؟ تمہارے رب کی رحمت سے بڑھ کر اور کیا ہو گا؟ تمہارا پروردگار تمہیں صرف اچھی چیزوں کا حکم دیتا ہے اور ہمہ قسم کی برائی سے روکتا ہے، اللہ تعالی نے احکامات کی تفصیل بیان کی، گناہوں سے روکنے کے لئے حدود اور دیگر رکاوٹیں کھڑی کیں۔

حقیقت میں احکامات الٰہی انسان کو کامل، بدنی طہارت و پاکیزگی، روحانی سکون، مثبت سر گرمیوں کے لئے قوت، بلند اخلاقی اقدار کے لئے عملی تربیت، دلوں کو ثابت قدم اور انسان کو معزز بنانے کے لئے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ تَزَكَّى فَإِنَّمَا يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ

فاطر–18

اپنا تزکیہ کرنے والا اپنا ہی فائدہ کرتا ہے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى (14) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى

الاعلی–15/14

اپنا تزکیہ اور اپنے رب کا نام لیکر نمازیں پڑھنے والا یقیناً کامیاب ہو گیا۔

ایک مقام پر فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا (9) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا

الشمس–10/9

نفس کا تزکیہ کرنے والا کامیاب ہو گیا۔ اور اسے خاک میں ملانے والا رسوا ہو گیا۔

اللہ تعالی نے سب سے پہلا حکم جو دیا ہے وہ ایک اللہ کی عبادت ہے، لہذا جو شخص عقیدہ توحید میں پختہ ہے تو اس کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے دنیا و آخرت میں امن اور تزکیہ نفس کی ضمانت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انہوں نے ظلم [شرک] کی آمیزش نہیں کی تو انہی کے لئے امن ہو گا اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

تمام ارکان اسلام یعنی: شہادتین، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج پر عمل پیرا ہونے کے لئے بار بار حکم دیا گیا، نیز اس کی برکت سے حاصل ہونے والے امور تزکیہ، پاکیزگی، اجر و ثواب، انفرادی و اجتماعی فوائد کا بھی ذکر کیا گیا ہے، قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے والے کے لئے یہ سب چیزیں بالکل عیاں ہیں، تمام شرعی احکامات اور ترغیب دلانے والی نصوص کا پس منظر یہی ہے۔

جبکہ نواہی کے ذریعے دلوں کو شبہ اور ہوس پرستی سے تحفظ ملتا ہے، انسانیت کو برائی، نقصانات، مفاسد اور شر سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے؛ کیونکہ ممنوعہ امور بدن کے لئے زہر کی حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ اوامر بدن کی غذا ہوتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

النحل-90

اللہ تعالی تمہیں عدل و احسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے۔

سب سے پہلے اللہ تعالی نے شرک سے منع فرمایا ہے؛ کیونکہ شرک میں متعدد مفاسد، نقصانات، اور دینی و دنیاوی شر پایا جاتا ہے، شرک اللہ تعالی کبھی بھی معاف نہیں فرمائے گا، خواہش پرستی، اتباعِ شیطان وغیرہ شرک اور دیگر تمام گناہوں میں قدر مشترک ہیں، تاہم کبیرہ و صغیرہ کی صورت میں گناہوں کے مابین درجہ بندی پائی جاتی ہے جن کی وجہ سے شرک کے علاوہ یہ گناہ انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا موجب نہیں بنتے۔

جبکہ حدود کو اللہ تعالی نے دین، جان، عزت آبرو، عقل اور مال کی حفاظت کے لئے شریعت کا حصہ بنایا ہے، حدود کسی کی ہوس کے تابع نہیں ہیں، چنانچہ دین کی حفاظت کے لئے مرتد کی حد، جان کو تحفظ دینے کے لئے قصاص کی حد، عزت آبرو کو محفوظ کرنے کے لئے زنا کی حد، عقل کو تحفظ دینے کے لئے منشیات اور شراب نوشی پر حد، مال کی حفاظت کے لئے چوری کی حد مقرر کی، مذکورہ پانچوں بنیادی چیزوں کی حفاظت شرعی سزاؤں کی ذاتی تاثیر سے ممکن ہے۔

پانچ بنیادی اشیا کی حفاظت کے لئے اقامتِ حدود سب سے مؤثر ذریعہ ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی شرعی حدود نافذ کرنے والے حکمران کے ذریعے ایسی چیزوں کا خاتمہ بھی فرما دیتا ہے جن کا خاتمہ قرآن کے ذریعے نہیں فرماتا۔

اصول فقہ کے علمائے کرام نے ان پانچ بنیادی چیزوں کے تحفظ کا بھی خصوصی اہتمام کیا ہے۔

شرعی حدود کے بارے میں زبان درازی اور انہیں عقل سے مسترد کرنے والے اللہ تعالی کے بارے میں افترا پردازی اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شرعی حدود سے انسانی حقوق ضائع ہوتے ہیں، انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ سے بڑھ کر لوگوں پر رحم کرنے والا کون ہے؟ اللہ سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ اللہ سے زیادہ حکمت والا کون ہے؟ اللہ سے زیادہ عدل کرنے والا کون ہے؟ اللہ تعالی نے خود بھی فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

المائدة–50
یقین کرنے والی قوم کے لئے اللہ سے بڑھ کر اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے ؟

شرعی حدود متعلقہ گناہوں سے باز رکھنے کا مثبت ترین ذریعہ ہیں، شرعی حدود سے گناہ مٹ جاتا ہے اور اس سے روزمرہ کی زندگی بھی غیر ذمہ دارانہ افعال وزیادتی سے محفوظ رہتی ہے، حدیث میں ہے کہ: (زمین پر ایک حد نافذ کرنا لوگوں کے لئے چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے) اسے نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حد لگنے سے مسلمان کا گناہ معاف ہو جاتا ہے؛ کیونکہ رجم کی سزا پانے والے اسلمی صحابی کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اب جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے) ابوداود

جس شخص پر حد نافذ کی گئی آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔

جان ومال کا تحفظ ان پانچ بنیادی چیزوں میں سے ہے جنہیں ہر شریعت نے بھرپور اہمیت دی اور ان سب شریعتوں میں سے آخری شریعت سید البشر جناب محمد ﷺ کی شریعت ہے، لیکن عصر حاضر کے خارجیوں نے معصوم جانوں کو قتل کیا، املاک تباہ کیں، مساجد اور اداروں کو نقصان پہنچایا۔

دہشت گردی اس زمانے کا تباہ کن فتنہ ہے، چنانچہ غیر مسلم اور اسلام کی طرف نسبت رکھنے والے کچھ لوگ دہشت گردی پھیلا رہے ہیں، اسلام ان کی ظلم وزیادتی سے بھرپور مجرمانہ کاروائیوں سے بالکل بری ہے۔

دہشت گردی سب لوگوں کے لئے تکلیف اور شر کا باعث بن چکی ہے، بہت سے خطوں کے لوگ دہشت گردی سے متاثر ہیں، سب سے زیادہ اثرات مملکت حرمین شریفین پر رونما ہوئے۔

دہشت گردی سے لوگوں کو تحفظ دینے کے لئے مملکت حرمین شریفین کی قیادت میں اسلامی عسکری اتحاد کے قیام کو لوگوں نے خوب سراہا ہے بلکہ اس کے ابتدائی نتائج بھی دیکھ لیے ہیں۔

اس اتحاد میں شامل اسلامی ممالک کی اب یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے معاشروں کو محفوظ بنائیں، نوجوانوں کو منحرف ہونے سے بچائیں، اور عقیدے کی ہر طرح سے حفاظت کریں، قومی مفادات مقدم رکھیں، امن وامان اور استحکام مزید مضبوط کریں، نیز ملک وقوم کی تعمیر وترقی کے لئے تمام ذرائع

زیر غور لائیں۔ تمام مسلمانوں پر بحیثیت قوم اور فرد یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مسلم امہ کے مسائل حل کرنے کے لئے باہمی تعاون کریں، اپنی عوام کو اسلامی عقیدہ سے منحرف نظریات سے بچائیں جو صحابہ کرام، تابعین عظام کے عقیدہ سے متصادم ہیں، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا عقیدہ ہی معتدل اور متوسط ہے۔

عوام الناس کو اسلامی تعلیمات سے منحرف اور ہوس پرستی کی جانب مائل نہ ہونے دیں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی اسلامی اتحاد کو تمام اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے لئے باعث خیر بنائے۔ فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (102) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

آل عمران–103/102

ایمان والو! تقوی الہی کما حقّہٗ اختیار کرو، تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔ اللہ تعالی کی رسی کو تمام لوگ مضبوطی سے تھام لو، اور فرقہ واریت میں مت پڑو، اور اللہ تعالی کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم باہمی دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، تو اللہ تعالی نے تمہیں آگ سے بچا لیا، اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں اسی طرح بیان کرتا رہے گا تاکہ تم ہدایت پالو۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، جس نے اچھا انجام صرف متقی اور برا انجام ظالموں کے لئے بنایا، میں اپنے رب کی حمد و ثنا اور شکر بجالاتا ہوں، اسی سے توبہ مانگتا ہوں اور گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی قوی و متین ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، آپ ہی اولین و آخرین کے سربراہ ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت کرو، اسی نے تمہیں نعمتوں میں پالا اور تمہاری طرف آنیوالی مصیبتوں کو ٹالا۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی کے اس فرمان پر غور کرو:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

المائدۃ–2
نیکی اور تقوی کے کاموں پر ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

شانہ بشانہ تعاون کرنے سے اللہ تعالی ہر قسم کی خیر و بھلائی یکجا فرما دیتا ہے اور نقصانات سے محفوظ فرماتا ہے، جبکہ باہمی تعاون کے فقدان سے بہت سے فائدے چوک جاتے ہیں اور نقصانات رونما ہوتے ہیں۔

نوجوانوں!

علم نافع اور عمل صالح کے لئے بھرپور محنت کرو، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے خوب تگ و دو کرو، اس لیے مفید تعلیم حاصل کرو، منافع بخش کام کرو، اور دہشت گردی سے بچو، خارجیوں کے راستے سے دور رہو، اگر تمہیں ایسی تنظیموں کی جانب سے منسلک ہونے کی دعوت ملے تو ان کے سربراہان کی گزشتہ زندگی کو دیکھو تو تمہیں علم ہوگا کہ وہ دنیادار اور فتنے میں مبتلا لوگ ہیں، ان کے نمائندے اور سہولت کار نامعلوم ہونگے، ان کی کوشش ہوگی کہ کسی بھی طرح سے امت کو نقصان پہنچائیں، ان کی یہ چاہت ہے کہ تم نقضِ امن کا باعث بنو، اور ملک و قوم کی حفاظت پر مامور سیکورٹی فورس کے جوانوں سے مسلح تصادم کرو، وہ تمہیں والدین کی گود سے چھین کر اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں، تاکہ تمہیں خوف وہراس، ذلت و جلاوطنی میں مبتلا کر سکیں۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ :(جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود وسلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِكْ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! کفر اور تمام کفار و منافقین کو ذلیل کر دے، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تمام بدعات کو غارت فرما، یااللہ ! تیرے دین سے متصادم بدعات کا خاتمہ فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنے دین، قرآن اور سنت نبوی کا بول بالا فرما، یاقوی ! یاعزیز ! یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہمیں موسلا دھار اور رحمت والی بارش عطا فرما، یااللہ ! ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ ! رحمت والی بارش ہو تباہی، غرق، اور بربادی والی نہ ہو، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! مؤمن مرد وخواتین کی بخشش فرما، مسلمان مرد وخواتین کی بخشش فرما، زندہ و فوت شدہ سب کی مغفرت فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور گناہوں کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، چالوں اور لشکروں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، چالوں اور لشکروں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ! ہمیں دینی لحاظ سے عافیت عطا فرما، یااللہ! ہمیں دینی لحاظ سے عافیت عطا فرما، اور یااللہ! ہمیں دنیاوی لحاظ سے بھی عافیت عطا فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! تمام مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں، ہماری اولاد اور تمام مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تمام گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی تنہامت چھوڑنا، اور ہمارے تمام تر امور سنوار دے، یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہماری دنیا و آخرت سنوار دے، یاارحم الراحمین!

یااللہ! تمام تر معاملات میں ہمارے لیے مثبت نتائج بر آمد فرما، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما، یاذوالجلال والاکرام! یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں کلمہ توحید پر ثابت قدم فرما۔

یااللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن وامان عطا فرما، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ! اپنے بندے خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ! اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کیلئے قبول فرما، یااللہ! انہیں صائب رائے اور عمل صالح عطا فرما، یااللہ! ان کے ذریعے اپنے دین کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! انہیں صحت و عافیت عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! ان کے دونوں نائبوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ! ان کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور ان کے تمام اعمال اپنی رضا کیلئے قبول فرما، اور انہیں اسلام اور عالم اسلام کیلئے بہتر امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! ہمارے اگلے، پچھلے، خفیہ، اعلانیہ سب گناہ معاف فرما، اور وہ گناہ بھی معاف فرمادے جنہیں تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی پیش قدمی اور پست قدمی کی توفیق دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یااللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عزوجل کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں

اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(5) قلبِ سلیم ! امتیازی صفات اور فوائد

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، وہی نیک لوگوں کا ولی ہے، وہ جسے چاہے اپنے کرم وفضل کے ذریعے کامیاب وکامران لوگوں میں شامل کردے اور عدل وحکمت کے مطابق جسے چاہے تنہا چھوڑدے جس کی وجہ سے وہ گمراہی کے راستے پر چل نکلے، میں اسی کی حمد وثنا بجالاتاہوں اسی کی طرف توبہ کرتاہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتاہوں، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتاہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کائنات کی بادشاہت اور تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہی بادشاہ، حق اور ہر چیز واضح کرنے والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ وعدے کے سچے اور امین تھے، یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد سمیت ان کے تمام پیروکاروں پر سلامتی، برکتیں، اور رحمتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو تو اللہ تعالی تمہیں اپنی رحمت میں داخل فرمالے گا، اور تمہیں اپنے غضب وسزا سے بچائے گا، متقی لوگ ہی بامراد ہونگے جھوٹے اور سرکش لوگ نامراد ہونگے۔

اللہ کے بندو!

ہر کوئی ابدی و سرمدی سعادت مندی اور خوشحال زندگی کے لئے کوشاں ہے، چنانچہ کچھ لوگوں کو اللہ تعالی ان مقاصد میں کامیاب فرماتا ہے اور انہیں دائمی سعادت اور دنیا میں آسودہ زندگی عطا فرما دیتا ہے، جبکہ کچھ لوگوں کا مقصد آخرت کی بجائے صرف دنیا ہی ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی انہیں محدود مقدار میں دنیا عطا فرماتا ہے، اور ان کے لئے آخرت میں کچھ نہیں ہوتا، اور حاصل شدہ دنیا بھی تنگی، ترشی، تکلیف و مصیبت سے خالی نہیں ہوتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا

الاسراء–18

جو شخص دنیا چاہتا ہے تو ہم جس شخص کو جتنا چاہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں پھر ہم نے جہنم اس کے مقدر کر دی ہے جس میں وہ بدحال اور دھتکارا ہوا بن کر داخل ہو گا۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا (125) قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى

طٰہ–126/124

میرے ذکر سے اعراض کرنے والے کی معیشت تنگ ہو گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: میرے پروردگار! مجھے نابینا کیوں اٹھایا ہے؟ میں تو بینا تھا۔ اللہ تعالی فرمائے گا: ہماری آیات تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا دیا تھا، اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے۔

اگر صورت حال ایسی ہی ہے کہ ہر کوئی دنیاوی اور اخروی زندگی میں سعادت مندی اور بہترین زندگی کا متلاشی ہے تو دنیاوی و اخروی سعادت مندی قلبِ سلیم اور صاف ضمیر کے بغیر ممکن ہی نہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (88) إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (89) وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ (90) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ

الشعراء–91/88

اس دن مال اور اولاد کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔ سوائے اس کے جو قلب سلیم کیساتھ اللہ کے پاس آیا۔ جنت کو متقین کے قریب کر دیا جائے گا۔ اور جہنم کو سرکشوں کے لئے عیاں کر دیا جائے گا۔

اسی طرح فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

النحل-97

مرد ہو یا عورت کوئی بھی نیک عمل ایمان کی حالت میں کرے تو ہم اسے خوشحال زندگی عطا کریں گے، اور ہم انہیں ان کے اچھے اچھے اعمال کا ضرور بدلہ دیں گے۔

اور عمل صالح صرف قلب سلیم سے ہی ممکن ہے۔

چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا

الفتح-18

اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] سے بیعت کر رہے تھے، ان کے دلوں کا حال اللہ کو معلوم تھا اس لیے اللہ تعالی نے ان پر سکینت نازل فرمائی اور ان کو بہت جلد فتح نوازی۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے صحابہ کرام کے دلوں کو ایمان اور سچائی سے بھرپور پایا، نیز نفاق اور اس کی ذیلی شاخوں سے محفوظ پایا۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: "کون سے لوگ افضل ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (مخموم القلب اور سچی زبان والے) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "سچی زبان کا مطلب تو ہم جانتے ہیں، یہ مخموم القلب کا کیا مطلب ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد متقی، گناہ، بغاوت، کینہ اور حسد سے پاک شخص ہے)" یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (جہنم پر ہر نرم خو، نرم مزاج، اور لوگوں سے مل جل کر رہنے والے شخص کو حرام کر دیا گیا ہے) اسے احمد نے روایت کیا ہے، اور اسی مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی موجود ہے۔

اے مسلم! دیکھو ذرا کس طرح سلیم القلب انسان کو جنتوں میں کتنا بلند درجہ ملا اور اسے جہنم سے نجات مل گئی۔

قلبِ سلیم ہمہ قسم کی خیر کے قریب اور ہمہ قسم کے شر سے دور ہوتا ہے، قلبِ سلیم میں تمام بلند اخلاقی اقدار ایسے ہی جمع ہو جاتی ہیں جیسے گہری زمین پر پانی جمع ہوتا ہے، بری عادات اور اخلاقیات ایسے دور ہٹادی جاتی ہیں جس طرح بھٹی سونے چاندی کی ملاوٹ الگ کر دیتی ہے، قلبِ سلیم کا مالک انسان اللہ تعالی کی رحمت، خصوصی عنایت وتحفظ اور توفیق میں گھرا ہوا ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ [34] الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

الحج–35/34

عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادیں۔[یہ وہ] لوگ ہیں جن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں، اور مصیبت پر صبر کریں، نمازیں قائم کریں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ بھی کریں۔

اور اسی طرح فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَى رَبِّهِمْ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ھود–23

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اپنے رب کے لئے ان کے دل گداز ہو گئے یہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور "اخبات" [دل گُدازی] قلبِ سلیم کی سب سے بڑی امتیازی صفت ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہر وقت اللہ کے سامنے دلی طور پر عاجزی انکساری کا اظہار ہو، شریعتِ الٰہی اور وحی پر دل مکمل مطمئن ہو، عملِ صالح کر کے دل کو سکون ملے اور خوشی محسوس ہو، اسی بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

النحل–32

جنہیں فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں، فرشتے انہیں سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں: اپنے اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یہاں ان کی پاکیزگی سے مراد دلی پاکیزگی ہے۔

نیز عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں: 1) کامیاب اور عدل کرنے والا صاحب سلطنت، 2) وہ آدمی جو نہایت مشفق اور تمام عزیز و اقارب سمیت سب مسلمانوں کے بارے میں نرم دل رکھنے والا، 3) غربت کے باوجود سوال نہ کرنے والا اور صدقہ کرنے والا) ابن حبان قلبِ سلیم کی کچھ صفات اور کیفیات ہیں، چنانچہ سب سے افضل کیفیت اور بڑی صفت یہ ہے کہ دل شرک اکبر اور اصغر سے پاک ہو، کسی قسم کا نفاق دل میں نہ ہو، کبیرہ گناہوں اور برائیوں سے دور ہو، نیز بد اخلاقی والی صفات یعنی بخل، لالچ، حسد، کینہ، تکبر، ملاوٹ، دھوکہ دہی، خیانت، مکر، اور جھوٹ سمیت تمام دلی بیماریوں سے پاک ہو، ساتھ میں انسان فرائض، واجبات کی ادائیگی یقینی بنائے اور کثرت کیساتھ مستحب اعمال بجالائے، اور بد اعمالیوں سے دور رہے۔

قلبِ سلیم کی بہترین کیفیت اور بلند ترین درجہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے حاصل کیا، چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے خلیل ابراہیم ﷺ کے بارے میں فرمایا:

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ (83) إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

الصافات –84/83

اور انہی [نوح] کی جماعت کے ساتھ ہی ابراہیم کا تعلق تھا۔ جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم کیساتھ آئے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے کوئی بھی مجھے میرے صحابہ کے بارے میں ناگوار بات مت بتلائے؛ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب بھی تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ تمہارے بارے میں صاف ہو) ابو داود، ترمذی

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

[یا اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر عزم مانگتا ہوں، نیز تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر اور اچھے انداز سے تیری عبادت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم کا سوالی ہوں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جو تیرے علم میں ہے، اور جو خیر تیرے علم میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور ان گناہوں سے بخشش بھی مانگتا ہوں جو تو جانتا ہے، بیشک تو ہی غیب جاننے والا ہے]" یہ حدیث صحیح ہے، اسے احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

دل کی افضل اور اکمل ترین حالت و کیفیت کے بعد سب سے بلند درجہ اور کامل درجہ اس شخص کا ہے جو انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کرے تو وہ اپنی جد وجہد کے مطابق قلب سلیم کی صفات پانے میں کامیاب ہو جائے گا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی سنت

کی پیروی، آپ کی روشن سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو بہترین اسوہ اور عقیدے کی توفیق مل گئی ہے، اور اللہ تعالی نے اسے صاف ضمیر ایسے ہی عطا کر دیا ہے جیسے اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو سیرت نبوی اپنانے پر عطا فرمایا تھا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

الحشر–9

جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم ہیں یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں، اور جو کچھ بھی مہاجرین کو دے دیا جائے، اس کی وجہ سے کوئی تنگی اپنے دلوں میں نہیں رکھتے اور خود ضرورت مند ہوتے ہوئے اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ دلی کنجوسی لالچ سے بچا لیے گئے وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

صحابہ کرام کے نقش قدم پر اچھے انداز سے چلنے والوں کو بھی ہر قسم کی آلائش سے پاک سینہ عطا کیا گیا، ان کے بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

جو پہلے لوگوں کے بعد آئے ہیں وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو معاف فرما دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے بارے میں بُغض نہ رہنے دے، اے ہمارے رب تو بڑا نرمی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

سلیم القلب کا ثواب آخرت میں جنت اور دنیا میں جسمانی عافیت ہے، چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''ہم نبی ﷺ کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا، تو انصار میں سے ایک شخص نمودار ہوا، اگلے روز پھر نبی ﷺ نے فرمایا ابھی تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا، تو وہی شخص نمودار ہوا، تیسرے روز بھی آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی تو وہی شخص تیسری بار بھی نمودار ہوا، چنانچہ جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اس شخص کے پیچھے چل دیے، تو انہوں نے ان سے کہا: ''میری میرے والد کیساتھ تو تکار ہو گئی ہے اور اب میں نے تین دن تک ان کے پاس نہ جانے کی قسم بھی اٹھالی ہے، تو اگر آپ چاہیں تو تین دن تک اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دے دیں'' تو اس پر اس شخص نے حامی بھر لی'' اس واقعے کی مزید تفصیلات انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: عبد اللہ ہمیں بتلایا کرتے تھے کہ انہوں نے اس شخص کیساتھ تین راتیں گزاریں، تو انہیں دیکھا کہ وہ رات کو قیام نہیں کرتے تھے، تاہم اتنا ضرور تھا کہ جب بھی کروٹ لیتے تھے اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے انہیں بتلایا کہ میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوا تھا، لیکن میں نے نبی ﷺ سے سنا تھا کہ آپ جنتی ہیں! آپکو یہ درجہ کیسے ملا؟ تو انہوں نے کہا: ''میں جو کچھ بھی ہوں تمہارے سامنے ہی ہے، لیکن ایک بات اور بھی ہے کہ میں کسی مسلمان کے بارے میں اپنے دل میں دھوکہ دہی نہیں رکھتا، اور اس سے اللہ کی طرف سے ملی

ہوئی نعمت پر حسد بھی نہیں کرتا" تو عبداللہ نے کہا: "یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے یہ بلند مرتبہ ملا" احمد، ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

اگر مسلمان قلبِ سلیم حاصل کرنے کے لئے تگ ودو اور جد وجہد کرنے پر یہ بلند مرتبہ پالے تو وہ کامیاب وکامران ہوگا، اور دنیا میں عافیت کی زندگی گزارے گا اور آخرت میں اللہ تعالی نے اس کے لئے بلند درجات کی ضمانت دے دی ہے، چنانچہ یہ شخص خیر خواہی کے راستے گامزن رہے اور برے راستے سے بچتے ہوئے، اللہ تعالی کیساتھ ساتھ کتاب اللہ، رسول اللہ ﷺ، مسلم حکمرانوں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کرے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (دین خیر خواہی ہے) صحابہ کرام نے کہا: "یارسول اللہ! کس کے لئے خیر خواہی ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ، کتاب اللہ، رسول اللہ، مسلم حکمران اور مسلمان عوام کے لئے) مسلم نے اسے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ کی خیر خواہی اس کے لئے اخلاص کیساتھ عبادت سے ہوگی۔

کتاب اللہ کی خیر خواہی تعلیم وتعلّم اور اس کی تعلیمات پر عمل سے ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ کی خیر خواہی اتباعِ سنت، اور اتباعِ سنت کی دعوت دینے سے ہوگی۔

مسلم حکمرانوں کی خیر خواہی ان کے خلاف بغاوت کے بغیر انکی ذمہ داریوں کی ادائیگیوں میں ان کا تعاون کرنے سے ہوگی۔

اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی ان کے حقوق کی ادائیگی اور تحفظِ حقوق سمیت انہیں علم کی روشنی سے آراستہ کرنے ان کا بھلا چاہنے اور انہیں کسی بھی تکلیف سے دور رکھنے سے ہوگی۔

جو شخص اپنے اندر صحیح سلامت ضمیر رکھتا ہو، اور مسلمانوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اور نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق لالچ سے محفوظ ہو جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے) بخاری ومسلم نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

اس حدیث کے بارے میں ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مؤمن کو وہی چیزیں پسند ہوتی ہیں جو دوسرے مؤمن کو پسند ہوتی ہیں، اسی طرح ایک مؤمن اپنے مؤمن بھائی کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، انسان میں یہ صفت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب سینہ مکمل طور پر پاک صاف ہو، سینے میں کوئی کینہ، دھوکہ، حسد بالکل موجود نہ ہو، کیونکہ حاسد شخص کسی کو اپنے سے بلند ہوتا تو دور کی بات ہے برابر ہوتا نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ حاسد کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ اس کی امتیازی خوبیاں منفرد انداز سے اسی کے پاس رہیں، لیکن ایمان کے تقاضے

اس سے بالکل متصادم ہیں، یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر مؤمن بھی اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ خوشی میں اس طرح شریک ہوں کہ خوشیوں میں کسی قسم کی کمی نہ آئے" انتہی

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: "میں کسی آیت کو پڑھتے ہوئے گزرتا ہوں تو مجھے اس کے بارے میں جن باتوں کا علم ہوتا ہے میری یہ تمنا ہوتی ہے کہ وہ سب باتیں تمام مسلمان بھی سیکھ لیں"۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "میری دلی خواہش ہے کہ لوگ مجھ سے یہ علم حاصل کر لیں، اور میری طرف اس میں سے کچھ بھی منسوب نہ کیا جائے"۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیا، اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا آدھا مال اسی مقصد سے خرچ کیا۔

قلبِ سلیم کی علامات میں سے یہ ہے کہ: دل میں عفو ودر گزر، حلم، صبر، قوتِ برداشت، معافی، شفقت، رحمت مسلمانوں کے لئے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو، انہیں صفات کی بنا پر نبی ﷺ نے ابو ضمضم رضی اللہ عنہ کی مدح فرمائی، چنانچہ جس وقت ابو ضمضم رضی اللہ عنہ صبح اٹھتے تو کہتے: "یا اللہ! لوگوں پر صدقہ کرنے کے لئے میرے پاس کوئی مال ہی نہیں ہے، تو میں اپنے آپ کو ملنے والی گالیاں بطورِ صدقہ معاف کر دیتا ہوں، لہذا جس نے بھی مجھے گالی دی، یا مجھ پر الزام لگایا تو میں اسے معاف کرتا ہوں" اس بات پر نبی ﷺ نے فرمایا: (کوئی ہے تم میں سے جو ابو ضمضم جیسا بن سکے؟) حاکم، ابن عبد البر اور بزار نے اسے روایت کیا ہے، نیز یہ حدیث حسن ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "یہ صحیح سلامت ضمیر اور کینہ، حسد، اور خیانت سے پاک دل کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے"۔

قلب سلیم کے مقابلے میں قلبِ مریض ہے جو کہ مذموم اور گھٹیا صفات کا حامل ہوتا ہے، مریض دلوں کی سب سے بڑی بیماری حرص ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس بیماری سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: (اپنے آپ کو ظلم سے دور رکھنا، کیونکہ قیامت کے دن ظلم کی وجہ سے پے در پے اندھیرے ہونگے، اور اپنے آپ کو لالچ سے بچاؤ؛ کیونکہ لالچ نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، لالچ نے انہیں قتل وغارت اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا) مسلم نے اسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب دانش وعقل کسی بھی قسم کے فتنوں سے متعلق سوچے تو اسے نتیجہ یہی ملے گا کہ ان فتنوں کا سب سے بڑا مرکزی سبب طمع اور لالچ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وقت قریب ہوتا جائے گا، اور عمل کم ہو جائے گا، سب لالچی بن جائیں گے اور فتنے نمودار ہونگے، جس کی وجہ سے "ھرج" بڑھ جائے گا) صحابہ کرام نے پوچھا: "یا نبی اللہ! یہ ھرج کیا چیز ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (قتل، قتل) بخاری

لالچی بننے سے مراد یہ ہے کہ سب دنیا کے لالچی ہو جائیں۔

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے، لیکن دنیا کا خدشہ ہے کہ تمہیں دنیا وافر مقدار میں دے دی جائے اور پھر اس کے حصول میں گزشتہ قوموں کی طرح مقابلہ بازی کرنے لگو، اور یہی دنیا تمہیں اسی طرح ہلاک کر دے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا)

اگر آپ حرص اور لالچ کا معنی سمجھ جائیں تو اس سے بچنے کی کوشش کریں، اور اسی طرح لالچ کی وجہ سے دل کو پہنچنے والے نقصان کو بھی سمجھ لیں، لالچ یہ ہے کہ: آپ کسی کی ملکیت میں موجود چیز کو خود چھیننے کی کوشش کریں، اور اس کے لئے تمام قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کریں، نیز آپ کے ذمہ جو حقوق ہیں انہیں ادا نہ کریں، چنانچہ حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے لالچ کے ضمن میں بخیلی بھی شامل ہے، لالچ قبیح ترین اور مذموم ترین خصلت ہے، نیز لالچ بخل سے بھی سنگین جرم ہے، اسی کی وجہ قطع رحمی، زیادتی اور حق تلفی سمیت خون خرابہ بھی ہوتا ہے، جیسے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اپنے آپ کو لالچ سے بچاؤ؛ کیونکہ لالچ نے ہی تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے، لالچ نے انہیں ظلم کرنے کا کہا تو انہوں نے ظلم ڈھائے، لالچ نے انہیں فسق و فجور کا حکم دیا تو انہوں نے اس کا ارتکاب بھی کیا، لالچ نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع تعلقی بھی کر لی) احمد، ابو داود نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دل کی بڑی بیماریوں میں تکبر بھی شامل ہے، چنانچہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر بھی تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا) مسلم

فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

التغابن–16

حسب استطاعت اللہ سے ڈرو، سمع و اطاعت بجالاؤ، اور صدقہ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، جنہیں دلی لالچ و طمع سے بچا لیا جائے وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اسکی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی غالب اور گناہوں کو بخشنے والا نیز سینوں کے بھید جاننے والا ہے، میں اپنے رب کے عظیم فضل پر اس کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں اسی سے توبہ استغفار کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور تنہا ہے، وہی بردبار اور قدر کرنے والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کو اللہ تعالی نے نور و ہدایت کیساتھ مبعوث فرمایا، یااللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور صحابہ کرام پر یومِ محشر تک اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الہی کماحقہ اختیار کرو، اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

اللہ کے بندو!

یہ بات ذہن نشین کرلو کہ دلوں کی سلامتی عزم ویقین کیساتھ ممکن ہے، چنانچہ گناہوں سے دور رہنے کا عزم کریں، فرائض وواجبات کی ادائیگی کا عزم کریں، کثرت سے نفل عبادات بجالائیں، اور تقدیری فیصلوں پر صبر کریں، یقین کی دولت سے دل مضبوط اور شبہات ختم ہوتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ

السجدة–24

اور جب انہوں نے [تقدیری فیصلوں پر] صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

دلی بیماریاں شبہات، ہر قسم کے نفاق اور ہوس پرستی سے پیدا ہوتی ہیں، چنانچہ اگر کسی شخص کے دل پر شبہات یا ہوس پرستی کا غلبہ ہو جائے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت سنگین ترین بدبختی کی موت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

المائدة–41

جسے اللہ تعالی فتنے میں مبتلا کر دے تو آپ ان کے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے، اللہ تعالی نے ان لوگوں کے دلوں کو پاک کرنے کا ارادہ ہی نہیں فرمایا، ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالی کے ایک ایک حکم کی تعمیل دل کی صفائی ستھرائی کا باعث ہے،اور تمام تر ممنوعات دلوں کی بیماریوں سے تحفظ کا باعث ہیں،اس لیے اے مسلم! اللہ تعالی سے دلی سلامتی اور اصلاح احکامات کی تعمیل اور مذموم اشیا کے ذریعے مانگو، کیونکہ ان کی وجہ سے دل مردہ یا بیمار ہو جاتے ہیں۔

نیز اگر احکامات الٰہیہ پر عمل ممکن نہ ہوتا تو اللہ تعالی کبھی بھی بندوں کو ان پر عمل کرنے کا مکلف نہ بناتا؛ کیونکہ اللہ تعالی استطاعت کے مطابق ہی مکلف بناتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، منہ نہ موڑو، اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو) مسلم نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! کفر اور تمام کفار کو ذلیل کر دے، یا اللہ! تجھے اور تیرے نبی کو ناپسند بدعات قیامت کی دیواروں تک نیست و نابود کر دے، یا اللہ! تیرے دین سے متصادم بدعات کا خاتمہ فرما دے، یا اللہ! تیری شریعت سے

متصادم بدعات کو قیامت کی دیواروں تک کے لئے ختم فرمادے، یااللہ ! بدعات اور اہل بدعات کو قیامت کی دیواروں تک نیست و نابود فرما، یااللہ ! ہمیں اہل بدعت میں شامل مت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں تیرے نبی کی سنت پر اچھی طرح چلنے والوں میں شامل فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اپنے دین، قرآن اور سنت نبوی کا بول بالا فرما، یااللہ ! اپنے دین، قرآن اور سنت نبوی کا بول بالا فرما، یااللہ ! تیرے پسندیدہ دین کو غالب فرما، یا اللہ ! پوری دنیامیں قیامت کی دیواروں تک تیرے نبی محمد ﷺ کی سیرت کو غالب فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے گناہ، اور حدود کی خلاف ورزی معاف فرمادے، یااللہ ! ہمارے گناہ، اور حدود کی خلاف ورزی معاف فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے اگلے، پچھلے، خفیہ، اعلانیہ سب گناہ معاف فرما، اور وہ گناہ بھی معاف فرمادے جنہیں تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی پیش قدمی اور پست قدمی کی توفیق دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! تمام مسلمان مرد وخواتین کی سب معاملات میں رہنمائی فرما، یارب العالمین، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! مسلمان مقروض لوگوں کے قرضے چکادے، یااللہ ! مسلمان قیدیوں کو رہا فرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یااللہ ! مسلمانوں کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہماری تمام معاملات میں رہنمائی فرما، یااللہ ! ہم تجھ سے اپنے نفس اور برے اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم ہر شریر کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری ہر حالت میں حفاظت فرما، یااللہ ! مہنگائی، بیماریاں، سود، زنا، زلزلے، ظاہری و باطنی فتنے، اور بری مصیبتیں ہمارے اور دیگر تمام مسلم علاقوں سے دور فرمادے۔

یااللہ ! مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! کمزور مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! اسلام دشمن لوگوں کی تمام مکاریاں غارت فرما، یااللہ ! اسلام دشمن قوتوں کی اسلام مخالف تمام تر منصوبہ بندیاں تباہ فرمادے، یارب العالمین ! یا قوی ! یا متین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہم بھی تیری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم تیری رحمت کے بنا ایک لمحہ نہیں رہ سکتے، یااللہ ! جن علاقوں میں بارشیں نہیں ہوئیں وہاں پر بارشیں نازل فرما، یااللہ ! ان بارشوں کو رحمت والی بارشیں بنا، یااللہ ! رحمت والی بارش ہو، عذاب، تباہی، غرق، اور مصیبتوں والی بارش نہ ہو، یااللہ ! جن علاقوں میں بارشیں نہیں ہوئیں وہاں پر بارشیں نازل فرما، بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! جو بارشیں تو نے ہمیں عطا کی ہیں ان میں برکت فرما۔

یااللہ ! ہمارے ممالک کو امن وامان کا گہوارہ بنا، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما، یااللہ ! ہمیں ہمارے علاقوں میں امن مہیا فرما، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اپنے بندے خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! انہیں صائب رائے اور عمل صالح عطا فرما، یااللہ ! ان کے ذریعے اپنے دین کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! انہیں صحت وعافیت عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! ان کے دونوں نائبوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! ان کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور ان کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، اور انہیں اسلام اور عالم اسلام کے لئے بہتر امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما، یااللہ ! ہم سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ یااللہ ! ہمیں ایک لمحے کے لئے تنہا مت چھوڑنا، یا اللہ ! ہم تجھ سے جنت اور جنت کے قریب کرنے والے اعمال کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم تجھ سے جہنم اور جہنم کے قریب کرنے والے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں۔

اللہ کے بندو !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عزوجل کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(6) نوجوان امیدوں کا گھوارہ

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

یقیناً تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، ہم اس کی کی تعریف بیان کرتے ہوئے اسی سے مدد و ہدایت کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، اور نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں،

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں ہی آئے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

النساء–1

لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑ ابنایا پھر ان دونوں سے [دنیا میں] بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کیا کرو، اللہ تعالی تمہارے اعمال درست کر دے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور جو اللہ و اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی کا مستحق ہے۔

امتِ اسلامیہ!

پوری امت کی نظریں نوجوانوں پر ہیں سب کی امیدیں انہی سے وابستہ ہیں، وہی دور حاضر کے لئے روحِ رواں اور مستقبل کے معمار ہیں، اسی لیے اسلامی تعلیمات نے نوجوانوں کی رہنمائی کو خصوصی طور پر موضوع سخن بنایا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

التحریم–6

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔

جوانی کے قیمتی لمحات انمول ہوتے ہیں، یہ قوت وتوانائی میں اس کا کوئی ثانی نہیں، اس لیے کامیابی کے کسی بھی امیدوار کی یہ ذمہ داری ہے کہ جوانی اللہ تعالی کی اطاعت میں گزارے اور جوانی کے شب وروز عبادتِ الہی سے بھرپور رکھے، قربِ الہی کی جستجو میں رہے، ہمہ وقت نفسانی اور شیطانی خواہشات کے مقابلے کے لئے جد وجہد کرے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو، آپ نے ان پانچ چیزوں میں بڑھاپے سے پہلے جوانی کا بھی ذکر فرمایا) اسے احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اس لیے مسلم نوجوانو! جوانی کے وقت کو اطاعتِ الہی کے لئے غنیمت سمجھو، ممنوعہ امور سے بچتے ہوئے احکاماتِ الہی اور تعلیماتِ نبوی کے سائے تلے آگے بڑھو، تو دنیا میں اچھے نتائج پاؤ گے، اور رب کریم کے ہاں بڑی کامیابی حاصل کر لو گے، آپ ﷺ کی یہ عظیم حدیث غور سے سنیں: (سات افراد کو اللہ تعالی سایہ نصیب فرمائے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہو گا، آپ ﷺ ان سات افراد میں اس نوجوان کا تذکرہ بھی کیا جو اللہ کی عبادت میں پروانے چڑھے) بخاری

مسلم اقوام!

یہ عظیم ترین احسانِ الہی ہے کہ اللہ تعالی بندے کو اپنی جوانی اطاعتِ الہی کے لئے صرف کرنے کی توفیق دے دے، رضائے الہی کے لئے جستجو کرنے والا بنا دے اور ممنوعہ امور سے بچنے کی توفیق عطا فرما دے، ایسا کیوں نہ ہو!؟ مسلمان سے جوانی کی نعمت کا سوال اور اس کا حساب بھی ہو گا، چنانچہ ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن اس وقت تک بندے کے قدم ہل نہیں سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ کیا جائے: عمر کہاں گزاری؟ جوانی کہاں صرف کی؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ حاصل شدہ علم پر کتنا عمل کیا؟)

اسلامی بھائیو!

نوجوانوں کی بہتری میں امت کی بہتری ہے، لہذا یہ امت اس وقت تک خوشحال، معزز، کامیاب، اور بہتری کی طرف گامزن نہیں ہو سکتی جب تک اس امت کے نوجوان عہد اول کے جوانوں کی طرح نہ بن جائیں، ان کی دینی وابستگی اعلی ترین، زندگی بھی خوشحال، اور کسی بھی مفید اور نیک کام کے لئے جوش جذبہ بھی دیدنی ہوتا تھا، چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ""انصار میں ستر نوجوان تھے جنہیں قرّاء [یعنی: پڑھاکو] کہا جاتا تھا، وہ مسجد میں رہا کرتے تھے، جب شام ڈھلتی تو مدینہ کے اطراف میں چلے جاتے وہاں مل جل کر پڑھتے اور نماز ادا کرتے، ان کے گھر والے یہ سمجھتے کہ وہ مسجد میں ہیں اور مسجد والے یہ سمجھتے کہ وہ اپنے گھروں میں ہیں، جب صبح ہونے لگتی تو میٹھا پانی بھر کر اور لکڑیاں کاٹ کر نبی ﷺ کے حجرہ کیساتھ رکھ دیتے تھے"" احمد

ان جیسے سینکڑوں نوجوانوں کی تربیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے وحی کی روشنی میں فرمائی، انہی کی وجہ سے زمین پر روشنی پھیلی اور انسانیت میں ایسا خوشحالی والا موڑ آیا جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

نوجوانانِ اسلام! تمہیں ایسے اسباب سے بچنے کی انتہائی شدید ضرورت ہے، جو تمہیں اور تمہارے معاشرے کو ہوس پرستی و شیطانی راستے پر گرا دیں، اور پھر تمہیں وسیع و عریض شر و نقصانات اٹھانے پڑیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

النساء–71

اے ایمان والو! اپنے آپ کو بچاؤ۔

آج بھی مسلم نوجوانوں کے لئے اسی طرح عقلمندی اور دانائی سے کام لینا انتہائی ضروری ہے جیسے ماضی میں لیا کرتے تھے؛ اس لیے ایسے کسی بھی اقدام کی طرف توجہ نہ دیں جس سے اسلام کو کوئی فائدہ نہ پہنچے، کیونکہ دشمنانِ اسلام مسلم نوجوانوں کو تباہ و برباد کرنے اور بلند اسلامی اقدار و اسلامی ضابطۂ اخلاق سے دور کرنے کی سر توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اسلامی ضابطۂ اخلاق ہی انہیں متوازن اور معتدل منہج پر قائم رکھ سکتا ہے، یہی تمہارے انفرادی و اجتماعی، ملکی و قومی مفادات کا ضامن ہے، چنانچہ دشمنوں نے کسی بھی قسم کا مکر و فریب اور ہتھکنڈا مسلم جوانوں کو خراب کرنے کے لئے باقی نہیں چھوڑا، اندلس میں جو کچھ بھی ہوا نوجوانوں کی ذہن سازی کے ذریعے ہی ہوا تھا، دشمنوں نے مسلم جوانوں کے نظریات اور افکار کو نشانہ بنایا۔

مسلم نوجوان! اسلام دشمن قوتوں کی تمام عیاریاں و مکاریاں غارت کرنے کے لئے بھر پور کوشش کرو، اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب تم اخلاص اور کامل سچائی کیساتھ ایمان اور صحیح عقیدے کی روشنی دوسروں تک پہنچاؤ، علم نافع اور عمل صالح سے آراستہ و پیراستہ بنو، اس طرح تمہارے دماغ روشن ہونگے، بصیرت میں نکھار آئے گا اور رائے صائب ہوگی، نیز تم معاشرے کی اصلاح اور بہتری کے لئے برائی، فتنوں اور آزمائشوں سے پاک صاف عنصر بن جاؤ گے، اللہ تعالی نے ایمان لانے والے جوانوں کے بارے میں فرمایا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى (13) وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ

الکھف–14/13

ہم آپ کو ان کی سچی خبر دیتے ہیں: بیشک وہ اپنے رب پر ایمان لانے والے نوجوان تھے، اور ہم نے انہیں مزید ہدایت سے نوازا۔ اور ہم نے ان کے دلوں کی ڈھارس باندھ دی۔

اسلامی بھائیو!

مسلم نوجوانوں کواس وقت پر فتن منحرف افکار، گمراہ مکاتب فکر، نامعقول ہوس پرستی، اور بحر بے کنار نظریاتی جنگ کا سامنا ہے، بلکہ نوجوان اپنے ہاتھوں میں ان تمام چیزوں کو موبائل کی شکل میں اٹھائے پھرتے ہیں، ایسی صورت میں انہیں امت کے ایسے علمائے کرام کیساتھ مل بیٹھنے کی ضرورت ہے جن کے لئے پوری دنیا علم و تقوی، دینداری، صلاحیت، دانشمندی اور ثابت قدمی کی گواہی دے چکی ہے۔

چنانچہ پوری امت محمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اہم ترین مسائل میں نامور علمائے کرام سے کنارہ کشی بھیانک نتائج کا باعث بنی، جیسے کہ مسئلہ تکفیر، نظریہ ولاء و براء، نہی عن المنکر، بیعت، جہاد اور دیگر حساس مسائل ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

النحل–43

اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

علمائے کرام سے ان کی اس ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا علمائے کرام اور واعظین مناسب انداز میں حساس مسائل بیان کریں، متوازن طریقے سے بیماری کا علاج کریں، فتوی دینے میں جلد بازی مت کریں اس کے لیے باریک بینی سے مسئلہ سمجھیں، گہرائی کیساتھ مطالعہ کریں، ساتھ میں مستقبل کے متوقع خدشات کا مکمل خیال کریں، چند فتاوی اور مقالات کی وجہ بعض افراد خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر بیٹھے۔

نوجوانانِ ملت! نوجوانانِ قرآن!

اگر تم میں دین کے لئے ٹھاٹھے مارتا جوش اور جذبہ موجود ہے تو یہ دنیا و آخرت میں تمہارے لیے بہتری کا باعث ہے، بشرطیکہ جوش شرعی علم اور نبوی سیرت کے دائرے میں ہو؛ وگرنہ بہت سے لوگ بات بنانے کی بجائے بگاڑ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے پوری امت اور قوم پر حسرتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے، ہم اللہ تعالی سے امت مسلمہ کے لئے سلامتی کا سوال کرتے ہیں!

مسلم اقوام:

ہم نئے سمسٹر کی ابتدا میں ہیں، اس لیے محترم اساتذہ کرام کو یاد دہانی کروانی ضروری ہے کہ وہ در حقیقت اخلاقیات کے محافظ اور ذہن سازی کے امین ہیں، اس لیے مسلمان نسلوں کی تربیت کرتے ہوئے تقوی الٰہی دل میں جاگزیں رکھیں، نئی نسل کے ذہنوں میں اصل اسلامی اقدار اور نبوی

اخلاق نقش کریں، پرخطر امور اور افکار سے انہیں بچائیں، ان افکار سے دین کی خدمت ہو گی اور نہ ہی دنیا سنورے گی، فرمانِ نبوی ہے: (تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور ہر کسی سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا)

اس ملک کے جوانوں!

اللہ تعالی کی بے بہا نعمتوں اور خوش حال زندگی پر اسی کا شکر ادا کرو کہ تمہیں امن وامان اور پر تعیش زندگی میسر ہے، اس لیے ارض حرمین کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو جاؤ، تمہارے پروردگار کا حکم ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

المائدة–2
نیکی اور تقوی کے کاموں میں باہمی تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو۔

ملی یکجہتی، اتحاد، اصلاح اور بہتری کے قیام اور دوام کے لئے خوب محنت کرو، اپنے آپ کو انتشار اور علیحدگی پسند سوچ سے دور رکھو، کیونکہ اللہ تعالی کی مدد ملت کیساتھ ہوتی ہے۔

مسلمانوں!

شیطان انسان کو گمراہی و سرکشی کے اسباب وذرائع بڑے خوبرو بنا کر دکھاتا ہے، اس کے لئے خوب تانے بانے جوڑتا ہے، راہِ حق اور صراطِ مستقیم سے روکنے کے لئے خوب مکاری وعیاری کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ

فاطر–6
بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ جہنمی بن جائیں۔

شیطان نوجوانوں کیساتھ بڑی سخت دشمنی روا رکھتا ہے، اس کے لئے وہ نوجوانوں کو اہل باطل کے قافلے میں شامل کر کے جہنم کے راستے پر ڈالنا چاہتا ہے، اس لیے شیطانی ہتھکنڈوں، مکاری وعیاری کے بارے میں مکمل معلومات رکھو، اور ان سے بچنے کے لئے مکمل جدوجہد کرو، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَابَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

الاعراف–27

بنی آدم! شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے جیسے اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکالا تھا۔

چنانچہ شیطان دیندار نوجوان پر حملہ کرنے کے لئے غلو، حدود سے تجاوز، صحیح رہنمائی سے دوری اور حق بات سے ناآشنائی کو اپنا ہتھیار بناتا ہے، جبکہ دیگر نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لئے برائی کو اچھائی بنا کر پیش کرتا ہے، آج کا کام کل پر چھوڑنے کے لئے آمادہ کرتا ہے، جوانی کے نشے میں چور کر دیتا ہے، اور پھر انہیں تباہ کن گناہوں، بے حیائی و فحاشی میں مبتلا کر دیتا ہے، ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کچھ سلف کا کہنا ہے کہ: "اللہ تعالی کے تمام تر احکامات میں شیطان کے لئے دو طرح سے گمراہ کرنے کا طریقہ موجود ہے، ایک افراط اور دوسرا تفریط، یا بالفاظ دیگر: کمی یا زیادتی، اور شیطان کے لئے یہ دونوں ہی یکساں کارآمد ہیں" "علم نافع کا حصول، دین و دنیا سے متعلق عمل صالح، تلاوت قرآن، تدبر قرآن، کثرت سے ذکرِ الٰہی، اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ اس کے ان پر خطر ہتھکنڈوں کے مقابلے کے لئے مجرب علاج اور شافی دوا ہے

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ

الحجر–42

یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہوگا، سوائے تیرے پیچھے چلنے والے سرکشوں کے۔

مسلم نوجوان:

جوانی کی خاص چمک دمک اور قوت ہوتی ہے، اس لیے نوجوان مسلم! نرم دل، نرم مزاج اور اسلام کی روشنی میں رحمت و خوبیوں کیساتھ اپنے آپ کو رنگ کر اچھے اخلاق کے مالک بنو.

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

آل عمران–159

اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

اس لیے صفتِ رحمت کا دامن کسی صورت میں نہ چھوٹے چاہے گھٹاٹوپ اور سنگین ترین بحرانوں بھنور میں پھنس جاؤ، نرم دل والے بنو، سنگ دلی، سخت مزاجی، تشدد، سختی، فحش گوئی اور وحشی پن سے بالکل دور رہو، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (رحمت صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے) ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

اعلی اسلامی اقدار سے آراستہ رہو، اپنے معاشرے میں رحمت کے اعلی وارفع مقام کو چھوتے ہوئے تمام اچھی صفات سے پیراستہ رہو، اپنے معاشرے میں خدا ترسی، محبت اور احسان کا عملی نمونہ بنیں، اچھے اخلاق، آداب، بلند اخلاقی اقدار اور فضائل اپناؤ، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے بہترین وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے) متفق علیہ

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: (قیامت کے دن مؤمن کے ترازو میں حسن اخلاق سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی) ترمذی نے اسے روایت کرتے ہوئے حسن اور صحیح کہا ہے۔

ایسے ہی آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی بدولت [نفل] قیام وصیام کا اہتمام کرنے والے شخص کا درجہ پالیتا ہے) ابو داود

نوجوانو! سب لوگوں کیساتھ بھلائی کرو، کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو لوگوں کے کام آتا ہے وہی اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین ہے) طبرانی نے اسے حسن سند کیساتھ روایت کیا ہے۔ نوجوان بھائی! اپنے معاشرے، رشتہ داروں اور ہمسائیوں کو تکلیف مت دو، کیونکہ دوسروں کو تکلیف نہ دینا بھی عظیم ترین نیکی کے کاموں میں شامل ہے، چنانچہ جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! اگر مجھ سے نیکی کے کچھ کام رہ جائیں تو کیا کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھو تو یہ بھی تمہارے لیے نیکی ہوگی) مسلم

اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اپنے رب کی حمد بیان کرتا ہوں اور اسی کا شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور برگزیدہ صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! تقوی الہی اور خلوت وجلوت میں اسی کی اطاعت دنیا کا بہترین زاد راہ ہے۔

مسلمانوں!

امت میں وقوع پذیر سب سے بڑی سنگین خرابی -لاحول ولا قوۃ الا باللہ- دلوں میں کینہ وکدورت کی صورت میں پائی جاتی ہے، ہمارے معاشرے کے کچھ لوگ اپنے دلوں میں کینہ وکدورت چھپائے پھرتے ہیں، اللہ تعالی کو یہ عادت بالکل بھی پسند نہیں اور نہ ہی جناب مصطفی ﷺ کی تعلیمات سے میل کھاتی ہے، اور اس کے نتیجے میں ماضی سے لیکر اب تک بدترین جرائم، معصوم جانوں کا قتل، زمین پر سنگین پاپ اور عظیم فساد رونما ہوتے آئے ہیں، مسلمانوں کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے، کیا جبار وقہار پروردگار نے یہ نہیں فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

المائدۃ–32

جس نے ایک جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر یا زمین پر فساد پھیلاتے ہوئے قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔

ایک مسلمان کسی کلمہ گو مسلمان کو کیسے قتل کر دیتا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا

النساء–93

اور جو شخص کسی مومن کو دیدہ دانستہ قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسلام کے سپوتو! تم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟!

قرآن پر ایمان لانے والو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟!

سید الانبیاء والمرسلین کی امت کس بھنور میں پھنس گئی ہے کہ:

تم ایک دوسرے کو قتل کرنے میں مصروف ہو،

انواع اقسام کی تکلیفیں اور سزائیں دے رہے ہو،

محصور یا جلاوطن کر رہے ہو،

ایسے ہولناک دھماکوں سے چیتھڑے اڑارہے ہو کہ فلک بھی گونج اٹھا،

سورج وچاند بھی کانوں کو ہاتھ لگانے لگے،

کیاتم اسلام کے فیصلوں کو نہیں مانتے!؟

کیاتم قرآن کریم کواپنار ہنماور ہبر نہیں سمجھتے؟!

کیاہادی عالم ﷺ نے تمہیں دنیاوآخرت میں کامیاب ہونے کاراستہ نہیں بتلایا؟!

یہ لوگ مسلمانوں کے خطے میں مجرمانہ کاروائیاں کرنے کے بعد جبار وقہار اللہ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے؟

کیاان لوگوں نے لاالہ الااللہ نہیں پڑھا؟

کیاانہوں نے بخاری میں موجود نبی ﷺ کافرمان نہیں سنا کہ:

(بندہ جب تک حرام خون نہ بہائے اس وقت تک دینی وسعت میں رہتا ہے)

امت اسلامیہ! کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے قتل وغارت سے خبر دار نہیں کیا تھا؟!

کیا تمہیں اس رسواکن صورت حال سے منع نہیں کیا تھا؟!

کیاآپ ﷺ نے ایساارشاد نہیں فرمایاجس میں کسی قسم کی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں!؟:

(میرے بعد کافرمت ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو) متفق علیہ

جس اسلام کے تم نام لیواہواسی اسلام نے جانوں کے تحفظ کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اسی لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق تاویل چاہے کیسی ہی ہو قتل کاجواز پیدا نہیں کرسکتی، قتل کی سزا قاضیوں کے ہاں مشہور و معروف اسباب کی بناپر ہی ہوسکتی ہے،آپ ﷺ کافرمان ہے کہ:(قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کے فیصلے کیے جائیں گے) متفق علیہ

نیز سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ :(اللہ تعالی کے ہاں مسلمان کا قتل پوری دنیا کی تباہی سے بھی سنگین ہے)

بلکہ اسلام تو ایسے ذمی [غیر مسلم] شخص کو قتل کرنا بھی حرام قرار دیتا ہے جسے اسلامی ملک میں امان دے دی گئی ہو چاہے یہ امان کسی مسلمان فرد واحد کی طرف سے ہو، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (ذمی شخص کو قتل کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے)

قرآن کو ماننے والو! اللہ سے ڈرو! کہیں شیطان تباہی و بربادی کے لئے تمہیں گھسیٹ کر نہ لے جائے! یہ دنیا فانی ہے اس نے ایک دن فنا ہو جانا ہے، اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز مت کرو، مسلمانوں اور مؤمنوں کو اذیت مت پہنچاؤ اور خوف زدہ نہ کرو، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس نے کسی مؤمن کو خوف زدہ کیا تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن کی ہولناکی سے محفوظ نہ رکھے) طبرانی نے معجم الاوسط میں اسے روایت کیا ہے۔

امت اسلامیہ! اپنے آپ کو ایسے ڈھال لو جیسے نبی ﷺ کی چاہت تھی، جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ: (تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک [کامل] ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے) اس لیے مسلمان یک جان ہونے چاہئیں جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت، پیار، انس رکھیں۔

اللہ تعالی نے ہمیں ایک عظیم کام کا حکم دیا ہے، اور وہ ہے نبی ﷺ پر درود و سلام، یا اللہ! ہمارے نبی سیدنا محمد، آپ کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

یا اللہ! ہمارے اور ہماری امت کے حالات درست فرما، یا اللہ! ہم پر اور ہماری امت پر رحمت فرما، یا اللہ! ہم پر اور ہماری امت پر رحمت فرما، یا اللہ! مسلمانوں پر رحمت فرما، یا اللہ! دہشت زدہ مسلمانوں کو امن مہیا فرما، یا اللہ! دہشت زدہ مسلمانوں کو امن مہیا فرما، یا اللہ! دہشت زدہ مسلمانوں کو امن مہیا فرما، یا اللہ! دہشت زدہ مسلمانوں کو امن مہیا فرما، یا اللہ! ان کے خوف کو امن میں بدل دے، یاذالجلال والاکرام!

یا اللہ! یاذالجلال والاکرام! مسلمانوں کو بدترین حالات سے باہر نکال دے، یارب العالمین! یا اللہ! مسلمانوں کو بدترین حالات سے باہر نکال دے، یا اللہ! مسلمانوں پر اپنی خصوصی رحمت فرما، یا اللہ! مسلمانوں پر اپنی خصوصی رحمت فرما، یا اللہ! اپنی طرف سے خصوصی رحمت کے ذریعے مسلمانوں کے حالات درست فرما، یا اللہ! مسلمانوں کے دکھڑے دھو ڈال، ان کی مشکل کشائی فرما، یا اللہ! مسلمانوں کے دکھڑے دھو ڈال، ان کی مشکل کشائی فرما۔

یا اللہ! ظاہری و باطنی تمام فتنوں سے مسلمانوں کو بچا، یا اللہ! ظاہری و باطنی تمام فتنوں سے مسلمانوں کو بچا، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! مؤمن مرد وخواتین کو بخش دے، مسلمان مرد وخواتین کو بخش دے، زندہ وفوت شدہ سب کی مغفرت فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ! مسلم ممالک کی حفاظت فرما، یااللہ! تمام مسلم ممالک کی ہر قسم کے شر اور نقصانات سے حفاظت فرما، یااللہ! تمام مسلم ممالک کی ہر قسم کے شر اور نقصانات سے حفاظت فرما، یااللہ! تمام مسلم ممالک کی ہر قسم کے شر اور نقصانات سے حفاظت فرما۔

یااللہ! مسلم ممالک کے بارے میں برے منصوبے رکھنے والوں کو اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! اسے اپنی ہی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! اسے اپنی ہی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! اس پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! اس پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے! یااللہ! اس پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے! یااللہ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے یاحیی! یا قیوم!

یااللہ! تو ہی غنی وحمید ہے، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں اور دیگر مسلم ممالک میں بارشیں نازل فرما، یااللہ! ہمیں بارش کا پانی پلا، یااللہ! ہمیں بارش کا پانی پلا، یااللہ! ہمیں بارش کا پانی پلا، یااللہ! ہمارے دلوں پر ایمان واطاعت کی برکھا برسا، اور ہمارے علاقے میں سود مند بارش نازل فرما، یااللہ! ہمارے علاقے میں سود مند بارش نازل فرما، یا غنی! یا حمید!، یا غنی! یا حمید!، یا ذالجلال والاکرام!

اللہ کے بندوں! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور صبح وشام اسی کی تسبیحات پڑھا کرو! اور ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

(7) جلد بازی کے نقصانات

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے نیک اعمال کی توفیق دی اور ہر مصیبت و بڑے مسئلے پر ثابت قدم بنایا، میں گناہوں اور خطاؤں کی معافی پر اسی کی حمد و شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا ہے اسی نے فرمایا:

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ

الانبیاء–37

انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اسکے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے سلیقۂ حیات سے زندگی کا بوجھ کم کیا اور ناامیدی ختم فرمائی، اللہ تعالی آپ پر، آپکی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے کسی بھی تردد یا تامل کے بغیر اسلام کی آبیاری کی۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102
ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہ ڈرو، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

اللہ تعالی نے تقدیریں لکھ دی ہے، اور اپنی ہر مخلوق کا وقت مقرر کر دیا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

الفرقان–2
اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کی تقدیر بنائی۔

اور اسی طرح فرمایا:

لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ

الرعد–38
ہر وقت کے فیصلے لکھے ہوئے ہیں۔

چنانچہ کسی کی جلد بازی تقدیر کو وقت سے پہلے رونما نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی کی چاہت اسے مقدم کر سکتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

الطلاق–3
یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

تمناؤں اور چاہتوں کی جلد از جلد تکمیل انسان کی فطری آرزو ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ

الانبیاء–37
انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔

اور اللہ تعالی کے عظیم حلم اور وسیع رحمت کا مظہر ہے کہ بشری جلد بازی اللہ تعالی کے قضاو قدر اور فیصلوں میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ

الکھف–58
اور تیرا رب بخشنے والا اور رحمت والا ہے، وہ اگر انہیں ان کے اعمال پر پکڑنا چاہے تو انہیں فوری عذاب دے دے۔

مذموم جلد بازی وہ ہے جس میں اطاعت نہ ہو اور یہ شیطان کا بنی نوعِ آدم کے خلاف ہتھیار ہے، جلد بازی کے نتائج نقصان اور پشیمانی کی صورت میں نکلتے ہیں؛انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:(طبیعت میں ٹھہراؤ اللہ تعالی کی طرف سے ہے، جبکہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے)ابو یعلی

اسی طرح عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:''انسان نے ہمیشہ جلد بازی کا پھل ندامت ہی پایا''۔

انسان کے لئے جلد بازی کی خطرناک ترین صورت یہ ہے کہ: انسان دنیا کو آخرت پر ترجیح دے اور دنیاوی رنگینیوں میں غرق ہو کر آخرت سے غافل ہو جائے، فرمانِ باری تعالی ہے:

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ [20] وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ

القیام–21/20
بلکہ تم دنیا سے محبت کرتے ہو [20] اور آخرت بھلا رہے ہو۔

اخروی نعمتیں دائمی و سرمدی ہیں ان نعمتوں میں کبھی کدورت، تکلیف اور کمی نہیں آئے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا [29] ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

النجم–30/29
جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی اور صرف دنیاوی زندگی ہی اس کا مقصد ہے آپ اس سے اعراض کریں۔ان کے علم کی یہی انتہا ہے۔

مذموم جلد بازی دل کا سکون وچین سلب کرلیتی ہے؛یہی وجہ ہے کہ پریشان، گرم مزاج اور جلد باز انسان اپنی ذمہ داری اچھی طرح ادا نہیں کرتا یا کوئی کام سرانجام دے تو قابل اعتبار واعتماد نہیں ہوتا۔

مذموم جلد بازی میں یہ شامل ہے کہ :افواہیں پھیلاتے چلے جانااور تصدیق کیے بغیر تہمت لگانا،فرمانِ باری تعالی ہے :

إِذۡتَلَقَّوۡنَهُۥبِأَلۡسِنَتِكُمۡوَتَقُولُونَ بِأَفۡوَاهِكُمۡ مَالَيۡسَ لَكُمۡ بِهِۦعِلۡمٌ

النور–15
جب تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی۔

زبان بلا سوچے سمجھے بات لیکر الزام تراشی کردیتی ہے،کان بھی چلتی پھرتی باتوں کو لاشعوری طور پر سن لیتے ہیں،پھر یہ باتیں-اس سے پہلے کہ دل انہیں سمجھ لے-بغیر غور وفکر کے پھیل جاتی ہیں،اور جب شریعت کے ترازوں میں انہیں تولا جاتا ہے تو:

وَتَحۡسَبُونَهُۥهَيِّنًاوَهُوَعِندَاللَّهِ عَظِيمٌ

النور–15
تم اسے معمولی سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے ہاں بہت سنگین ہے۔

بے لگام بھرپور جوش وجذبہ مذموم جلد بازی کی شکل ہے جو کہ امت کو درپیش مسائل کا حل نہیں ہے،اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ’’ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حُرقہ جگہ پر بھیجا تو ہم نے ان پر صبح سویرے دھاوا بول کر شکست دے دی،اس کے بعد میں اور ایک انصاری شخص ایک جنگجو کے پیچھے لگ گئے جب ہم نے اسے دبوچ لیا تو اس نے ’’لا الہ الا اللہ ‘‘ پڑھ لیا،اس پر انصاری شخص نے اپنا وار روک لیا لیکن میں نے اسے نیزے کے وار سے قتل کر دیا، پھر جب ہم واپس پہنچے تو نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:(اسامہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟!)میں نے کہا: ’’اس نے بچاؤ کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا‘‘ تو آپ ﷺ بار بار وہی جملہ دہراتے رہے اور مجھے اتنی سخت شرمندگی ہوئی کہ میں اس دن سے پہلے مسلمان نہ ہونے کی تمنا کرنے لگا‘‘ بخاری ومسلم

غلط حکم لگانااور حکم لگانے میں جلد بازی کرنا بھی مذموم ہے، خصوصاً بڑے اور اہم مسائل میں؛ کیونکہ اہم مسائل میں جلد بازی سے کام لیناخونِ مسلم کی بے قدری کا باعث ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ ناحق خون بہانا بہت ہی سنگین جرم ہے اور اس کا وبال بھی بہت دردناک ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اگر آسمان وزمین کے سب مکین کسی مؤمن کا خون بہانے میں شریک ہوں تو یقیناً ان سب کو اللہ تعالی جہنم میں اوندھا ڈالے گا) ترمذی

جلد بازی کی وجہ سے انسان طیش میں بھی آجاتا ہے،اور غیر مناسب اقدام کرلیتا ہے جس کے نتیجے میں اپنی جان، معاشرے اور پوری قوم کو نقصان پہنچا بیٹھتا ہے۔

جلد بازی جس شخص کا وتیرہ ہو تو اسے شکوک وشبہات اپنے شکنجے میں دبوچ لیتے ہیں نیز اسے دوسروں کی عیب جوئی اور غلطیاں تلاش کرنے کی بیماری پڑ جاتی ہے۔

علمی رسوخ اور پختگی سے پہلے فتوی صادر کرنے کی جرأت کرنا بری اور تباہ کن عادت ہے، جس قدر علم کم ہوگا فتوی لگانے کی جسارت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی، سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے دور میں کہا تھا کہ: ''ہمارے ہاں کے [نام نہاد] مفتیوں کو لٹیروں سے پہلے جیل بھیجنا چاہیے''۔

اسبابِ کامیابی اور فتح کے بغیر اس کے خواب دیکھنا قوانین الہی سے جہالت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

البقرة–214

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے! جبکہ تمہیں ابھی وہ مصائب پیش ہی نہیں آئے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئے تھے۔ ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں جنہوں نے ان کو ہلا کے رکھ دیا۔ تاآنکہ رسول خود اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! اللہ کی مدد پہنچنے ہی والی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ فتح وکامیابی صرف اللہ تعالی کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہتا ہے فتح کا ذریعہ بنادیتا ہے۔

لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے ہوئے جلد بازی لوگوں کی زندگی اجیرن بنانے اور ان کے حقوق تلف کرنے کا باعث ہے، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''مجھے رسول اللہ ﷺ یمن کی جانب قاضی بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج تو رہے ہیں لیکن میں نوعمر ہوں فیصلے کرنے کی مجھ میں سکت نہیں ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی تمہاری ضرور رہنمائی فرمائے گا اور تمہاری بات میں وزن پیدا کرے گا، جب تمہارے سامنے فریقین فیصلے کے لیے آئیں تو اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک دونوں کی یکساں طور پر بات نہ سن لو، اس طرح

تمہارے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا) علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں اس وقت سے فیصلے کر رہا ہوں'' یا ''اس دن کے بعد فیصلہ کرتے ہوئے مجھے کبھی تردد نہیں ہوا'' ابو داود

مرد پر گھریلو ذمہ داری اور سربراہی کا تقاضا یہ ہے کہ مزاج میں ٹھہراؤ سے متصف ہو اور مذموم جلد بازی سے دور ہو؛ کیونکہ اس سے ازدواجی زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور نا قابل ستائش نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

دعا کرتے ہوئے جلد بازی کرنا دعا مسترد ہونے کا سبب ہے، چنانچہ دعا کرنے پر قبولیت میں تاخیر ہو سکتی ہے لیکن اس کی وجہ اور حکمت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس حکمت بھری تاخیر کو شیطان ہتھیار بنا کر مسلمان کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے تاکہ دعاؤں سے اس کا دل اچاٹ کر دے، حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اس وقت تک تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلد بازی سے کام نہ لے اور کہے: ''دعائیں تو بہت کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوتیں!'') بخاری و مسلم

سلف صالحین میں سے کسی نے کہا ہے کہ: ''دعا کے آداب کی مخالفت کرتے ہوئے ''دعائیں تو بہت کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوتیں!'' کہنے والے کے متعلق خدشہ ہے کہ اس کی دعائیں کبھی قبول نہ ہوں نیز مغفرت یا ذخیرۂ آخرت بھی نہ بنیں''۔

دعا کرتے ہوئے یہ بھی جلد بازی کی صورت ہے کہ: اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور رسول اللہ ﷺ پر درود کے بغیر دعا مانگی جائے، چنانچہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور نبی ﷺ پر درود کے بغیر دعا مانگتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نماز پڑھنے والے! تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے) اس کے بعد نبی ﷺ نے انہیں طریقہ سکھایا اسی طرح ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک اور آدمی کو نماز میں اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اب دعا کرو تو تمہاری دعا قبول کی جائے گی اور کچھ بھی مانگو تمہیں دیا جائے گا) ترمذی

یہ تھیں جلد بازی کی مذموم صورتیں، لیکن رضائے الہی اور خیر و بھلائی کے کاموں کے لئے جلدی اچھی خصلت اور تمام انبیائے کرام کی امتیازی صفت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

الانبیاء—90

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے لیے ہی عاجزی کرنے والے تھے۔

موسی علیہ السلام بھی رضائے الہی کا موجب بننے والے اقوال افعال پر جلد از جلد عمل کرتے تھے اور کہتے:

وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى

طٰہ–84
پروردگار! میں تیرے پاس جلدی آگیاہوں تاکہ توراضی ہوجائے۔

اورام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:''جس وقت یہ آیت

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ

الاحزاب–59
خواتین اپنےاوپراپنی چادریں لٹکالیں۔

نازل ہوئی:توانصاری خواتین گھرسے نکلتیں توان کے سروں پرسیاہ چادریں ہوتی تھیں''اسے ابوداودنے صحیح سند کے ساتھ روایت کیاہے۔

اللہ تعالی ہم سب کے لئے قرآن مجید کو بابرکت بنائے،مجھےاورآپ سب کوقرآن مجید سے مستفید ہونے کی توفیق دے،میں اپنی بات کواسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنےاور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتاہوں،آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والااور نہایت رحم کرنے والاہے۔

دوسراخطبہ:
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے راہِ ہدایت کی جانب رہنمائی کی،میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سواکوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلااور تنہاہے، دنیااورآخرت میں اسی لیے تعریفیں ہیں،نیز یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمداسکے بندےاوررسول ہیں،اللہ تعالی نے آپ کی یہ کہتے ہوئے عزت افزائی فرمائی:

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى

الضحیٰ–4
اورآخرت آپ کے لئے دنیاوی زندگی سے بہتر ہے۔

اللہ تعالی آپ پر،آپ کی آل،اور صحابہ کرام پر درودوسلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

مذموم جلد بازی بیماری ہے جبکہ مزاج میں ٹھہراؤ اور جلد بازی کے نتائج کی معرفت اس کا علاج ہے، نبی ﷺ نے اشج رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (تمہارے اندر دو صفات ہیں جنہیں اللہ تعالی پسند کرتا ہے: عقلمندی اور ٹھہراؤ) مسلم

کسی نے کہا ہے کہ: ''سوچ سمجھ کر اور تسلی کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کے لئے درستگی کا امکان فی البدیہہ فیصلے کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے''۔

جدید مسائل اور پر فتن دور میں مذموم جلد بازی کا علاج کتاب وسنت اور اہل علم سے رجوع کے ساتھ ممکن ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ

النساء–38
اور اگر وہ اسے رسول یا اپنے کسی ذمہ دار حاکم تک پہنچاتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجاتی جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

یہ بھی سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے میں شامل ہے کہ اہل خرد و علم سے مشورہ کریں تن تنہا فیصلہ مت کریں اور اپنے آپ پر مکمل قابو رکھیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

الاحقاف–35
آپ بھی اسی طرح صبر کریں جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا۔

زبان کنٹرول میں رکھنا اور فضول گفتگو سے پرہیز کرنا مذموم جلد بازی کے نقصانات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

مذموم جلد بازی کا یہ بھی علاج ہے کہ: پہلے حسن ظن رکھیں اور پھر مسلمانوں کی نیتوں پر نکتہ چینی مت کریں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اپنے آپ کو بد گمانی سے بچاؤ، کیونکہ بد گمانی جھوٹی ترین بات ہوتی ہے) بخاری، مسلم

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود وسلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یا اللہ! محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت وسلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں،، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے اور محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم وکرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یا اللہ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! ہم سب کو ہمارے علاقوں میں امن وامان عطا فرما، ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما اور ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو حق بات کی توفیق دے اور تیری رہنمائی کے مطابق انہیں توفیق دے، اور ان کے تمام کام اپنی رضا کیلئے بنا لے، یا رب العالمین! یا اللہ! ان کے دونوں نائبوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی وبربادی کا باعث بنا دے، یا سمیع الدعا!

یا اللہ! پوری دنیا میں تیرے کلمے کی سربلندی کے لئے تمام مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! ان کے نشانے درست فرما، ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، اور انہیں کلمۂ حق پر متحد فرما، یا رب العالمین!

یااللہ ! پوری دنیامیں مسلمانوں کی حفاظت اور مدد فرما، یااللہ ! انہیں اپنی خصوصی مدد عطافرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کا حامی وناصر اور مددگار بن جا، یا اللہ ! مسلمان بھوکے ہیں ان کے کھانے کا بندوبست فرما، پاؤں سے ننگے ہیں انہیں جوتے عطافرما، پاؤں سے ننگے ہیں انہیں جوتے عطافرما، تنگ دست ہیں انہیں غنی فرمادے، یااللہ ! ان کی مدد فرما، یااللہ ! انہیں اپنی خصوصی مدد عطافرما۔

یااللہ ! کتاب کو نازل کرنے والے ! بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، تمام اتحادی افواج کو شکست سے دوچار فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو شکست سے دوچار فرما، اور مسلمانوں کو ان پر غلبہ عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر عمل اور قول کا سوال کرتے ہیں اور ہم جہنم یا اس کے قریب کرنے والے ہر عمل اور قول سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! جلدی یا دیر سے ملنے والی خیر چاہے ہمارے علم میں ہے یا نہیں ہر قسم کی بھلائی کا ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، یااللہ ! جلدی یا دیر سے ملنے والے شر چاہے ہمارے علم میں ہے یا نہیں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر آخر تک، اول سے آخر تک، ظاہری ہو یا باطنی اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے، یااللہ ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے، یااللہ ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے،

یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطافرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، ہماری حجت ثابت کر دے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کر دے۔ یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، عافیت کی تبدیلی، تیری اچانک پکڑ اور ہمہ قسم کی ناراضگیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، قیدیوں کو رہائی عطا فرما، یااللہ! ہمارے والدین، اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، یارب العالمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا،اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا،اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے،اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(8) اسلام کی مقبولیت میں اضافہ! کیوں اور کیسے؟

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالی کیلیے ہیں جس نے اپنے رسول کو ہدایت دیکر تمام لوگوں کی جانب ارسال کیا، میں فرحت بخش نعمتوں پر اسی کی حمد و شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،وہ اپنے مومن بندوں کو قیامت بپا ہونے پر تحفظ اور نجات عطا فرمائے گا،اور میں یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں،آپ نے اپنی امت کو کامیابی کے راستے پر گامزن کیا،اللہ تعالی آپ پر،آپ کی آل،اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے،اللہ تعالی نے انہیں تمام برائیوں کیلیے رکاوٹ بننے والی روح عطا فرمائی تھی۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتاہوں،فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہٗ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

تفاؤل اور نیک شگونی اسلام کا بنیادی اصول اور ہمہ قسم کے حالات میں مسلمانوں کی علامت ہے؛اللہ تعالی نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام کی زبانی فرمایا
:

وَمَنۡ يَقۡنَطُ مِنۡ رَحۡمَةِ رَبِّهِۦۤ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ

الحجر–56

اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں۔

نیک شگونی سے قوت ملتی ہے، ہمت پروان چڑھتی ہے، تفاؤل کچھ کرنے کی رغبت دلا کر روشن مستقبل تعمیر کرتا ہے۔

زمین پر کچھ حصوں میں مسلمانوں کیلیے اندوہناک حالات پیدا ہونے کی وجہ سے نیک شگونی کی ضرورت مزید بڑھ گئی ہے، نیک شگونی اس امت کے رسول سیدنا محمد ﷺ کا طریقہ کار تھا؛ چنانچہ کتنی بار آپ ﷺ کے تفاؤل کی وجہ سے زحمت رحمت میں بدلی، اور عین مایوسی میں آس پیدا ہوئی۔

مومن کی زندگی میں سب سے بڑی خوشی اور نیک شگونی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رب العالمین کا دین پھیلتا پھولتا جائے، اور غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگیں۔

تیزی سے پھیلاؤ اسلام کی ثابت شدہ امتیازی صفت ہے، یہ اسلام کی ذاتی خوبی ہے، اس پر پوری تاریخ شاہد ہے، چاہے مسلمانوں کی تعداد کتنی ہی کم ہو، یا مسلمان جتنے بھی سست ہوں یا دشمنوں کی جانب سے شدید مخالفت ہو! پھر بھی اسلام کی رفتار میں کمی نہیں آئی۔

مکہ میں اسلام کی ابتدا معمولی لوگوں سے ہوئی تھی، انہوں نے قید وبند اور اذیت کی تمام صورتیں برداشت کیں، لیکن پھر بھی چند سالوں کے اندر ہی اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل گیا، اور ایک ایسی نسل سامنے آئی جس نے اسلام کے پیغام کو صحرا و دریا، پہاڑوں اور ریگزاروں میں پھیلا دیا، اسلام کی گونج اور صدا دور دور تک پھیل گئی، اسلام میں لوگ فوج در فوج اتنی تیزی کے ساتھ داخل ہونے لگے کہ اس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی، یہ اسلام کا بہت بڑا معجزہ اور اللہ تعالی کے وعدے کی تصدیق ہے کہ مستقبل صرف اسی دین کا ہو گا۔

اسلام اس لیے پھیل رہا ہے کہ اس دین کو اللہ تعالی نے تمام لوگوں کیلیے پسند فرمایا، اللہ تعالی نے اس کی حفاظت اور اسے پھیلانے کی ذمہ داری خود لی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک دن اور رات ہیں، اللہ تعالی کسی بھی مٹی یا کپڑے کی رہائش کو اسلام داخل کئے بغیر نہیں چھوڑے گا، باعزت لوگوں کو اللہ تعالی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے معزز بنا دے گا اور ذلیل لوگوں کو اسلام ترک کرنے کی وجہ سے ذلیل کر دے گا) اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے۔

لوگوں نے بھی اسلام سے محبت کا اظہار کیا؛ کیونکہ اسلام کے تمام گوشے روشن ہیں، اسلام ہی ثابت شدہ حق ہے، اسلام ہی فطرتِ سلیم اور عقلِ سلیم سے مطابقت رکھتا ہے، اسلام نے اندھیروں میں اجالا کیا، لوگوں کو خوشیاں دیں اور ان کی شرح صدر فرمائی:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ

الروم–30

یہی [دین اسلام] فطرت الہی ہے اسی پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی اس تخلیق میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا۔

اسلام پھیل رہا ہے؛ کیونکہ اسلام کے ایمانی نظریات دلوں کی خالی جگہوں کو پر کر دیتے ہیں، روحانی بے چینی کو چین بخشتے ہیں، فکری پیاس بجھاتے ہیں، روحانی ضروریات پوری کرتے ہیں، نفس کو اطمینان دے کر اس کی تشنگی ختم کر دیتے ہیں۔

لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں؛ کیونکہ اسی دین نے انسان کو اس کا اصلی مقام دیا، جسم و روح کو بلندیوں تک پہنچایا، انسانیت کے دل و دماغ کو پروان چڑھایا، اسلام نے انسانیت کے سامنے نئے افق کھولے، کائنات کو انسان کے تابع کیا، اور کسی بھی مفید چیز کو اسلام نے حرام قرار نہیں دیا۔

مستقبل اسی دین کا ہے؛ کیونکہ اسلام کی اثر انگیزی ایسی ہے کہ جسے ہم بیان کرنے سے قاصر ہیں، اسلام کے کارناموں کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے؛ اس لیے کہ اسلام نے انسان کو گناہوں کی ذلت سے نکال کر اطاعت کی عزت میں لا کھڑا کیا، دنیاوی حد بندیوں سے ابدی وسعتوں تک پہنچایا، دلوں کو نفرت کی بجائے محبت و شفقت کے میدان میں پہنچایا۔

اسلام پھیلتا ہی جائے گا؛ کیونکہ اسلام علم اور اہل علم کو اعلی مقام دیتا ہے، عقل و فکر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کسی بھی خطے میں اسلام پہنچا تو اس خطے کو علم کے نور سے منور کر دیا، وہاں علم و عرفان کے دیپ روشن کیے، اس طرح سے امت مسلمہ نے انسانی ترقی کیلیے اپنا کردار ادا کیا، چنانچہ اسلامی طرزِ زندگی سابقہ ثقافتوں کیلیے تکمیل کا باعث بنا۔

لوگ اسلام پر خوش و خرم ہوئے؛ کیونکہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں پوری انسانیت کیلیے اجتماعی عدل قائم کرتا ہے، اسلام نے اخوت پر مبنی تعلقات کو مضبوط بنایا، باہمی تعاون کی فضا قائم کی، معاشرے میں ایک دوسرے کے کام آنے کی ریت ڈالی، اسی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی مدد کیلیے اس کے ساتھ چلے تو یہ میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرنے سے افضل ہے، آپ ﷺ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے۔

اسلام میں عدل کا مفہوم مکمل طور پر واضح ہے، اسلام میں عدل کی جڑیں بہت گہری ہیں، اسلام میں عدل کا معیار حسب اور نسب سے تبدیل نہیں ہوتا، کسی کی شان و شوکت اور دولت سے متاثر نہیں ہوتا، مسلمانوں کی سرزمین پر تمام کے تمام افراد یکساں طور پر عدل سے مستفید ہوتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

المائدۃ–8

اے ایمان والو! اللہ کی خاطر قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مشتعل نہ کر دے کہ تم عدل کو چھوڑ دو۔ عدل کیا کرو، یہی بات تقوی کے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اس سے باخبر ہے۔

اسلام کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہے، ان پر واجب ہے کہ اس دھرتی کے ہر گوشے میں اسلام کی تعلیمات پہنچائیں، اس ذمہ داری کی ابتدا رسول اللہ ﷺ سے ہوئی، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

المائدۃ–67

اے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تمہاری جانب نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کریں۔

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (میری طرف سے آگے پہنچاؤ چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو) بخاری

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت کیلیے تمام ممکنہ اسباب اپنائے، چنانچہ جس وقت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت کیلیے اپنے قبیلے بنو غفار میں رہنے کا حکم دیا، اسی طرح جب طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ان سے بھی اپنے قبیلے دوس میں رہنے کا مطالبہ کیا تا کہ وہاں پر اسلام کی نشر و اشاعت کا کام ہو۔

مسلمان کو اسلام کی نشر و اشاعت کا حکم دیا گیا ہے، تاہم مسلمان لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے، ان پر جبر نہیں کر سکتے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ

الشوریٰ–48

آپ کی ذمہ داری تو صرف تبلیغ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لَيسَ عَلَيكَ هُدَاهُمۡ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهۡدِي مَنۡ يَشَاءُ

البقرة–272
آپ کے ذمہ نہیں ہے انہیں راہِ راست پر چلانا، وہ تو اللہ جسے چاہے راہِ راست پر چلاتا ہے۔

اس دین کو پھیلانے کی ذمہ داری ان مسلمانوں پر بھی ہے جو غیر مسلم ممالک میں رہ رہے ہیں، چاہے وہ سفیر، طلبا، تاجر یا مزدور کچھ بھی ہوں۔

اسلام کی نشر و اشاعت کا کام بہت ہی عظمت والا عمل ہے اور بلند مقام کا باعث ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلًا مِمَّنۡ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الۡمُسۡلِمِينَ

فصلت–33
اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی جانب دعوت دے اور نیک عمل کرے، نیز کہے میں تو مسلمان ہوں۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر اللہ تعالی تمہاری وجہ سے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے) بخاری، مسلم

اور ہم یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ سلف صالحین کے ہاتھوں اسلام کی نشر و اشاعت کا مؤثر ترین ذریعہ یہ تھا کہ فتوحات میں بھی ان کا رویہ بہت عادلانہ ہوتا، ان کے فیصلے انصاف پر مبنی ہوتے تھے، ان کا اخلاق دین، تقوی اور استقامت میں رنگا ہوتا تھا، ان میں سب سے پہلے ان مسلم فاتحین اور افواج کا ذکر آتا ہے جو جنگجو نہیں بلکہ واعظ تھیں، اسلام کی آبیاری کرنے والے یہ قائدین صاف دل، پاک روح اور اعلی احساسات کے مالک تھے، بلکہ ان میں ہر ایک شخص شفقت و رحمت کا سرچشمہ تھا، جہاں سے ہر وقت لوگ مستفید ہوتے تھے۔

اسلام کی نشر و اشاعت کیلیے سب سے مؤثر ترین ذریعہ یہ ہے کہ بشریت کے کانوں تک قرآن کریم آواز پہنچا دیں، درج ذیل آیت میں مشرکین کو قرآن کریم کی تلاوت سنانے کی تاکید ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنۡ أَحَدٌ مِنَ الۡمُشۡرِكِينَ اسۡتَجَارَكَ فَأَجِرۡهُ حَتَّى يَسۡمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبۡلِغۡهُ مَأۡمَنَهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَا يَعۡلَمُونَ

التوبة–6

اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دو، کیونکہ وہ علم نہیں رکھتے۔

اسلام کی نشر واشاعت میں مصروف افراد جدید میڈیا اور ٹیکنالوجی کی دعوتی نقطہ نظر سے اہمیت اور ضرورت جانتے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ اسلام کی نشر واشاعت کیلیے ہمارے ہاں بہت کوتاہیاں ہیں لیکن اللہ تعالی نے میڈیا کے ان سر گرم ذرائع کو مسخّر فرمادیا ہے؛ بشر طیکہ عالمی طور پر اسلام کی روشن تعلیمات پہنچانے کیلیے ان کا استعمال صحیح طریقے سے کریں، اور اسلام کی صورت مسخ کرنے والوں کے خلاف اقدامات کریں۔

یہ بات سب کیلیے عیاں ہے کہ اسلام کو آئے دن کسی نہ کسی صورت میں جھوٹ، ظلم وزیادتی کا سامنا رہتا ہے، کوئی شدت پسندی اور دہشت گردی کو اسلام اور مسلمانوں سے نتھی کرتا ہے، تو کوئی کارٹون اور میڈیا کے تراشوں کا سہارا لیکر دین اسلام سے خوف زدہ کرتا ہے کہ یہ دین شکوک و شبہات، قدامت پسندی، تنزلی، اور منفی سوچ کا حامل دین ہے۔

لیکن ان تمام چیزوں سے اسلام کی اصل صورت مسخ نہیں ہو سکتی، اور نہ مسلم نوجوانوں کے بازو کو کمزور کر سکتی ہے، اسلام کے نور اور چمکتی دمکتی خوبصورتی میں کمی بھی نہیں لا سکتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الصف–8

وہ تو چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے نورِالہی کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، چاہے کافروں کو ناگوار گزرے۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

التوبة–32

اور اللہ کو یہ بات منظور نہیں۔ وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی بری لگے۔

جھوٹ اور بہتان بازی کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پہ پھیلا، حالانکہ اسلام نے کبھی بھی کسی کو اپنا عقیدہ تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا، بلکہ تاریخ حق اور انصاف کی روشنائی کے ذریعے اس بات کی گواہی دے گی کہ اسلام کا پھیلاؤ براہین، دلائل، فیاضی اور عدل سے ہوا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

البقرة–256
دین قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں، یقیناً بھلائی گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔

اور ایسے ہی اللہ تعالی نے فرمایا:

أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

یونس–99
تو کیا آپ لوگوں کو اس وقت تک مجبور کریں گے کہ وہ مومن بن جائیں!؟

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو قرآن مجید سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

الاعراف–43
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں [اسلام کی] راہ دکھائی اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پا سکتے تھے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، آسمان و زمین میں اسی عبادت کی جاتی ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے چنیدہ اور برگزیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل و صحابہ کرام پر اور آپ کے پیروکاروں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد اور درود کے بعد: میں تمام سامعین اور اپنے آپ کے تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ کے بندوں!

کچھ لوگوں کے لاعلمی کی بنا پر گمراہی پر چلنے یا منحرف نظریات اپنانے کی وجہ سے مسلمانوں کے متعلق لوگوں کا تصور بگاڑنے کا باعث بنتے ہیں۔

متصادم مناہج امت کو تقسیم در تقسیم کرتے ہیں اور امت کے اتحاد کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس سے دینِ اسلام کی نشر و اشاعت متاثر ہوتی ہے۔

یہ بات ذہن سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے کہ مملکت حرمین شریفین کے مسلمانوں پر اس دین کی آبیاری کیلیے ذمہ داری بہت بڑی ہے؛ کیونکہ یہاں پر ہی مسلمانوں کا قبلہ اور رسول اللہ ﷺ کی جائے ہجرت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

آل عمران–110
تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تمہیں اسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم و کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ! تیرے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے، یااللہ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء! یااللہ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء!

یااللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی اور تیرے مومن بندوں کی مدد فرما، یااللہ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کا حامی وناصر اور مددگار بن جا۔

یااللہ! وہ بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، وہ ننگے پاؤں ہیں انہیں جوتے فراہم فرما، ان کے تن برہنہ ہیں انہیں ڈھانپنے کیلیے کپڑے عطا فرما، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکا دے، یارب العالمین! یا قوی! یا متین!

یااللہ! کتاب نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو پچھاڑنے والے دشمنانِ اسلام کو شکست سے دوچار فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے اعمال کا سوال کرتے ہیں، اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی جامع خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر اختتام تک، ظاہری ہو یا باطنی سب کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں چاہے وہ فوری ملنے والی یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم ہے یا نہیں، اور اسی طرح یااللہ! ہم ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں چاہے وہ فوری آنے والا ہے یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم یا نہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، تونگری اور عفت مانگتے ہیں، یااللہ! ہم جنت کا تجھ سے سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے دین اسلام پر ثابت قدمی، رشد و ہدایت پر استقامت، ہمہ قسم کی ڈھیروں نیکیاں، ہمہ قسم کے گناہوں سے سلامتی، جنت میں داخلہ اور جہنم سے آزادی مانگتے ہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتے ہیں، اور تیری ناراضگی اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ! ہم پر اپنی برکت، رحمت، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔

یااللہ! قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی بہار، سینوں کا نور بنادے، دکھوں کو چھٹنے والا، غموں اور پریشانیوں کو مٹانے والا بنادے۔

یااللہ! ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، یااللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام کار خیر فرما، یااللہ! ہمارے تمام معاملات سنوار دے، یااللہ! ہمیں ایک لمحے کیلیے بھی ہمارے رحم و کرم پر نہ چھوڑنا، اور نہ ہی ہمیں ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی کسی مخلوق کے سپرد کرنا۔

یااللہ! ہم تجھ سے خاتمہ بالخیر مانگتے ہیں، ماضی میں گناہ اور پاپ جو کچھ بھی ہوا ان کی معافی مانگتے ہیں۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ان کے تمام کام اپنی رضا کیلیے بنا لے یارب العالمین! یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب و سنت کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، اور ہمارے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہمیں، ہمارے والدین، تمام مسلم مرد اور خواتین کو بخش دے، یاارحم الراحمین! یااللہ! ہم تجھ سوال کرتے ہیں کہ یااللہ! تو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! عذاب، تباہی، غرق اور منہدم کرنے والی بارش نہ ہو، یااللہ! بارش کے ذریعے دھرتی کو زندہ فرما، بندوں کو پینے کا پانی مہیا فرما، اور اس پانی کو شہروں اور دیہاتوں سب کیلیے مفید بنا، یاارحم الراحمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو، وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

(9) میڈیا کی بے لگام افواہیں اور مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں، ہم اس کی کی تعریف بیان کرتے ہوئے اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں اور نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنائت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی راہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں، اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں ہی آئے۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

النساء–1
لوگوں! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے (دنیا میں) بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70
والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کیا کرو۔ اللہ تعالی تمہارے اعمال درست کر دے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی کا مستحق ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

میڈیا کی بے لگام پھلتی پھولتی صورت حال، اور عالمی منظر نامے میں سماجی اور دیگر تبدیلیوں نے پوری دنیا کو خطرناک سماجی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے، اور وہ ہے افواہیں پھیلانا، جن کے ذریعے معاشرے میں انفرادی یا اجتماعی طور پر بغیر کسی ثبوت، دلیل، اور تصدیق کے بے بنیاد خبروں کو عام کیا جاتا ہے، مزید برآں کہ ان افواہوں کو شکوک و شبہات سے بھرپور حالات میں پھیلایا جاتا ہے، انہی افواہوں کی وجہ سے قوم، ملک اور معاشروں پر منفی اثرات خوف، شور و غوغہ، اور بے چینی کی صورت میں رونما ہوتے ہیں۔

اس لئے افواہوں کے نتائج ہمیشہ برے اور غلط برآمد ہوئے ہیں، یہ کوئی تعجب والی بات نہیں؛ کیونکہ افواہوں کی بنیاد ہی متعدد گھٹیا مقاصد اور اہداف پر ہوتی ہے، جن میں خطرناک ترین یہ ہے کہ افواہیں اسلام دشمن قوتوں کا مسلمانوں کے دین و دنیا، امان و اقتصاد، خوشحالی و ترقی، اور حالتِ امن و جنگ کے خلاف انتہائی مؤثر ہتھیار ہے، ان افواہوں کو بالخصوص عصرِ حاضر میں گھٹیا اہداف پانے کے لئے مناسب حالات، اور زرخیز مٹی دیکھ کر ہی بویا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ افواہیں دورُخی، اور ڈرپوک لوگوں کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا [60] مَلْعُونِينَ

الاحزاب–61/60

اگر منافقین، اور جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں، اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تمہیں اٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔ ان پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوگی۔

کتنی ایسی افواہیں ہیں جن کی وجہ سے امت اسلامیہ کا جسم چھلنی ہوا، اور دشمن مسلمانوں کو ضرر رسانی جیسے گھٹیا اہداف پانے میں کامیاب رہے۔

اسی لئے شریعتِ اسلامیہ نے معاشرتی تحفظ کو دوام بخشنے کے لئے ہر نقصان دہ وضرر رساں چیز کے بارے میں واضح تعلیمات دیں، کہ ان افواہوں اور جھوٹی خبروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے قلمدان وزبان کی حفاظت کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

الاسراء—36
کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی بازپرس ہونی ہے۔

کتاب وسنت نے جھوٹ کی تمام اقسام کو سختی کیساتھ ممنوع قرار دیا ہے، مثلاً: خبر میں جھوٹ کے اندیشہ کے باوجود آگے پھیلانا، یا اندازوں اور تخمینوں کو بنیاد بنا کر نشر کرنا، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبۃ—19
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہمیشہ سچے لوگوں کیساتھ رہو۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: (یقیناً جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں) متفق علیہ۔

مسلمان بھائیوں!

افواہوں کو آگے پھیلانا شرعی طور پر منع ہے، فطرت اور عرفِ عام دونوں کے اعتبار سے ناپسندیدہ بھی ہے، کتنی ہی ایسی خبریں ہیں جو بغیر کسی ثبوت و تصدیق کے پھیلائی گئی اور انکی وجہ سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا، اسی لئے ہر مسلمان کو تصدیق کے بغیر کوئی بھی خبر نشر کرنے سے یکسر منع کیا گیا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

ق–18
وہ منہ سے کوئی بات نہیں کہنے پاتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان (لکھنے کے لئے) تیار رہتا ہے۔

ہمارے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: (کسی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے نشر کردے) مسلم ایک روایت میں ہے: (انسان کے گناہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے نشر کرے)

مسلمانوں!

اپنے آپ کو ایسی خبروں کے پھیلانے سے بچاؤ جن کا کوئی ثبوت نہیں، جن کے درست ہونے کے کوئی شواہد نہیں؛ کیونکہ یہ بھی جھوٹ بولنے اور نشر کرنے کی ایک قسم ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے متقی بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ

الفرقان–72
مؤمن لوگ جھوٹ میں شریک نہیں ہوتے۔

اور ایک صحیح حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا میں تمہیں اکبر الکبائر گناہ کے بارے میں نہ بتلاؤں) صحابہ نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: (اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا) آپ یہ بات کرتے ہوئے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، پھر آپ سیدھے ہو گئے، اور فرمانے لگے: (جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا بھی اسی میں شامل ہے) آپ یہ بات بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم اپنے جی میں کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

چنانچہ غلط خبریں، اور بے لگام باتیں نشر کرنا مسلمانوں کیساتھ دھوکہ اور فراڈ میں شامل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں) متفق علیہ

بے سروپا خبریں نقل کرنا، اور پھیلانا، صحیح بخاری و مسلم کی حدیث کے مطابق ہر حالت میں ممنوع قیل و قال میں سے ہیں، جیسے کہ مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً یہ بھی نقل کیا ہے کہ: (تمہارے لئے قیل و قال، کثرتِ سوال، اور ضیاعِ اموال منع کیا گیا ہے)۔

اے مسلم! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے قلم وقرطاس کو بے بنیاد خبریں نشر کرنے سے بچاؤ گے تو سلامتی پاؤ گے، وگرنہ واضح گناہ، اور عظیم بہتان کے مرتکب قرار پاؤ گے، جن کا آپ کو دنیا میں کوئی فائدہ ہو گا، بلکہ دینی تشخص پامال ہو گا۔

سنن ابو داود میں صحیح سند کیساتھ فرمانِ نبوی ہے: (بدترین تکیہ کلام "لوگ یہ کہتے ہیں" ہے) جبکہ صحیح مسلم میں ہے: (جو شخص جان بوجھ کر کوئی مشکوک خبر بیان کرے، تو وہ بھی جھوٹے لوگوں میں شامل ہے)

اسلامی بھائیوں!

ایک مسلمان کا افواہوں اور بے بنیاد خبروں کے بارے میں ٹھوس موقف اور فیصلہ یہی ہے کہ منہج الٰہی وطریقہ نبوی کو تھام لے، اور وہ اس آیات میں ذکر ہوا ہے:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ [14] إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ

النور—15/14

جبکہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی چلی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کی متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔ کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ "ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ! یہ تو ایک بہتان عظیم ہے!"۔

اسی طرح سورہ نساء میں فرمایا:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا

النساء—83

اور جب کوئی امن کی یا خطرے کی خبر ان تک پہنچتی ہے تو اسے فوراً اڑا دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے رسول یا اپنے کسی ذمہ دار حاکم تک پہنچاتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجاتی جو اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں، اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو چند لوگوں کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

اے مسلم! آپ کا ٹھوس موقف یہی ہے کہ آپ تصدیق اور تحقیق کا منہج اپناؤ، کہ آپ بے بنیاد، غیر موثوق ذرائع سے حاصل ہونے والی خبروں کو پھیلانے میں جلدی مت کریں، اس کا ذکر اللہ تعالی نے سورہ حجرات میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

الحجرات–6

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانستہ کسی قوم کا نقصان کر بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

اور آپ ﷺ نے بھی جلد بازی کے بارے میں فرمایا: (متانت اللہ کی طرف سے ہے، اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مسلمان معاملات واضح ہونے تک خاموش رہتا ہے''، چنانچہ ایک مسلمان کے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہوگی کہ جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلانے سے بچ جائے۔

پھر مسلم معاشرے پر یہ بھی ایک ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے متعلق اڑائی جانے والی بے سر و پا خبروں کو مت پھیلائیں، بالخصوص نامور اور مشہور لوگوں کے بارے میں اسکا اہتمام کریں کہ قرآنی آداب اور تعلیمات کو ملحوظ خاطر رکھیں، جیسا کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ

النور–12

جب تم نے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دل میں اچھی بات کیوں نہ سوچی! اور یوں کیوں نہ کہہ دیا! کہ ''یہ تو صریح بہتان ہے''۔

اسی طرح چند آیات کے بعد فرمایا:

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

النور–16

کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ''ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ! یہ تو ایک بہتان عظیم ہے!''۔

تمام مسلمان بری باتوں، اور بے آبرو کرنے والی خبروں کو نشر مت کریں، اسوقت عموماہر شخص کے پاس جدید موبائل وغیرہ موجودہیں، جنکی وجہ سے شیطان انسان کو دین ودنیا کے نقصان میں ڈال سکتا ہے، اس لئے مسلمانوں اللہ سے ڈرو، تمہیں اللہ کی اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اور اس وقت تک انسان گناہوں سے نہیں بچ سکتا جب تک اپنے پورے جسم پر تقوی الہی نافذ نہیں کرتا، اور اپنے ذہن میں یہ بات نہیں ڈالتا کہ ایک چوکس نگران اس کی نگرانی کر رہا ہے، اس قسم کی نشرو اشاعت کے بارے میں فرمان باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

النور–19

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی۔ اور (اس کے نتائج کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

اہل علم کا کہنا ہے کہ: اس آیت میں فحاشی کی تمام اقسام کو کسی بھی طریقے سے نشر کرنے کے بارے میں باقاعدہ ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے، تا کہ ہر آنکھ، کان، اور زبان فحاشی سے محفوظ رہے، حقیقت میں انہی تعلیمات پر عمل کرنے والا معاشرہ ہی ایسا مسلم معاشرہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی چاہتا ہے کہ تمام مسلمان ایسے ہی بن جائیں۔

چنانچہ مسلمانو! اگر تم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اللہ سے ڈرو، اور اسلامی آداب، طریقہ نبوی اپناؤ۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اور ہمیں اس کے معانی و مفاہیم سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی ہمیں کافی ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا ہو یا آخرت کہیں بھی اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں، آپ ہی کے ذریعے اللہ تعالی نے پردوں میں پڑے دلوں، نابینا آنکھوں، اور بہرے کانوں کو کھولا، اللہ تعالی اُن پر، اُنکی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! اللہ سے ڈرو، جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالی اسے نیک بخت بنائے گا، اور وہ کبھی بھی بد بخت نہیں ہو گا۔

مسلمانوں!

افواہیں پھیلانے کا رجحان معاشروں کے لئے ناسور بن چکا ہے، جو کہ معاشروں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، بلکہ آجکل بسا اوقات افواہوں کو سوچی سمجھی سازشوں کے تحت منظم طریقے سے خاص اہداف حاصل کرنے کے لئے ایسے مواصلاتی ذرائع کے ذریعے پھیلایا جاتا ہے جو بھوسے میں آگ اور روشنی و آواز کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی کیساتھ باتوں کو نشر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس لئے تمام مسلم اقوام کو متحد ہو کر نبی ﷺ کی مقرر کردہ تعلیمات کے مطابق افواہوں کا مقابلہ اور جڑ سے انکا خاتمہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اور اسلامی میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ اللہ سے ڈریں اور خبریں نشر کرتے وقت انکی تصدیق کے لئے بہترین معیار قائم کریں، میڈیا کے لوگ پوری امت کے بارے میں اللہ کے سامنے جوابدہ ہونگے، یہی لوگ مسلمانوں کے افکار و نظریات، اور امن و امان کے امین اور ذمہ دار ہیں، جو اس ذمہ داری کو صحیح طریقے سے نہیں نبھائے گا وہی نامراد و ناکام ہو گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

الانفال—27

اے ایمان والو! دیدہ دانستہ اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی تم آپس کی امانتوں میں خیانت کرو۔

مسلمان بھائیوں!

ہمیں اللہ تعالی نے ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام:

ہمیں اللہ تعالی نے ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام:

یا اللہ! ہمارے پیارے نبی، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور سر براہ محمد پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتیں نازل فرما، یا اللہ! خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، آپ کی آل، تمام صحابہ کرام، اور قیامت تک ان کے راستے پر چلنے والے افراد سے راضی ہو جا۔

یااللہ! مسلمانوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! تمام مسلم معاشروں کو سنت نبوی کے عین مطابق بنادے۔

یااللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں غلط ارادے رکھے یااللہ! اسے اپنی جانے کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں غلط ارادے رکھے یااللہ! اسے اپنی جان لے لالے پڑ جائیں، یااللہ! مسلمانوں کو امن وامان کی دولت سے مالا مال فرما! یااللہ! مسلمانوں کو امن وامان کی دولت سے مالا مال فرما، یااللہ! مسلمانوں کو امن وامان کی دولت سے مالا مال فرما، یا رحیم! یا رحمن!

یااللہ! مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں فائدہ دینے ولاے کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ! ان سب کو حق پر متحد فرمادے، یااللہ! ان سب کو حق پر متحد فرمادے، یااللہ! جو گمراہ ہو چکے ہیں انہیں کتاب وسنت کا پیروکار بنادے، یااللہ! جو گمراہ ہو چکے ہیں انہیں کتاب وسنت کا پیروکار بنادے، یااللہ! جو گمراہ ہو چکے ہیں انہیں کتاب وسنت کا پیروکار بنادے، یا حیی! یا قیوم!

یااللہ! تمام مسلمان مرد وخواتین کو معاف فرمادے، جو زندہ ہیں انہیں بھی اور جو فوت ہو چکے ہیں انہیں بھی معاف فرما۔

یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما، یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما، یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عنائت فرما، اور انکے دونوں نائب کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عنائت فرما، یااللہ! سب کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عنائت فرما۔

یااللہ! اس ملک کی حفاظت فرما، یااللہ! اس ملک کی حفاظت فرما، یااللہ! اس ملک کی اور دیگر تمام ممالک کی حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے اور دیگر تمام اسلامی ممالک کو دشمنوں کی تخریب کاریوں سے محفوظ فرما، یااللہ! تمام اسلامی ممالک کو دشمنوں کی تخریب کاریوں سے محفوظ فرما، یااللہ! تمام اسلامی ممالک کو دشمنوں کی تخریب کاریوں سے محفوظ فرما۔

یااللہ! مسلمانوں کے مال، جان، اور عزت آبرو کی حفاظت فرما، یااللہ! ہم پر اپنا کرم کرتے ہوئے خونِ مسلم محفوظ بنادے، یااللہ! ہم پر اپنا کرم کرتے ہوئے مسلمانوں کے مال، جان، اور عزت آبرو محفوظ بنادے، یا حیی! یا قیوم! یا ذا الجلال والا کرام!

یااللہ! مسلمانوں کے کچھ علاقے شورش زدہ ہیں، یااللہ! انہیں امن وامان والا بنادے، یااللہ! تو ان کے حالات کو ہم بہتر جانتا ہے، یااللہ! ان کی تکالیف رفع فرمادے، یااللہ! ان کی تکالیف رفع فرمادے، یااللہ! ان کی مصیبتوں کو ٹال دے، یااللہ! ان کی مصیبتوں کو ٹال دے، یا ذا الجلال والا کرام! یا حیی! یا قیوم!

یااللہ! ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! ہمارے ملک میں بارش نازل فرما، یااللہ! بارش نازل فرما، یااللہ! مسلم ممالک میں بارشیں نازل فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! رحمت والی بارش نازل فرما، یااللہ! رحمت والی بارش نازل فرما، یااللہ! رحمت والی بارش نازل فرما، یاذالجلال والاکرام! یاحیی! یا قیوم! یاغنی! یاحمید!

اللہ کے بندوں!

اللہ ذکر کثرت کے ساتھ کیاکرواور صبح وشام اسی کی تسبیحات پڑھاکرو!۔

(10) رحمدلی اور اسوۂ رحمت ﷺ

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنائت کردے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی

رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے؛ کیونکہ تقوی سے ہٹ کر کوئی چیز ہمارا پروردگار قبول نہیں کرتا، اور صرف متقی لوگوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

مسلمانوں!

دین حقوق الہی اور حقوق العباد کی ادائیگی پر قائم ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا یہ حق ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں، اور کسی کو اس کے ساتھ شریک مت بنائیں، جبکہ مخلوقات کا حق ان پر احسان اور حسن سلوک کا نام ہے۔ ایک عظیم صفت جسے اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں پیدا فرمایا، چنانچہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (اللہ تعالی نے ایک سو رحمتیں پیدا فرمائیں، اور ان میں سے صرف ایک مخلوق کو دی، اور باقی ننانوے اپنے پاس چھپا لیں) مسلم۔

اس صفت کا ذکر علم سے بھی مقدم فرمایا اور کہا:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

الکھف–65

وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا، اور اپنے ہاں سے ایک خاص علم سکھایا تھا۔

بلکہ اللہ تعالی اس صفت سے متصف لوگوں کو پسند بھی فرماتا ہے، نیز رحم دلی سے منسلک رہنے کی ایک دوسرے کو تلقین کرنے والوں کو سراہا اور فرمایا:

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

البلد-17

پھر لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کی۔

اسی صفت کی بنیاد پر ادائیگی حقوق کی عمارت قائم ہے، چاہے وواجب حقوق ہوں جیسے کہ زکاۃ، یا مستحب حقوق ہوں جیسے کہ در گزراور صدقات۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "انسان کے لئے ضروری ہے کہ [زکاۃ کی ادائیگی کے وقت] مطلق طور پر لوگوں کو فائدہ اور نفع پہنچانا مقصود ہونا چاہیے"۔

یہی وہ رحمت ہے جو رسول اللہ ﷺ کو دیکر ارسال کیا گیا اور حقیقت میں یہ اللہ کی طرف سے عین نوازش ہوتی ہے، وہ جسے چاہے اس سے متصف فرماتا ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک دیہاتی شخص میں بچوں کے متعلق رحم دلی ناپید ہونے کے بارے میں فرمایا: (میں تمہارے کے لئے کیا کرنے کا اختیار رکھتا ہوں! کہ اللہ نے تمہارے دل سے رحمت چھین لی ہے) بخاری

جب کبھی اللہ تعالی اپنے کسی بندے کے بارے میں خیر کا ارادہ فرمالے تو اس کے سینے میں رحم دلی ڈال دیتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ

الفتح-4

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہاں سکینت سے مراد رحمت ہی ہے۔

ہر انسان کو اس صفت میں سے اتنا ہی ملتا ہے، جتنی کسی کے نصیب میں ہدایت ہو، یہی وجہ ہے کہ کامل ترین مؤمن ہی سب سے زیادہ رحمت کا مالک ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

الفتح-29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں نہایت رحمدل ہیں۔

اللہ تعالی نے مؤمنین کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

المائدۃ-54

وہ مؤمنین کے لئے نہایت رحمدل ہوتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہاں آیت میں ذلت سے مراد باہمی رحمدلی ہے۔

اس صفت سے دل کو بھرپور کرنا نیک بختی کی علامت اور رحمتِ الہی حاصل کرنے کا باعث ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (رحم کرنے والوں پر ہی رحمن رحم کرتا ہے، تم اہل زمین پر رحم کرو، تم پر آسمانوں میں موجود ذات رحم کرے گی) ابو داود

جنت میں داخل ہونے والوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہونگے جن کے سینے ایمان کیساتھ ساتھ رحمدلی سے بھی سرشار ہوں گے آپ علیہ الصلاۃ و السلام کا فرمان ہے: (جنتی تین قسم کے ہیں: 1) ایسا حکمران جو عادل، صدقہ کرنے کی توفیق پاتا ہو۔2) ایسا آدمی جو نہایت رحمدل، تمام اقرباء اور مسلمانوں کے لئے دردِ دل رکھنے والا ہو 3) پاکدامن، سفید پوش، اور بال بچوں والا شخص) مسلم

سنگدلی اسی وقت ہوتی ہے جب رحمدلی نہ ہو، اللہ تعالی نے سنگدل لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ

البقرة–74
پھر تمہارے دل اس کے بعد سنگ ہو گئے۔

بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی ان کے دل سنگلاخ اور بالکل خشک ہو گئے، دل اسی وقت سنگلاخ ہوتے ہیں جب دل سے نرمی اور رحمدلی نکل جائے۔

اور یہی بات انسان کے بدبخت ہونے کی علامت بھی ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (رحمت صرف بدبخت ہی سے چھینی جاتی ہے) ابو داود

اور جو مخلوق پر رحم نہ کرے، اللہ تعالی اس پر رحم نہیں فرماتا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (اللہ تعالی اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے) بخاری

رسول اللہ ﷺ نے رحمدلی کے معمولی اظہار سے دور شخص کی مذمت بھی فرمائی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حسن بن علی کا بوسہ لیا، اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے، تو اقرع نے کہا: "میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا" تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا اور فرمایا: (جو کسی پر شفقت نہیں کرتا اس پر شفقت نہیں کی جاتی) متفق علیہ

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''چھوٹے بچوں پر رحم کرنا، انہیں گلے لگانا، انکا بوسہ لینا، اور ان کیساتھ شگفتگی سے پیش آنا رضائے الٰہی اور ثواب الٰہی کا باعث ہے، اسی طرح چھوٹے بچوں کا بوسہ لینا، انہیں گود میں اٹھانا، ان کا بھرپور خیال کرنا رحمت الٰہی کا موجب ہے''۔

انسانوں میں سب سے زیادہ رحم دلی کے مستحق والدین ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

الاسراء–24
اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو۔

سب سے بہترین اولاد بھی وہی ہے جو اپنے والدین کے لئے رحمت کا باعث ہو:

فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا

الکھف–81
لہٰذا ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس لڑکے کے بدلے انھیں اس سے بہتر لڑکا عطا کرے جو پاکیزہ اخلاق والا اور قرابت کا بہت خیال رکھنے والا ہو۔

مؤمنین کی باہمی رحم دلی انہیں ایک جسم کی طرح بنا دیتی ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (مؤمنین کو تم باہمی رحم دلی، محبت، اور انس میں ایک جسم کی طرح پاؤگے، اگر ایک عضو تکلیف میں ہو تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کی سی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے) متفق علیہ

حتی کے جانوروں پر بھی رحمت کرنے کی شریعت نے بھرپور ترغیب دلائی ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (تم اگر بکری پر بھی رحم کرو تو اللہ تم پر رحم کرے گا) احمد

ایک مؤمن کافر پر اس لیے ترس کھاتا ہے کہ اسے ہدایت نہیں ملی، جبکہ مؤمن نہ ہونے کے باعث اس سے بغض رکھتا ہے، اور اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کیساتھ نصیحت اور ہدایت کی دعا کے ذریعے رحمدلی کا اظہار کرے، چنانچہ نبی ﷺ کے پاس ایک شرابی آدمی کو لایا گیا، آپ نے فرمایا: (اسے مارو)، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم اسے ہاتھوں، جوتوں، اور کپڑے سے مارنے لگے، اور جب آپ جانے لگے تو کسی نے کہہ دیا: ''اللہ تجھے رسوا کرے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ایسی بات کر کے اس کے خلاف شیطان کی مدد مت کرو، تاہم یہ کہو: اللہ تجھ پر رحم فرمائے) احمد

مخلوقات میں سب سے زیادہ مشفق ور حیم اللہ کے رسول ہوتے ہیں، انہوں نے خلق خدا کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے کوششیں کیں، اور اپنی امتوں کو ہلاکت وتباہی سے بچانے کے لئے ہر حربہ آزمایا، ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کیا، اور ان کے لئے فوری عذاب کا مطالبہ نہیں کیا۔

ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام نے جب اپنی اولاد میں سے جہنمی لوگوں کو دیکھا تو اشکبار ہو گئے، جیسے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ معراج کے متعلق فرمان ہے: (میں نے جبریل سے کہا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ آدم ہیں، اور ان کے دائیں بائیں لوگ ان کی اولاد ہیں، جن میں سے دائیں جانب والے جنتی، جبکہ بائیں جانب والے جہنمی ہیں، چنانچہ آپ [آدم علیہ السلام] جب دائیں جانب دیکھتے تو مسکراتے ہیں، اور جب بائیں جانب دیکھتے تو اشکبار ہو جاتے ہیں) متفق علیہ

ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی قوم کے لئے نہایت نرم دل تھے، اسی لیے اپنے رب سے عرض کیا:

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ابراھیم–36

جس نے میری پیروی کی وہ یقینا میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی سو تو معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

آپ کے نرم دل ہونے کا یہ عالم تھا کہ قومِ لوط کے بارے میں فرشتوں سے الجھ پڑے، کہ انہیں ہلاک مت کریں، شاید کہ وہ ایمان لے آئیں۔

موسی علیہ السلام کو دو خواتین پر رحم آیا تو ان کے جانوروں کو پانی پلا یادیا، حالانکہ آپ اولوالعزم پیغمبروں میں سے ہیں، مزید برآں کہ آپ کی رحم دلی کے اثرات اس امت تک بھی پہنچے، کہ انہوں نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو نمازوں میں تخفیف کے لئے اللہ تعالی سے رجوع کرنے کی خوب ترغیب دلائی، چنانچہ اللہ تعالی نے نمازوں کو پچاس سے پانچ تک محدود کر دیا۔

اور یحیی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بہت ہی مہربان بنایا تھا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَحَنَانًا مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا

مریم–13

ہم نے اسے اپنی مہربانی سے نرم دل اور پاک سیرت بنایا اور وہ فی الواقع پرہیز گار تھے۔

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اس آیت کا معنی یہ ہے کہ : ہم نے انہیں اپنی طرف سے لوگوں کے لئے دلی رحمت وشفقت عنایت کی، اسی بناپر آپ لوگوں کو اطاعتِ الہی اور اخلاص کیساتھ نیک عمل کرنے کی دعوت دیتے تھے''۔

عیسی علیہ السلام بھی اپنی والدہ کیساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے، سخت مزاج اور بے رحم نہ تھے:

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا

مریم–32

اور اللہ نے مجھے اپنے والدہ کیساتھ حسن سلوک کرنے والا بنایا، مجھے سخت دل اور بد بخت نہیں بنایا۔

انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو ان کی قوم نے اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا، لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''پروردگار! میری قوم کو بخش دے، یہ حقیقت سے آشنا نہیں'' متفق علیہ

ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ تمام مخلوقات میں سے رحیم ترین ہیں، بلکہ سنن نسائی کے مطابق آپ کے ناموں میں ''نبی الرحمہ'' بھی شامل ہے۔

جس وقت آپ ﷺ سے کہا گیا کہ : مشرکین پر بد دعا کر دیں، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: (مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں رحمت بنا کر ارسال کیا گیا ہوں) مسلم

جس وقت آپ کی قوم نے سخت اذیت دی تو پہاڑوں کے فرشتے نے سلام کرنے کے بعد کہا: ''اے محمد! اگر آپ چاہیں تو میں انہیں دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دوں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں! بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا، جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے) متفق علیہ

اللہ تعالی نے آپ کو ساری مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الانبیاء–107

اور ہم نے آپ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔

اللہ تعالی نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا، چنانچہ جس شخص نے اس رحمت کو قبول کیا اور اس نعمت کی قدر کی تو وہ دنیا و آخرت میں خوش بخت ہوگا، اور جس نے اسے مسترد کرتے ہوئے انکار کر دیا تو وہ دنیا و آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔

اللہ تعالی نے آپ کو مؤمنین کے لئے خصوصی طور پر رحمت بنا کر ارسال کیا ہے:

وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

التوبۃ–61

اور آپ مؤمنوں کے لئے رحمت ہیں۔

آپ ﷺ اپنی امت کے لئے نہایت مشفق تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي

ابراھیم–36

پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، اب جو میری اتباع کرے وہ میرا ہے۔

اور عیسی علیہ السلام کا یہ مقولہ تلاوت فرمایا:

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

المائدۃ–118

اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے، اور کہا: (یا اللہ! میری امت! میری امت!) پھر آپ زار و قطار رونے لگے، تو اللہ تعالی نے جبریل سے کہا: "جبریل! محمد کے پاس جاؤ اور پوچھو: "آپ کس لیے رو رہے ہیں؟"- تیرا رب پہلے ہی جانتا ہے- تو جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر آپ ﷺ سے سوال کیا، اور آپ نے جواب دیا، یہ جواب جبریل نے اللہ تعالی کو بتلایا- اللہ کو جواب کا پہلے ہی علم تھا-، پھر اللہ تعالی نے جبریل سے فرمایا: "جبریل! محمد کے پاس جاؤ اور کہہ دو: ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے، آپ کو ناراض نہیں کریں گے"

مسلم

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ حدیث اس امت کے لئے پر امید احادیث میں سے ایک ہے، یا اس سے بڑھ کر امید والی حدیث کوئی نہیں ہے"۔

آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام کیساتھ انتہائی مشفق تھے، چنانچہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ عیادت کے لئے اپنے چند صحابہ کے ہمراہ تشریف لے گئے، جب ان کے گھر میں داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں نے گھیر رکھا تھا، آپ نے پوچھا: (فوت ہو گئے؟!) تو انہوں نے کہا: "نہیں اللہ کے رسول" تو نبی ﷺ رونے لگے، اور آپ کو دیکھ کر سب لوگ بھی رو پڑے۔ متفق علیہ

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا، بچہ اس وقت نزع کی حالت میں تھا، تو آپ ﷺ یہ دیکھ کر اشکبار ہو گئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول یہ کیا؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ اسی رحمدلی کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے) متفق علیہ

آپ نوجوانوں کیساتھ بھی نہایت مشفق تھے، چنانچہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے، ہم سب کے سب قریب العمر نوجوان لڑکے تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس راتیں قیام کیا، آپ کو محسوس ہوا کہ ہم اہل خانہ کو یاد کر رہے ہیں، تو آپ نے ہم سے ہمارے اہل خانہ کے پاس موجود افراد کے بارے میں پوچھا، تو ہم نے آپ کو تفصیلات سے آگاہ کر دیا، آپ بہت مشفق، اور نرم دل تھے، آپ نے فرمایا: (تم اپنے اہل خانہ کے پاس واپس چلے جاؤ، اور انہیں بھی دین کی تعلیمات دو، انہیں نماز کا حکم دو، اور ایسے نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے، چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے، اور عمر میں بڑا شخص امامت کروائے) متفق علیہ

آپ خواتین کے بارے میں بھی نہایت نرم دل تھے، بسا اوقات آپ نماز صرف اس لیے مختصر پڑھاتے تھے کہ ماں اور بچے کو مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (میں نماز شروع کرتے وقت لمبی نماز کا ارادہ کرتا ہوں، لیکن بچوں کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر لیتا ہوں، کیونکہ مجھے علم ہے کہ اس کی ماں بچے کے رونے کی وجہ سے شدید پریشان ہوتی ہے) بخاری

آپ ﷺ بچوں کیساتھ بھی نہایت مہربان تھے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بچوں پر مہربان نہیں پایا"۔

ایک دن آپ ﷺ نے خطبہ دے رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ گئے، آپ دونوں کبھی چلتے تو کبھی لڑکھڑا جاتے، تو آپ ﷺ منبر سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر منبر پر تشریف لے گئے، اور پھر فرمایا: (اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے کہ:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

التغابن–15

بیشک تمہارے اموال واولاد فتنہ ہی ہیں۔

ان دونوں کو گرتے پڑتے دیکھنے کے بعد مجھ سے رہا نہیں گیا، اور میں نے اپنی گفتگو چھوڑ کر انہیں اٹھالیا) احمد

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ سب کچھ آپ ﷺ کی بچوں کے ساتھ کمال شفقت، رحمت، انس، پیار و محبت کی وجہ سے تھا، بلکہ اس میں امت کے لئے بچوں کے ساتھ شفقت ورحمت کا درس بھی ہے"۔

اس امت میں سب سے زیادہ رحم دل رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں، اللہ تعالی نے ان کی مدح سرائی میں فرمایا:

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

الفتح–29
وہ کفار پر سخت اور آپس میں نہایت مہربان ہیں۔

صحابہ کرام میں سب سے زیادہ مشفق ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، اللہ تعالی نے انہیں وسیع علم اور شفقت سے نوازا تھا، ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "انسان کا علم جس قدر بڑھتا جائے گا، وہ اتنا ہی مشفق ہو گا"۔

نیک اور نرم دل علمائے کرام لوگوں کی رہنمائی کے لئے تگ ودو کرتے ہیں، چنانچہ مخالفت کرنے والے پر ظلم نہیں کرتے، اور نہ اس پر دست درازی کرتے ہیں۔

مسلمانوں!

شریعت میں موجود رحمت وعدل دوست اور دشمن سب کے لئے ہے، چونکہ جیسا کروگے ویسا ہی بھروگے، اس لیے جو اللہ کی رحمت کا متلاشی ہے تو وہ بھی خلق الہی پر رحم کرے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یقیناً اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے) متفق علیہ

اور جس پر اللہ رحم کر دے تو سعادت مندی اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے، اور دنیا و آخرت میں اپنے مقاصد پالیتا ہے۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

الرحمن –60

احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس ذکرِ حکیم سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں جس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، آل وصحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں وسلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

تکبر اور لوگوں کی تحقیر اس وقت دل سے نکل جاتی ہے جب دل میں رحم پیدا ہو، چنانچہ رحمدلی نام ہی اس چیز کا ہے کہ انسان سنگدلی، سخت مزاجی اور لاغرپن کے درمیان رہے۔ رحمت، وشفقت اللہ تعالی کو پسند ہیں، بشرطیکہ دین الٰہی سے متصادم نہ ہوں، مثلاً: رحم کے نام پر نفاذِ حدود ترک کرنے کی دعوت دینا؛ رحمت وشفقت کے منافی ہیں۔

جس وقت انسان شبہ و شہوت سے پاک ہو تو اسے ہدایت ورحمت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی نے اصحابِ کہف کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

الکھف –10

توانہوں نے کہا: پروردگار! ہمیں اپنی طرف سے رحمت سے نواز، اور ہمارے معاملے میں ہماری رہنمائی فرما۔

حصول رحمت کے اسباب میں: والدین کیساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، صدقہ، مصیبت زدہ اور بیمار لوگوں پر مہربانی، مردوں کی جانب سے قبرستان کی زیارت، کثرت کیساتھ تلاوت قرآن، اور ذکر الٰہی شامل ہے۔

یہ بات جان لو کہ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم وکرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یااللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یااللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! ساری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! مسلم علاقوں کو امن وامن کا گہوارہ بنا، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں معاف نہ کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

یااللہ! تو ہی معبودِ حقیقی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو ہی غنی ہے، ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس نہ فرما۔

یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے، اور اس کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے چن لے، اور تمام مسلم حکمرانوں کو نفاذ شریعت اور قرآن کو بالادستی دینے کی توفیق دے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

للہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کو یاد رکھو جو صاحبِ عظمت و جلالت ہے وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(11) محاسبہ نفس اور دلوں کی اقسام

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور گناہوں کو مٹاتا ہے، اس کی رحمت و علم ہر چیز پر حاوی ہے، اپنے فضل سے نیکیاں زیادہ اور نیک لوگوں کے درجات بلند فرماتا ہے، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے ، آسمان و زمین میں کوئی بھی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے، اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے ذاتی مدد اور معجزات کے ذریعے ان کی تائید فرمائی، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی اولاد اور نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو، اللہ کے پسندیدہ اعمال کے ذریعے قرب الہی تلاش کرو، غضبِ الہی کا موجب بننے والے اعمال سے دور رہو، بیشک متقی کامیاب و کامران، اور خواہشات کے پیروکار نامراد ہوں گے۔

اللہ کے بندوں!

ذہن نشین کرلو! انسان کی فلاح وبہبود اپنے نفس کو قابو رکھنے میں ہے، چنانچہ محاسبہ نفس، اور ہر قول و فعل پر مشتمل چھوٹے بڑے کام میں اس کی مکمل نگرانی ضروری ہے، لہذا جس شخص نے محاسبہ نفس، اور اپنے قول و فعل پر رضائے الہی کے مطابق مکمل قابو رکھا، تو وہ بڑی کامیابی پا گیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى [40] فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى

النازعات 41/40

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اور نفس کو خواہشات سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی اسکا ٹھکانہ ہو گی۔

اسی طرح فرمایا:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

الرحمن – 46

اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔

ایسے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

الحشر – 18

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تعالی تمہارے عملوں کے بارے میں خبر رکھنے والا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ

الاعراف–201
بیشک متقی لوگوں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ لاحق ہوتا ہے تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر وہ حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ

القیامۃ–2
مفسرین کا کہنا ہے کہ: اللہ تعالی نے ایسے نفس کی قسم اٹھائی ہے جو واجبات میں کمی اور کچھ حرام کاموں کے ارتکاب پر بھی اپنے آپ کو اتنا ملامت کرتا ہے کہ نفس سیدھا ہو جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص اللہ تعالی اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموش رہے) بخاری و مسلم، یہ چیز محاسبہ نفس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عقلمند وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے، اور موت کے بعد کے لئے تیاری کرے، اور عاجز وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگا رہے اور اللہ سے امید لگا کر بیٹھے) یہ حدیث حسن ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''محاسبہ شروع ہونے سے پہلے اپنا محاسبہ کر لو، اپنے نفس کا وزن کر لو اس سے پہلے کہ اسکا وزن کیا جائے، اور بڑی پیشی کے لئے تیاری کرو''۔

میمون بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''کنجوس شراکت دار سے بھی زیادہ سخت محاسبہ متقی افراد اپنے نفس کا کرتے ہیں''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''مؤمن اپنے گناہوں کو پہاڑ کی چوٹی پر سمجھتا ہے، اور اندیشہ رکھتا ہے کہ وہ اس پر آ گریں گے، جبکہ فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے، جو اس کی ناک پر بیٹھے تو ایسے اڑا دے، یعنی: ہاتھ کے اشارے سے'' بخاری

مؤمن شخص محاسبہ نفس اور نگرانی جاری رکھتے ہوئے اچھی حالت پر نفس کو قائم رکھتا ہے، تو وہ اپنے افعال کا محاسبہ کرتے ہوئے عبادات اور اطاعت گزاری کامل ترین شکل میں بجالاتا ہے، جو اخلاص سے بھرپور، بدعات، ریاکاری، خود پسندی سے پاک ہوتی ہیں، اپنے نیک اعمال سے رضائے الٰہی اور اخروی زندگی کی تلاش میں رہتا ہے۔

مؤمن شخص محاسبہ نفس کرتے ہوئے نیکیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کرتا ہے، اور اسکی کوشش ہوتی ہے کہ اسکا عملی تسلسل نہ ٹوٹے، انہی کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

العنکبوت–69
اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں، ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ضرور رہنمائی کرتے ہیں، اور بیشک اللہ تعالی احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

العنکبوت–6
اور جو شخص کوشش کرتا ہے بیشک وہ اپنے لئے ہی کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ تعالی تمام جہانوں سے غنی ہے۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ [2] أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

الزمر–3/2
بیشک ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے، چنانچہ صرف ایک اللہ کی اخلاص کے ساتھ عبادت کریں۔ خبردار! خالص عبادت صرف اللہ کے لئے ہی ہے۔

اسی طرح فرمایا:

قُلۡ إِنۡ كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ

آل عمران–31

آپ کہہ دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میں نے اپنی نیت سے زیادہ کسی کا علاج نہیں کیا، کیونکہ یہ پل میں بدل جاتی ہے''۔

فضل بن زیاد کہتے ہیں: ''میں نے عمل میں نیت کے بارے میں امام احمد سے پوچھا: ''نیت کیسے ہوتی ہے؟'' تو انہوں نے کہا: ''عمل کرتے ہوئے اپنے نفس کا خیال کرے، کہ عمل سے لوگوں کی خوشنودی مراد نہ ہو''۔

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے ریاکاری کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے ریاکاری کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے ریاکاری کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا) احمد، حاکم، اور طبرانی نے معجم الکبیر میں اسے روایت کیا ہے۔

مؤمن اپنی بول چال کا بھی محاسبہ کرتا ہے، چنانچہ اپنی زبان کو غلط اور حرام گفتگو کے لئے بے لگام نہیں کرتا، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ دو فرشتے اس کی ایک ایک بات کو لکھ رہے ہیں، لہذا اس کے کیے ہوئے ہر عمل پر اسے بدلہ دیا جائے گا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَإِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحَٰفِظِينَ (10) كِرَامٗا كَٰتِبِينَ (11) يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ

الانفطار–12/10

اور بیشک تم پر محافظ مقرر ہیں [10] وہ معزز لکھنے والے ہیں [11] اور جو بھی تم کرتے ہو اسے جانتے ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

مَّا يَلۡفِظُ مِن قَوۡلٍ إِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيبٌ عَتِيدٞ

ق–18

جب بھی کوئی لفظ اس کی زبان سے نکلتا ہے اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''وہ ہر اچھی اور بری بات کو لکھتے ہیں، حتی کہ وہ یہ بھی لکھتے ہیں: میں نے کھالیا، میں نے پی لیا، میں چلا گیا، میں آ گیا، میں نے دیکھا''۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (بیشک آدمی رضائے الٰہی پر مشتمل ایک کلمہ بولتا ہے، اور اس کی پرواہ نہیں کرتا، اللہ تعالی اس کلمے کے بدلے میں درجات بلند فرما دیتا ہے، اور بیشک آدمی غضبِ الٰہی پر مشتمل ایک کلمہ بولتا ہے، اور اس کی پرواہ نہیں کرتا، اللہ تعالی اس کلمے کے بدلے میں اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے) بخاری۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، روئے زمین پر زبان سے زیادہ لمبی قید کا کوئی حقدار نہیں''۔

اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان پکڑ کر کہا کرتے تھے: ''اسی نے مجھے ہلاکت میں ڈالا''۔

اسی طرح مسلمان پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور دل میں آنے والے شکوک و شبہات کا مقابلہ کرے، اس لئے کہ خیر ہو یا شر انکی ابتدا دل میں آنے والے خیالات سے ہوتی ہے، چنانچہ اگر مسلمان دل میں آنے والے برے خیالات پر قابو پالے، اور اچھے خیالات پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عملی جامہ پہنائے تو وہ فوز و فلاح پاتا ہے، اور اگر شیطانی وسوسوں اور خیالات کو مسترد کرتے ہوئے شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ چاہے تو گناہوں سے سلامت رہ کر نجات پاتا ہے۔

اور اگر شیطانی وسوسوں سے غافل رہے، اور انہیں قبول کرلے تو یہ وسوسے اسے گناہوں میں ملوث کر دیتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

فصلت–36

اور اگر شیطان کی طرف سے آپکو کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگو، بیشک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اور اللہ تعالی نے سورہ ''الناس'' اور سورہ ''الفلق'' میں اس واضح دشمن سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''شیطان ابن آدم کے دل پر تسلی سے بیٹھتا ہے، چنانچہ اگر انسان [اللہ کو] بھول جائے، وسوسہ ڈالتا ہے، اور اگر اللہ کو یاد کرلے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے''۔

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شیطان اپنی لگام کو ابن آدم کے دل پر رکھے ہوئے ہے، اگر وہ اللہ کو یاد کرلے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور اگر اللہ کو بھول جائے تو اس کے دل کو اپنی لگام ڈال دیتا ہے، یہی مطلب ہے ''وسواس الخناس'' کا) ابو یعلی موصلی۔

چنانچہ گناہوں سے حفاظت کے لئے سب سے پہلے شیطانی وسوسوں سے بچاؤاور تحفظ یقینی بنایا جائے،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

الانعام–151

بے حیائی ظاہری ہو یا باطنی اس کے قریب بھی مت جاؤ،اور اللہ کی طرف سے حرام کردہ جان کو ناحق قتل مت کرو،اسی کی تمہیں اللہ تعالی وصیت کرتاہے،تاکہ تم عقل کرو۔

مذکورہ گناہوں سے دور رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی ان گناہوں کے ابتدائی اسباب پیدا ہوں تو فوراً محاسبہ نفس کیا جائے۔

چنانچہ جس شخص نے محاسبہ و مجاہدہ نفس کیا تو اس کی نیکیاں زیادہ،اور گناہ کم ہونگے،دنیا سے قابل تعریف انداز میں رخصت ہوگا،اور سعادت مندی کیساتھ اٹھایا جائے گا،اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا،جنہیں گواہ بنا کر بھیجا گیا۔

اور جس شخص نے خواہش نفس کی پیروی کی،قرآن سے روگرداں رہا،اور دل نے جو چاہا گناہ کیا،شہوت پرستی میں ڈوبا رہا،اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا،شیطان کو اپنی قیادت سونپی،تو شیطان اسے ہر بڑے گناہ میں ملوث کردے گا،اور پھر وہ شیطان کیساتھ دردناک عذاب میں مبتلا رہے گا،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

الکھف–28

جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اس کی پیچھے مت چلو،اور وہ خواہش پرست بن چکا ہے،اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے،مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے،اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے،میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں،تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی قرآن کے ذریعے دلوں کو زندگی بخشتا ہے اور نیکیاں قبول فرما کر گناہوں سے در گزر فرماتا ہے، میں اسی کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں، اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اسکے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی غیب کی باتیں جاننے والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی و سربراہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے لوگوں کو نیکی کی دعوت دی، یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور تمام سرچشمہ ہدایت، اور روشن چراغ صحابہ کرام پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اپنانے کا حق ہے، یہی تقوی دنیا و آخرت کے لئے ذخیرہ ہے۔

اللہ کے بندوں!

زندہ دل وہی ہے جسے نیکی اچھی لگی اور گناہ برا لگے، جبکہ وہ دل مردہ ہے جو گناہ پر بالکل درد محسوس نہ کرے، اور کسی نیکی واطاعت پر خوشی بھی نہ ہو، اسی طرح گناہوں پر ملنے والی سزاؤں کا احساس تک نہ ہو، چنانچہ ایسے دل کو صحت اور دنیاوی ریل پیل دھوکے میں ڈال دیتی ہے، بلکہ کبھی یہ بھی سمجھ بیٹھتا ہے کہ اسے دنیاوی نعمتیں بطور تکریم نوازی گئی ہیں، انہی کے بارے میں فرمایا:

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ [55] نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ

المؤمنون–56

کیا وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان کو مال، نرینہ اولاد دے کر انکی بھلائی کا سامان جلدی سے اکٹھا کر رہے ہیں! بلکہ حقیقت کا انہیں شعور ہی نہیں ہے۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (دلوں کو فتنے ایسے مسلسل درپے ہوتے ہیں کہ جیسے چٹائی کے تنکے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوتے ہیں، چنانچہ جو دل ان فتنوں کو مسترد کر دے تو اس کے دل میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جو دل فتنوں کو اپنے اندر جگہ دے دے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، حتی کہ دلوں کی دو قسمیں بن جاتی ہیں، ایک بالکل صاف ستھرا دل جیسے سخت چٹان ہو، اسے زمین و آسمان کے قائم رہنے تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دیتا، اور دوسرا دل سیاہ خاکی مائل الٹے مشکیزے کی طرح ہوتا ہے، جو نیکی کو نیکی اور برائی کو برائی نہیں سمجھتا، اسے من لگی بات ہی سمجھ میں آتی ہے)۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دلوں کی چار قسمیں ہیں: 1-[شبہات سے] بالکل خالی دل، اسے تروتازہ رکھنے کے لئے اس میں نور موجود ہے، یہ مؤمن کا دل ہے، 2-پردوں میں لپٹا ہو دل، یہ کافر کا دل ہے، 3-الٹا دل، یہ منافق کا دل ہے،

4-وہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں پائے جاتے ہیں، ایمان کی مثال نباتات کی طرح ہے جو پانی سے لہلہاتی ہیں، جبکہ نفاق کی مثال پھوڑے جیسی ہے، جس میں پیپ اور کچ لہو پیدا ہوتا ہے، اس دل پر جس کا غلبہ ہو اسی کا حکم پاتا ہے)۔

اگر انسان اپنا محاسبہ نہ کرے تو دل کی تمام بیماریاں دل کو دائمی مریض یا سرمدی موت سے دوچار کر دیتی ہیں۔

احتیاط اور فائدے کا یہ پہلو ہے کہ انسان دن، رات، ہفتہ وار، ماہانہ، اور سالانہ محاسبہ کرے، تاکہ اسے نقصان دہ راستوں کا علم ہو، اور توبہ کر لے، اسی طرح کمی کوتاہی کو پورا کر لے، عین ممکن ہے کہ اس کی یہ کاوش اللہ کے ہاں قابل ستائش ٹھہرے، اور حسن خاتمہ کا موقع مل جائے۔

مؤمن ہمیشہ زندہ دل، صاحب بصیرت ہوتا ہے، اگر اسے کچھ مل جائے تو شکر، گناہ کرے تو استغفار، مصیبت آن پڑے تو صبر کرتا ہے۔

مؤمن کے دل میں ضمیر غفلت سے بیدار، اور تباہی کی جگہوں سے چوکنا رکھنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مستقیم کھینچا، اور اس کی دونوں جانب خطوط کھینچے، خط کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے، اور اس سے اوپر ہے واعظ ہے، ''خط مستقیم'' سے مراد اللہ کا راستہ ہے، اس کے سرے پر'' پکارنے والے'' سے مراد: کتاب اللہ ہے، اور اس سے اوپر نصیحت کرنے والا واعظ، ہر مؤمن کے دل میں موجود نصیحت کرنے والا ضمیر ہے، جبکہ دائیں بائیں خطوط گمراہی، اور حرام کاموں کے راستے ہیں''۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! کفر، کفار اور منافقین کو ذلیل کر دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں حق بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر اتباعِ حق کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں باطل بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے، ہمارے لئے باطل کے بارے میں ابہام مت رکھنا، کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمارے سب معاملات کے نتائج بہتر فرما، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے انتہا تک، ظاہری اور پوشیدہ، اول تا آخر ہر قسم کی بھلائی، اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہم تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دیکر نیکیاں کرنے، برائیوں سے بچنے، اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق مانگتے ہیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہر مسلمان مرد اور عورت کے معاملات خود کنڑول فرما، یااللہ ! ہر مومن مرد اور عورت کے معاملات خود کنڑول فرما۔

یااللہ ! تمام مسلمانوں کے دلوں میں باہمی الفت ڈال دے، ناچاقیاں ختم فرما کر صلح کروادے، انہیں سلامتی والا راستہ دکھا، اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آ، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمانوں کو شریر لوگوں سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفسوں اور بد اعمال کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفسوں اور بد اعمال کے شر سے محفوظ فرما، اور ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یارب العالمین ! یااللہ ! مسلمانوں کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنی رحمت کے صدقے قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یاذالجلال والاکرام ! یاارحم الراحمین !

یااللہ ! مسلمانوں پر اترنے والی مصیبتوں کو رفع فرمادے، یااللہ ! مسلمانوں پر نازل ہونے والے عذاب ختم فرمادے، یااللہ ! مسلمانوں پر رحم فرما، یا اللہ ! امت محمدیہ پر رحم فرما۔

یااللہ ! ملک شام میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والا مظالم رفع فرمادے، یارب العالمین ! یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ان پر ظلم ڈھانے والوں کو مغلوب فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کی ہر اعتبار سے حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمیں ہمارے علاقوں میں امن وامان نصیب فرما، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما، یااللہ ! ہمارے اس ملک کو ہر قسم کے شر اور مصیبت سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! اپنے بندے خادم الحرمین الشریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اُس کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اس کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! ہر اچھے نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، اور اس کی نیکی و تقوی والی عمر میں برکت فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اس کے دونوں ولی عہد کو بھی تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ان کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما۔

یااللہ ! تمام مسلم فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ ! تمام مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما۔ یااللہ ! ساری مسلمان نوجوان نسل کی پوری دنیا میں اصلاح فرما، یااللہ ! ہمیں ان لوگوں میں بنالے جو تیری اطاعت کریں، اور تیری نافرمانی سے دور رہیں، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے

اللہ کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(12) گزرتے اوقات کا ہمارے لئے پیغام

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں غالب اور بخشنے والے اللہ کے لئے ہیں، وہی دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن لاتا ہے، ہر چیز کا اس کے پاس درست تخمینہ ہے، میں نعمتوں اور فضل پر اسی کا شکر گزار ہوں، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا ہے، وہی زبردست ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے، چنیدہ و برگزیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی اولاد اور بہترین صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو، اور اسی کی اطاعت کرو، کیونکہ اسی کی اطاعت درست اور پائیدار [عمل] ہے، اور اپنی آخرت کے لئے زادِ راہ تیار کرو، یقیناً بہترین زادِ راہ تقوی ہے۔

اللہ کے بندو!

مختصر دنیاوی زندگی، حقارت آمیز دنیاوی نمود و نمائش، اور [پلک جھپکتے] بدلتے حالات پر غور و فکر کرو؛ تو تمہیں اس کی قیمت معلوم ہو جائے گی، اور تمہارے لئے اس کے راز فاش ہو جائیں گے، چنانچہ دنیا پر بھروسہ کرنے والا ہی دھوکے میں ہے، اور اس کی طرف مائل شخص ہی ہلاک ہونے والا ہے۔

انسان کی زندگی بھی دنیاوی زندگی کی طرح مختصر ہے، اور ایک فرد کی زندگی لمحات سے شروع ہوتی ہے، لمحات سے گھنٹے، اور گھنٹوں کے بعد ایام، اور ایام کے بعد مہینے، اور مہینوں کے بعد سالہا سال ہیں، پھر انسان کی زندگی پوری ختم ہو جاتی ہے، لیکن انسان کو یہ خبر نہیں ہے کہ اس کے ساتھ موت کے بعد بڑے بڑے کون سے معاملات پیش آنے والے ہیں !۔

کیا تمہارے بعد آنے والوں کی زندگی بھی تمہاری زندگی ہے !؟ ایک مخلوق کی عمر کئی نسلوں کی عمر کے مقابلے میں لحظہ بھر مقام رکھتی ہے، اور دنیاوی زندگی تو ویسے ہی کھیل تماشا ہے، فرمان باری تعالی ہے :

إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

غافر–39

بیشک یہ دنیا متاع ہی ہے، اور آخرت ہی ہمیشگی کا ٹھکانہ ہے۔

ایسے ہی اللہ تعالی نے فرمایا:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا

الکھف–45

نیز ان کے لئے دنیاوی زندگی کی یہ مثال بیان کریں: جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کی نباتات گھنی ہو گئیں۔ پھر وہی نباتات ایسا بُھس بن گئی جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔

اور اللہ تعالی نے قبروں میں لوگوں کے قیامت تک لمبے عرصے کے قیام کو ایک لمحہ سے موسوم کیا ہے، اور فرمایا:

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ

یونس–45

اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا (وہ محسوس کریں گے) گویا وہ دن کی ایک لمحے سے زیادہ دنیا میں ٹھہرے ہی نہیں، جو ایک دوسرے کو پہچاننے میں [بیت گئے]۔

اسی طرح فرمایا:

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ

الروم–55

اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو مجرم لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ: "ہم تو ایک لمحے سے زیادہ نہیں ٹھہرے" اسی طرح وہ [دنیا میں بھی] غلط اندازے لگایا کرتے تھے۔

اور فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ

الاحقاف–35

آپ صبر کریں! جیسے اولوالعزم پیغمبر صبر کرتے رہے اور ان کے بارے میں جلدی نہ کریں، جس دن یہ لوگ وہ چیز دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ یوں سمجھیں گے جیسے (دنیا میں) بس دن کا ایک لمحہ ہی ٹھہرے تھے، بات پہنچا دی گئی ہے! تو اب نافرمان لوگوں کے علاوہ کوئی اور ہلاک ہو گا!؟

اے انسان تیری ایک لمحے کی زندگی، کیا زندگی ہے؟! اور اس لمحے میں تم اپنے لئے کیا کر سکتے ہو؟! یقینا ایسا شخص خوشخبری کا مستحق ہے جو نیک اعمال کرے اور گناہوں سے اجتناب کرے تو وہی اللہ رب العالمین کے پڑوس میں متقین کیساتھ ہمیشہ مزے کی زندگی گزارے گا، اور نعمتوں والی جنتوں میں رضائے الٰہی پائے گا۔

اور خواہش پرستی میں مگن ہو کر نمازوں اور واجبات کو ضائع کرنے والے کے لئے ہلاکت ہو گی، کافروں کیساتھ عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہے گا۔

اپنی صحت کے گھمنڈ میں نافرمانیاں کرنے والے!

فراغت کی وجہ سے بگڑ کر اپنے اوقات کو لہو ولعب میں ضائع کرنے والے!

مال کے فتنے میں پڑ کر تباہی و بربادی کا سامان کرنے والے !

خواہش پرستی میں مست ہو کر گمراہ ہونے والے !

جوانی کے نشے میں خاک میں مل جانے کو بھولنے والے !

اے وہ شخص جسے زندگی کی امید اور تمنا نے اپنے رب کی نافرمانی پر ابھارا ! اور اسے موت نے اپنے پنجوں میں دبوچ لیا، اور اب وہ دنیا میں واپس نہیں آ سکتا !

ایک حدیث میں ہے کہ : (لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو یاد کرو، کیونکہ موت کا تذکرہ زیادہ کو تھوڑا اور تھوڑے کو زیادہ بنا سکتا ہے) ترمذی، نسائی، اور ابن حبان نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ : (نصیحت کے لئے ''موت'' [کا نام] ہی کافی ہے)

غافل اور لاپرواہ شخص ! کیا ابھی پروردگار کی طرف رجوع اور توبہ کا وقت نہیں آیا ؟

کیا ابھی گہری غفلت سے بیدار ہو کر اطاعت گزار بننے کا وقت نہیں آیا ؟

کیا تم گزشتہ اقوام سے نصیحت نہیں پکڑو گے ؟

ان بے آباد گھروں سے جو منظر سے ہٹ کر تاریخ کے اوراق میں چلے گئے ! جو شان و شوکت کے بعد قصہ کہانی بن گئے ! ان سے نصیحت حاصل نہیں کرو گے ؟

عام و ایام کے آنے اور عام و ایام کے جانے میں ہمارے لئے نصیحت ہے، ایک دن گزرنے کے بعد دوسرے دن میں منتقل ہو جاتے ہو، اسی طرح زندگی بھی گزر جائے گی، اور خواہشات یہیں رہ جائیں گی۔

فرمان الٰہی ہے :

وَأَنْ لَيسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (39) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى (40) ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى (41) وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى

النجم–42/39

انسان کو وہی ملتا ہے جس کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی کوششوں کو جلد ہی دیکھا دیا جائے گا۔ پھر پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔ اور یقینا تیرے رب کے پاس ہی سب نے جانا ہے۔

چنانچہ ہیشگی کے گھر کے لئے عمل کرو، جس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی، اور نہ ہی ان میں کمی آئے گی، جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ (34) لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ

ق35/34

اس جنت میں داخل ہو جاؤ، آج حیاتِ ابدی کا دن ہے۔ انہیں جنت میں جو چاہیں گے ملے گا، اور ہمارے پاس [دینے کے لئے] اس سے بھی زیادہ ہے۔

اسی طرح فرمایا:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ

الرعد–35

اس آگ سے بچو جو جہنمیوں سے کم نہیں کی جائے گی، اس کے لئے اللہ تعالی کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاؤ، اور اللہ کے غضب سے محفوظ رہو، اس آگ کے بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے:

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (19) يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20) وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ (21) كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

الحج-22/19

ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں پر اوپر سے کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کے پیٹ میں موجود سب کچھ گل جائے گا، اور انکی جلد بھی پگھل جائے گی۔ نیز ان [کو مارنے کے لئے] کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ جب بھی وہ رنج کے مارے دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے [اور انھیں کہا جائے گا کہ] اب جلانے والے عذاب کا مزا چکھو۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

البقرة–223
اپنی [آخرت کے] لئے کچھ آگے بھی بھیجو، اور تقوی الہی اختیار کرو، اور یہ یقین رکھو کہ تم یقینا اللہ سے ملوگے، اور مومنوں کو خوشخبری سنادیں۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ
تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں جو مخفی اور پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے، وہی ہر نفس کے سارے اعمال شمار کر رہا ہے، اور ان پر پھرپورا بدلہ بھی دے گا، میں اپنے رب کی حمد اور شکر بجالاتا ہوں، اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور بخشش طلب کرتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، اسی کے اچھے اچھے نام ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور تمام بردباد و متقی صحابہ کرام پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے اختیار کرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو۔

اللہ کے بندوں!

اللہ تعالی نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھولے ہوئے ہیں، اس لئے نیکیاں کماؤ اور گناہوں سے بچو، چنانچہ کسی شخص کو گناہ کرکے اللہ سے اعلان جنگ کرتے ہوئے رحمت کا دروازہ بند نہیں کروانا چاہئے، فرمان باری تعالی ہے:

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

الاعراف–156
میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے، لہذا جو لوگ متقی ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے میں رحمت ہی لکھوں گا۔

اے بندے! صحت وعافیت کے لمحات کو غنیمت جانو، کیونکہ گزرا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا، چنانچہ قدر استطاعت ان لمحات میں نیکیاں کماؤ، اور اپنے نامہ اعمال کو گناہوں سے سیاہ مت کرو، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: (دو نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، صحت اور فراغت) بخاری

اس کا مطلب یہ ہے کہ: صحت اور فراغت سے بہت ہی کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، اور یہ دونوں نعمتیں نیک اعمال کے بغیر ہی ختم ہو جاتی ہیں، اور جو لوگ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی آخرت، اور باقیماندہ زندگی کے لئے عمل کرتے ہیں، ان کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی ہو یا مسافر ہو) الحدیث

اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ: ''جب صبح کرو تو شام ہونے کا انتظار نہ کیا کرو، اور جب شام ہو جائے تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو، اپنی صحت کے وقت میں بیماری کے لئے کچھ انتظام کر لو، اپنی زندگی میں موت کے لئے تیاری کر لو''۔

مسلمانوں!

اللہ تبارک وتعالی نے تمہیں ایک ایسے کام کا حکم دیا ہے، جس کی ابتدا خود اللہ تعالی نے فرمائی، اور بتلایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر کثرت کیساتھ درود پڑھو، کیونکہ یہ بہت بڑی عبادت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، اور جو شخص امام المرسلین پر جتنا زیادہ درود پڑھے گا، قیامت کے دن آپ سے اتنا ہی قریب ہوگا۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيرا

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! کفر، کفار اور منافقین کو ذلیل کر دے، یارب العالمین ! یااللہ ! اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما۔

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یااللہ ! سنت نبوی کا ساری دنیا میں بول بالا فرمادے، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں حق بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر اتباعِ حق کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں باطل بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے، ہمارے لئے باطل کے بارے میں ابہام مت رکھنا، کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! سب معاملات کا انجام ہمارے لئے بہتر بنا، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! تمام فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ ! ہمارے فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ ! تمام فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ ! ہمارے فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ ! انکی قبروں کو منور فرما، یااللہ ! انکی قبروں کو کشادہ فرما، اور انہیں منور فرما، یارب العالمین ! بیشک تو رحمن اور رحیم ہے !

یااللہ ! ہر مسلمان مرد و عورت کے معاملات اپنی تحویل میں لے لے، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہر مؤمن مرد و عورت کے معاملات اپنی تحویل میں لے لے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ساری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ساری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت فرما، ہر وقت اور ہر جگہ انکی حفاظت فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! تیرے دین کی وجہ سے جن مسلمانوں کو حالت جنگ کا سامنا ہے، یااللہ ! انکی مدد فرما، یااللہ ! مسلمانوں کی مدد فرما، یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! اسلام دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ظالموں کے ظلم سے انکی حفاظت فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! مسلمانوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! تمام مسلمانوں کے دلوں کو آپس میں ملادے، اور آپس میں لڑے ہوئے مسلمانوں کی صلح فرما، یااللہ! کلمہ حق پر سب مسلمانوں کو جمع فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! ہر نیکی کے کام میں انکی مدد فرما، اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ! اسے ہدایت یافتہ اور رہبر بنا، یااللہ! انکے مشیروں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! اسکے دونوں ولی عہد کو بھی تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، اور انکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے، اور انہیں اپنی رحمت کے صدقے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں اچھے فیصلے کی توفیق عطافرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہمارے ملک کو ہر قسم کے شر اور ناپسندیدہ عناصر سے محفوظ فرما، یااللہ! ہمارے ملک کو ہر قسم کے شر اور ناپسندیدہ عناصر سے محفوظ فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! تمام اسلامی ممالک کی حفاظت فرما۔

یااللہ! اسلام دشمن قوتوں کی منصوبہ بندیاں غارت فرمادے، یااللہ! اسلام دشمن قوتوں کی اسلام مخالفت پالیسیاں غارت فرمادے، یارب العالمین! یا اللہ! ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتاہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتاہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتاہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتاہے جو تم کرتے ہو۔

(13) یمن میں حوثی باغیوں کی فساد ریزی اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ عزو جل کے لئے ہیں، وہی جابر حکمرانوں پر قاہر ہے، اور مکاروں کی مکاریوں کو ہوا کرنے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اولین و آخرین سب کا وہی معبود ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ﷺ، آپ ہی سید الانبیاء والمرسلین ہیں، آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر افضل ترین درود و سلام ہوں۔

حمد و صلاۃ کے بعد!

مسلمانو!

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی اور اطاعتِ الہی کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ جو شخص اللہ تعالی سے ڈرے تو اللہ تعالی اس کے لئے ہر تنگی و مصیبت سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اور ہر مشکل کو آسانی میں تبدیل کر دیتا ہے، اسی طرح متقی شخص کے لئے فتح، غلبہ، اپنی تائید اور سلطانی لکھ دیتا ہے۔

مسلم اقوام!

بہت ہی دکھ کی بات ہے کہ ساری دنیا نے عزیز ملک یمن کے بدلتے حالات کا مشاہدہ کیا، جس یمن کے اور کتاب وسنت پر گامزن اہل یمن کے بارے میں نبی ﷺ نے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا: (ایمان یمنی ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے)۔ (بخاری)

بہت ہی پریشان کن حالات میں سنگین تبدیلیوں کا عزیز ملک یمن میں مسلمانوں نے مشاہدہ کیا، اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ (حوثی) باغیوں کی طرف سے منتخب قیادت کا تختہ الٹ دیا گیا، اور اہلِ علاقہ پر دست درازی کی گئی، جس کی وجہ سے گھر بار تباہ، امن وامان تار تار ہو گیا، پر امن لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا، بلکہ فساد اور ظلم وزیادتی کا یہ بازار پورے خطے کے امن کے لئے علی الاعلان خطرہ بن چکا تھا، اور ملکِ حرمین شریفین اور یہاں کے لوگوں کے لئے اس کے خطرات خصوصی نوعیت کے تھے۔

دانشمندی اور حکمت پر مبنی رائے شماری بھی ہوئی کہ یمن میں اتحاد، پائدار امن واستحکام، پر امن طریقوں اور بات چیت کے ذریعے قائم ہو، اس کے لئے خلیج عرب کی ریاستوں کی جانب سے کی جانے والی کوششیں بھی شامل ہیں۔

لیکن معاملہ مزید سنگین ہوتا گیا، اور حالات اتنے بگڑ گئے کہ یمن میں امن وامان تہ وبالا ہو کر رہ گیا، جس کی وجہ سے جبراً وقہراً (یمن کی) ملکی قیادت منظر سے غائب کر دی گئی، اور حالات مسلمانوں کے علاقوں میں مزید تشویش ناک ہو گئے، جو کہ یمن، اہل یمن، اور پڑوسی ممالک کے لئے خطرے کی گھنٹی بجانے لگے۔

اہلِ یمن کو ظلم وزیادتی، اور ملکی قیادت کو مسلسل دشواری کا سامنا تھا، پھر دانشمندانہ طور پر اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ یمن کو ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہے، اور یمن میں امن وامان اور استحکام ختم کر کے خانہ جنگی شروع ہونے والی ہے، جس سے ملک وقوم کو نقصان ہو گا اور پڑوسی ممالک بھی متاثر ہوں گے۔

اسلامی بھائیوں!

نازک حالات، اور مشکل صورتحال کا بہت سے مسلم ممالک کو سامنا ہے، یہ کسی طور پر بھی دینِ حنیف، اور بلند اخلاق اقدار کیساتھ بالکل مناسب نہیں ہیں۔

یہ حالات غرور، لالچ، اور عارضی مفاد کے سایے میں پیدا کیے گئے، ان کی وجہ سے ایسے (دشمنان اسلام) ایجنڈوں کی آبیاری ہوتی ہے جو مسلم معاشرے کو تہس نہس کر دیں، ان ایجنڈوں کی ہمارے عقائد سے کھلی دشمنی ہے، انہی کی وجہ سے ہمارے (مسلم) علاقوں (و ممالک) کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور ایسے حالت پیدا کرکے ہمارے وسائل واسباب کو بھی لوٹا جارہا ہے۔

چنانچہ ان حالات وواقعات کے تحت ہمارے حکمرانوں نے کندھوں پر پڑی ہوئی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے (چند اہم) ضروری اسباب ووسائل اختیار کیے، جو کہ اللہ کے حکم سے ملک و قوم کی حفاظت کے ضامن تھے، اور یہ اقدامات مسلم حکمرانوں پر عائد ذمہ داری میں شامل ہیں تا کہ وہ مسلم معاشروں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں، اور علاقائی وعالمی امن وامان اور سلامتی کے لئے کردار ادا کر سکیں، نیز دشمنانِ اسلام کی منصوبہ بندیوں کو ناکام بنائیں، کیونکہ دشمن اپنے منصوبوں کے ذریعے پورے علاقے (یمن) میں تباہی مچانا چاہتا ہے۔

اور جب پر امن طریقے سے مسئلہ حل نہ ہوا، سیاسی طور پر بات چیت بھی کارگر نہ ہوئی، اور یمن کے منتخب صدر نے اپنے برادر اسلامی ممالک سے یمنی قوم کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے (اور فسادیوں کا قلع قمع کرنے) کا مطالبہ کیا، تا کہ یمن (اور اہلِ یمن) کو پر خطر اور پر پیچ حالات سے بچایا جائے۔

پھر (باغیوں کی جانب سے یمن میں فسادات کے باعث) پوری امت مسلمہ کو سنگین نتائج سے بچانے کے لئے اسلامی ممالک نے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی قیادت میں یمنی حکومت اور یمنی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا، تا کہ مستحکم، مضبوط، پائدار امن وامان قائم ہو، اور دھوکے پر مبنی مزعومہ انقلاب کو روکا جاسکے۔

فرمانِ نبوی ﷺ ظالم ومظلوم دونوں کی مدد کرو۔ حقیقت میں یہ اقدام اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی عملی صورت ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

الحجرات–10

بیشک تمام مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اور نبی ﷺ کے اس فرمان پر مبنی ہے کہ:

(اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے، اور اسے تنہا نہیں چھوڑتا) متفق علیہ

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اسے تنہا نہیں چھوڑتا'' کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے مظلوم بھائی کو ظالم کے رحم و کرم پر تنہا نہیں چھوڑتا، بلکہ اپنے مظلوم بھائی کی مدد اور اس کا بھرپور دفاع کرتا ہے، یہ درجہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دینے سے بڑا ہے۔

بلکہ اللہ تعالی نے زیادتی کرنے والے کے ہاتھ پکڑنا اور مظلوم کی مدد کرنے کو واجب قرار دیا، اور فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

التوبۃ–71
مؤمن مرد اور مؤمن خواتین سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

اور ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: (اپنے بھائی کی [ہر حال میں] مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم) تو ایک آدمی نے کہا: ''اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اسکی مدد کروں [یہ تو سمجھ میں آتا ہے]، اور اگر ظالم ہو تو پھر اس کی مدد کیسے کروں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: (اسے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے)۔ (بخاری)

(مسلمانوں کی دو جماعتوں میں جھگڑے میں ظالم کے مقابلہ میں مظلوم کے ساتھ) باہمی تعاون، اسلامی بھائی چارے کا بنیادی حق، اور اس کا عملی تقاضا ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ

الحجرات–9
اگر [مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے] ایک دوسری پر زیادتی کرے، تو باغی جماعت سے قتال کرو (لڑو)، حتی کہ باغی جماعت اللہ کے حکم کے تابع ہو جائے۔

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عدل کی خوبصورت ترین شکل: مظلوم کی مدد ہے''۔

اور سیدنا زین العابدین -اللہ ان سے راضی ہو- فرماتے تھے کہ: ''یا اللہ! میں تجھ سے ایسے مظلوم کے بارے میں معافی چاہتا ہوں جس پر میرے سامنے ظلم ہو لیکن اس کی مدد نہ کر سکوں''۔

(یادرکھیں) اگرچہ مظلوم شخص غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، مظلوموں کی مدد، اور زیادتی کا شکار لوگوں کیساتھ تعاون کرنا بنیادی اسلامی اصول ہے، چنانچہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مسلم حکمران پر لازمی ہے کہ اہلِ ذمہ کا تحفظ یقینی بنائے، اور انہیں ظلم و زیادتی کرنے والے مسلمانوں اور کفار سے محفوظ رکھے''۔

(لہذا) پوری امت پر ضروری ہے کہ زیادتی کرنے والوں کو روکیں، اور مسلم ممالک کے امن وامان اور استحکام کو مخدوش کرنے والوں کی پیش قدمی کے سامنے بند باندھیں، تا کہ لوگوں کو دین و دنیا کے بارے میں مکمل امن حاصل ہو؛ کیونکہ یہ بھی اس دین کے مقاصد میں سے ایک ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (کوئی بھی شخص کسی بھی مسلمان کو ایسی جگہ رسوا کرے جہاں اس کی ہتک عزت کی جا رہی تھی، اور اسے بے آبرو کیا جا رہا تھا، تو اللہ تعالی اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی فتح و کامیابی و عزت چاہتا ہو گا) امام احمد نے اسے صحیح سند کیساتھ روایت کیا ہے۔

آج امتِ اسلامیہ کو موجودہ صورت حال میں بہت سے بیرونی حملوں کا سامنا ہے، جو کہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے سب سے خطرناک حملہ یہ ہے کہ کسی بھی ملک کو اندر سے کھوکھلا کیا جائے، کہ (داخلی فسادات و بغاوتیں کرائی جائیں اور لوگ) وہ خود ہی ایک دوسرے کو مارنے لگیں، اگر پوری قوم و ملت ان دخل اندازیوں کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑی نہ ہو گی، تو مسلم ممالک ان کے سامنے ایک لقمہ بن کر رہ جائیں گے، جو اس آگ کے منہ میں یکے بعد دیگر ایک ایک کر کے داخل ہوتے چلے جائیں گے۔

حقیقت میں مکر و فریب پر مشتمل (اسلام و مسلمان) دشمنوں کی منصوبہ بندی یہی ہے، لہذا حکمران و رعایا سمیت اس (فتنہ و سازش) کے سامنے پوری قوت و طاقت کیساتھ کھڑا ہونا ضروری ہے، تا کہ امت اور مسلم معاشرے ہمہ قسم کے نقصانات اور خطرات سے محفوظ ہو جائیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

النساء–71

اے ایمان والو! اپنا دفاعی [ساز و سامان] ہاتھوں میں رکھو۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ

الانفال–60

اور جہاں تک ممکن ہو ان کے مقابلے کے لئے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو۔ جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دیگر دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ انہیں جانتا ہے۔

السّيفُ أَصدَقُ إنبَاءً مِنَ الكُتُبِ

في حدهِ الحدّ بينَ الجدِّ و اللّعبِ

تلوار کا وار نجومیوں کی پیش گوئی سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔اسی کی تیز دھار سنجیدگی اور مزاح میں فرق ڈالتی ہے۔

یہ فیصلے،اقدامات،اور فوجی مداخلت اس وقت عمل میں لائی گئی،جب پر امن طریقے سے مسئلے کے حل کا ہر راستہ بند ہو گیا،بلکہ باغیوں کی طرف سے کسی بھی بات کو سننے سے یکسر انکار کر دیا گیا،مزید برآں ایسے اقدامات پر اتر آئے جس سے یمن اور پڑوسی ممالک سمیت سب کو خطرات منڈلاتے نظر آنے لگے،اس وقت اہل حل وعقد اور ذمہ داران کے پاس ایک ہی حل بچا جو کہ ابو تمام نے ذکر کیا ہے:

آج تمام مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ: تفرّق،اختلاف،اور اپنی صفوں میں دراڑیں پیدا کرنے سے دور ہو جائیں،اور مسلمانوں کے بارے میں کی جانے والی منصوبہ بندیوں سے بچیں،یہ منصوبہ بندیاں صرف مسلمانوں میں اختلافات،ان کے عقائد سے متعلق زبان درازی،مسلم اسباب ووسائل پر قبضہ،اور مسلم علاقوں ومعاشروں سے امن وامان ناپید کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔

مسلمانوں میں ان منصوبوں کیخلاف بیداری اسی وقت پیدا ہو گی جب تک باہمی تصادم اور ٹکراؤ کے اسباب ختم نہیں ہونگے،ساتھ میں ایسی فضا مہیا کرنا ضروری ہے جس کا مقصد اتحاد،اتفاق،اور قومی مفاد کو ترجیح دینا ہو،اسی طرح دینی وملی مفادات کے سامنے ذاتی مفادات کی قربانی کا جذبہ پیدا ہو، ان تمام امور کا بنیادی مقصد یہ ہو کہ سب سے پہلے دین کی خدمت اور پھر اس کے بعد ملک و وطن کے امن وامان کے استحکام کے لئے کوشش کی جائے،وگرنہ ہماری صورت حال کسی شاعر کے مطابق یوں ہو گی:

أَمَرْتُكَ أَمْراً جَازِمًا فَعَصَيْتَنِيْ

فَأَصْبَحْتَ مَسْلُوْبَ الْإِرَادَةِ نَادِماً

میں نے تمہیں یقینی بات کا حکم دیا تو تم نے میری بات نہ مانی،اب تمہارے پاس حکمرانی نہیں رہی،تو نادم ہو رہے ہو!۔

تمام حکومتوں اور دانشوروں پر لازمی ہے کہ امت کے مسائل اور انکے حل کے بارے میں انکی ایک متفقہ پر عزم رائے ہو،تاکہ ان سے شرعی مقاصد،اور دنیاوی اہداف حاصل کیے جائیں،اور دشمنوں کو اپنے شریر ومذموم اہداف حاصل کرنے کا موقع ہی نہ ملے؛کیونکہ جب مصیبت آتی ہے توسب پر آتی ہے،لیکن جب خیر آئے تو عموما مخصوص لوگوں تک محدود ہوتی ہے،اور اللہ تعالی خود سے تباہ ہونے والے کو ہی تباہ فرماتا ہے۔

اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لئے آگہی مہم چلائیں، اور انہیں درست تعلیمات سے بہرہ ور کریں، تاکہ حکمران و رعایاکے درمیان (جائز) ہم آہنگی پیدا ہو (اور معاشرہ فتنہ وفساد سے دور رہے)۔

اسی طرح پر فتن حالات میں انفرادی فتووں سے بالکل گریز کریں، کیونکہ زمینی حقائق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ان میں سے کچھ کے نتائج اچھے اور مثبت بر آمد نہیں ہوتے، چنانچہ اس پہلو پر حکمت، اور فہم وفراست سے کام لینا انتہائی ضروری ہے۔

اسی طرح اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ بات چیت اور عملی مظاہرے میں متوقع نتائج کو پیش نظر رکھیں، تاکہ تمام معاملات خوش اسلوبی کیساتھ مکمل ہوں اور اچھے نتائج کا باعث بنیں؛ کیونکہ مختلف ممالک میں مسلمانوں کو درپیش مسائل پہلے ہی بہت ہیں، جو کہ کسی سے مخفی بھی نہیں ہیں، ان مسائل کی وجہ سے بہت ہی زیادہ نقصانات ہوئے، اور ان نقصانات وتباہی کے اعداد وشمار کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالی، اس کے دین واحکامات اور سنتِ نبویہ ﷺ کی پیروی کریں۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں، اسی کے سامنے گڑ گڑائیں، دینِ الہی پر عمل پیرا ہوں، احکامِ الہی کی تعمیل کریں، حدودِ الہی سے تجاوز نہ کریں، گناہوں میں ملوّث نہ رہیں؛ کیونکہ کسی بھی فتنے سے بچاؤ، اور بحران سے نکلنے کا یہی واحد راستہ ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَفِرُّوا إِلَى اللهِ

الذاریات–50
اللہ کی طرف دوڑو۔

اسی طرح فرمایا:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82
جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم [شرک] کی آمیزش نہیں کی، صرف انہی لوگوں کے لئے امن ہے، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ایک جگہ فرمایا:

وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

النور–31
اے مؤمنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ تم ہی فلاح پاؤ۔

مایوس کن فتنے، مختلف مصائب، بڑے بڑے سنگین مسائل، اور مہلک بیماریاں لوگوں کے گناہوں، شرعی مخالفتوں، اور سنت محمدیہ ﷺ سے ہٹنے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ

الشوریٰ–30
تمہیں کچھ بھی مصیبت پہنچے تو وہ تمہارے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے۔

اسی طرح فرمایا:

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

آل عمران–165
بھلا جب [احد کے دن] تم پر مصیبت آئی تو تم چلا اٹھے کہ "یہ کہاں سے آگئی؟" حالانکہ اس سے دوگنا صدمہ تم کافروں کو پہنچا چکے ہو آپ (ﷺ) ان مسلمانوں سے کہہ دیں کہ: "یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے"، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

علمائے یمن، حکمران، سیاستدان، اور عوام الناس پر لازمی ہے کہ باہمی اتحاد واتفاق قائم کریں، تاکہ سنگین خطرات اور بھیانک نقصانات سے اپنے دین وعقیدے اور خطے کی، کامیابی کیساتھ حفاظت کر سکیں، وگرنہ ان خطرات کا دین ودنیا میں یکساں نقصان ہوگا، ان کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کی مکاری وعیاری پر مشتمل کسی بھی منصوبہ بندی کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

آل عمران–103
سب کے سب اللہ تعالی کی رسی (کتاب وسنت) کو مضبوطی سے تھام لو، اور تفرقہ نہ ڈالو۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَاتَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

الانفال–46
آپس میں تنازعات (جھگڑے) مت کھڑے کرو، ورنہ ناکام ہو جاؤ گے، اور تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی، لہذا [اتحاد کے ساتھ] ڈٹے رہو، بیشک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

تمام لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے علاقوں اور اسباب و وسائل کی حفاظت کریں، اپنی قوم، معاشرے، اور قومی دھارے کا تحفظ یقینی بنائیں، یمن کے سپوتو پر لازمی ہے کہ خواہشات یا شیطان کی بات مت مانیں، اور اسی طرح دنیاوی و شخصی مفادات کے پیچھے مت لگیں، ورنہ اپنا ملک گنواں بیٹھو گے، اور یہی سب سے بڑی خیانت ہو گی، جو سنگین جرم بھی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

الانفال–27
اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم جانتے ہو۔

اللہ تعالی میرے اور آپ کے لئے قرآن و حدیث کو بابرکت بنائے، اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے، ڈھیروں، پاکیزہ، اور برکتوں والی تعریفات ہمارے رب کے لئے جیسے اسے پسند ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ دنیا و آخرت میں یکتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اُس کے چنیدہ بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، اُن کی آل، اور نیکوکار، متقی صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو!

اس ملک میں رہنے والوں پر اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں، ان میں سے ایک نعمت اس ملک کی قیادت ہے، جو کہ نفاذِ شریعت کے اعتبار سے (دیگر ممالک کی نسبت) منفرد ہے، اس قیادت کی پوری جدوجہد اس ملک کے امن وامان کے استحکام کے لئے ہے، یہ ملکِ حرمین شریفین کی سرزمین ہے، یہی ملک سرزمین رسالت ہے، بلکہ یہ روئے زمین پر موجود ہر مسلمان کا اپنا ملک ہے، اس ملک کا امن ہر مسلمان کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمارے قائد خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان کی مدد فرمائے، جنکی ذمہ دارانہ زندگی حکمت، اور دانشمندی سے بھرپور ہے، وہ اتحاد امت کے لئے اپنی سیاسی سرگرمیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دیتے، انکی پوری کوشش ہے کہ امتِ اسلامیہ کا امن وامان مخدوش نہ ہو، پوری امت راحت واستحکام کیساتھ زندگی گزارے۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے، خادمِ حرمین شریفین کا یہ (یمن کے حوالہ سے) اقدام ایک ٹھوس تاریخی اقدام ہے، جو سنہرے لفظوں کیساتھ تاریخ میں لکھا جائے گا، انہوں نے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف بنائی جانے والی منصوبہ بندیوں پر یہ قدم اٹھایا، اور ابو تمام نے اسی قسم کے اقدامات کے بارے میں کہا تھا:

فَتحُ الفُتوحِ تَعَالَى أَنْ يُحيطَ بِهِ

نَظْمٌ مِن الشعْرِ أَوْ نَثْرٌ مِنَ الخُطَبِ

یہ ایک بہت بڑی فتح ہو گی جسے بیان کرنے کے لئے شعروں کا قصیدہ یا نثری خطبہ ناکافی ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ انہیں اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے، اور انہیں مزید کی توفیق دے، اللہ تعالی انکی مکمل معاونت فرمائے، انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے، ولی عہد اور نائب ولی عہد کی بھی حفاظت فرمائے۔

اس ملک کے تمام افراد یہ جان لیں کہ قرآن وحدیث کی نصوص اور مقاصد شریعت پر عمل پیرا ہوں، تاکہ مفادِ عامہ کا تحفظ ممکن ہو اور کم سے کم نقصانات کا خدشہ بھی باقی نہ رہے، ملک حرمین شریفین کے تحفظ، اور اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت یقینی بنائی جائے، نیز عالمی امن وامان کے تناظر میں اس خطے کے حکمرانوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات کو سراہا جائے، ان کا یہ موقف سب کی طرف سے تائید کا مستحق بھی ہے، تاکہ سب کے سب مسلمان ان باغیوں کے شر سے محفوظ رہیں، اور ان کی بے پناہ منصوبہ بندیوں سے تحفظ مل سکے۔

اللہ تعالی ان کی تمام منصوبہ بندیوں کو غارت فرمائے، اور مکر کرنے والوں کے ساتھ مکر فرمائے، اس ملک کے تمام افراد پر لازمی ہے کہ وہ اپنے قائدین کے ساتھ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔

اور اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کی صحیح سمت کی جانب رہنمائی کریں،اور نوجوان اپنے قائدین کے ساتھ رہیں،تاکہ امن وامان قائم رہے، اور خطرات ٹل جائیں۔ ہمیں اللہ تعالی نے ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے اور وہ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام ہے:

یااللہ! ہمارے پیارے نبی، ہمارے قلب و نظر کی ٹھنڈک محمد پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما، یااللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، آپ کی آل، تمام صحابہ کرام، آل واہل بیت، تمام تابعین،اور قیامت تک ان کے راستے پر چلنے والے افراد سے راضی ہو جا۔

یااللہ! اسلام کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! جس نے بھی مسلمانوں پر زیادتیاں کی، یااللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! جس نے بھی مسلمانوں پر زیادتیاں کی، یااللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! جس نے بھی مسلمانوں پر زیادتیاں کی، یااللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما۔

یااللہ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کی مدد فرما، یااللہ! انہیں درست فیصلے کی قوت عطا فرما، یااللہ! انہیں درست فیصلے کی قوت عطا فرما، یااللہ! ان کی مکمل رہنمائی فرما،اور ان کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرما، یااللہ! ہمارے حکمران کے ذریعے ہی دین غالب فرما، یااللہ! انہی کے ذریعے ملک و قوم کا تحفظ یقینی بنا، یااللہ! انہی کے ذریعے ملک و قوم کا تحفظ یقینی بنا۔

یااللہ! تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، یااللہ! تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، یااللہ! تمام مسلم ممالک کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت فرما، یا اللہ! تمام مسلم ممالک کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت فرما۔

یااللہ! ملک حرمین کی حفاظت فرما،اور اپنی خصوصی حفاظت کے ذریعے اس کی حفاظت فرما،اور اسے اپنا خصوصی اہتمام و کرم عطا فرما۔

یااللہ! ہمارے امن وامان اور استحکام کا تحفظ فرما، یااللہ! ہمارے امن وامان اور استحکام کا تحفظ فرما، یااللہ! ہم جہاں کہیں بھی رہتے ہیں سب کے امن و امان، خوشحالی، خوشیوں اور استحکام کا تحفظ فرما۔

یااللہ! تیری موجود نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا،اور مستقبل میں ملنے والی نعمتوں پر ثناخوانی کرنے والا بنا،اور اپنے فضل و کرم کے صدقے ہمیں تمام نعمتیں عطا فرما، یااکرم الاکرمین!

یااللہ! مسلمان مرد و خواتین کی مغفرت فرما، مؤمن مرد و خواتین کی مغفرت فرما، زندہ اور فوت شدہ سب کی مغفرت فرما۔

یااللہ ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! شام کے مسلمانوں سے فتنے اور مصیبتیں دور فرما دے، یااللہ ! عراق میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! تونس میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! مصر میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! انہیں اپنی خصوصی حفاظت میں محفوظ فرما، یااللہ ! لیبیا اور یمن میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! مسلمانوں کی ساری دنیا میں حفاظت فرما، یاذا الجلال و الاکرام !

یااللہ ! انہیں نعمت امن وامان اور استحکام عطا فرما دے، یااللہ ! پورے عالم اسلام کو امن وامان، استحکام، خوشحالی، غلبہ اور کنڑول عطا فرما، یاذا الجلال و الاکرام !

یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ان کی مکمل مدد و نصرت فرما، یااللہ ! دشت و دریا اور فضاؤں میں ان کی حفاظت فرما، یااللہ ! دشت و دریا اور فضاؤں میں ان کی حفاظت فرما۔

یااللہ ! ان کی اپنی طرف سے خصوصی تائید فرما، یااللہ ! ان کی اپنی طرف سے خصوصی تائید فرما، یااللہ ! ان کی اپنی طرف سے خصوصی تائید فرما، یا ذا الجلال والا کرام !

یااللہ ! ہمیں بارش کی نعمت عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش کی نعمت عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش کی نعمت عطا فرما، یاذا الجلال والا کرام !

یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش کا پانی نصیب فرما، یااللہ ! ہمارے علاقے میں بارش نازل فرما، یااللہ ! مسلم علاقوں میں بارشیں فرما۔

یااللہ ! ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ توں نے کچھ مسلم علاقوں میں بارشیں نازل کی، یااللہ ! بقیہ علاقوں میں بھی بارشیں نازل فرما کر اپنی نعمت پوری فرمادے، یااللہ ! تمام مسلم ممالک پر اپنی نعمت پوری فرما، یاحی ! یاقیوم !

اللہ کے بندوں !

اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور صبح وشام اسی کی تسبیحات پڑھا کرو !

اور ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

(14) حقیقی لذت ! عبادت کی لذت

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں، جس نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے، سوائے روزے کے بیشک روزہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، اسی کی حمد بیان کرتا ہوں، اور شکر بجالاتا ہوں، اسی نے فرمایا:

وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

آل عمران–195

اور اللہ تعالی کے ہاں بہترین اجر [ملے گا]۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، جس نے فرمایا:

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا

النساء–110

اور جو شخص گناہ یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے؛ پھر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرے تو وہ اللہ تعالی کو بخشنے والا، اور نہایت رحم کرنے والا پائے گا۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (روزہ ڈھال ہے)، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل پر، اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

البقرۃ–183

اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے پہلے لوگوں پر کئے گئے تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

انسان لذیذ چیزوں سے لذت حاصل کرتا ہے، اور لطف حاصل کرنے والی اشیاء سے لطف اندوز ہوتا ہے؛ لیکن یہ تمام لذتیں، عارضی اور فانی ہیں؛ بلکہ کچھ تو پشیمانی میں بدل جاتی ہیں۔

حقیقی لذت روحانی، قلبی، اور عبادت کی لذت ہے، جو کہ ایک مسلمان کو سعادت کے اعلی مقام تک پہنچا دیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اُس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین، اور محمد ﷺ کے نبی ورسول ہونے پر راضی ہو گیا)، یہاں آپ ﷺ نے بتلایا: کہ ایمان کا ذائقہ ہے، اور دل اس ذائقے کو چکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جیسے زبان کھانے پینے کی اشیاء کو چکھ سکتی ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: (تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں؛ وہ ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے)، [یعنی] ایمان کی مٹھاس اور لذت ہے؛ جس کی وجہ سے دل خوش، نفس مطمئن، اور روح مانوس ہوتی ہے۔

چاہے انسان کے پاس ساری مخلوقات کی تفریحی اشیاء ہوں لیکن اسی لذت کی بنا پر انسان حقیقی طور پر فائدہ، اور سرمدی خوشی حاصل کرتا ہے؛ اسی لذت میں دلی اصلاح، فلاح، خوشی، سرور، اطمینان، اور سکون [مضمر] ہے؛ کیونکہ اسی میں بندے کو اللہ کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے کہ وہی اسکا معبود و محبوب ہے۔

اللہ کی عبادت کے علاوہ دنیاوی ہر لذیذ چیز کی لذت صرف ایک بار ہوتی ہے، اس کے بعد زائل ہو جاتی ہے، کیونکہ عبادت الٰہی کی لذت تین مرتبہ حاصل ہوتی ہے، 1) عبادت کے دوران، 2) بعد میں جب کبھی آپ کو اپنی عبادت یاد آئے، 3) جس وقت آپ کو اس کا ثواب دیا جائے گا۔

جس وقت دل عبادت الٰہی، اور اخلاص کا مزہ چکھ لے تو دل کو کسی بھی چیز کی مٹھاس اور لذت اچھی ہی نہیں لگتی۔

حُب الٰہی، اور محبوبِ الٰہی اشیاء کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرنے پر دلوں کو کامل لذت، اور لامتناہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

سلف صالحین میں سے کسی نے عبادت، اطاعت، اور مناجات الٰہی سے پر سرور ہو کر کہا: ''میری ایسی کیفیت تھی کہ جس کے متعلق میں کہتا ہوں: اگر جنت والے بھی اسی کیفیت میں ہوں تو بلاشبہ وہ اچھی زندگی میں ہوں گے''۔

اور کسی نے ایمان کی وجہ سے دلی سرور اور خوشی بیان کرتے ہوئے کہا: ''دل پر کچھ ایسے لمحات بھی گزرتے ہیں، جن میں دل جھوم اٹھتا ہے، اور دنیا میں نعمتِ ایمان و معرفت جیسی اخروی کوئی نعمت نہیں ہے''۔

آپ ﷺ نفسانی راحت، اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں پاتے تھے، آپ نے فرمایا: (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے)۔

قیام اللیل کی بھی اپنی ایک لذت ہے؛ جس کی مٹھاس رات کو قیام کرنے والے لوگ بیان کرتے ہیں؛ چنانچہ سلف میں سے کسی نے کہا: "رات کے آنے پر میں بہت خوش ہوتا ہوں؛ کیونکہ میری روح رات کو محبوب سے مناجات، اور محبوب کے سامنے عاجزی وانکساری کے ساتھ لذت حاصل کرتی ہے، اور آنکھیں ٹھنڈک حاصل کرتی ہیں، اور فجر طلوع ہونے پر غمگیں ہو جاتا ہوں، کیونکہ دن کے وقت اُس سے دور ہو جاتا ہوں"۔

تلاوتِ قرآن کی بھی لذت، چاشنی، اور جمال وجلال ہے؛ کیونکہ کلامِ الٰہی زبان سے پڑھی جائے تو کانوں میں آواز پڑنے سے نفس میں خشوع، دلوں میں نرمی، اور اعضاء خشیت وخشوع، محبت وپیار کے باعث پر سکون ہو جاتے ہیں۔

[کیونکہ] محبت کرنے والوں کے ہاں محبوب کے ساتھ باتیں کرنے سے بڑھ کر کوئی چاشنی والا کام نہیں ہے؛ محبوب کے ساتھ گفتگوان کے دلوں کی بہار، مطلوب ومقصود ہے، محبوب سے گفتگو کرتے ہوئے دل کیسے بھر سکتا ہے!! کہ یہی تو ان کا اصل ہدف ہے، چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "اگر تمہارے دل صاف ہوں تو کلام اللہ سے کبھی تمہارا دل نہ بھرے"۔
راہِ الٰہی میں خرچ کرنے کی لذت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے پائی؛ جس وقت انہوں نے اپنا قیمتی ترین اثاثہ، اللہ کی راہ میں دے دیا، اور پھر اپنی بیوی کی طرف جا کر کہا: "ام دحداح! اس باغ سے باہر آجاؤ، میں نے اس باغ کو جنت کی ایک کھجور کے بدلے میں بیچ دیا ہے" تو ام دحداح بھی یہ کہتے ہوئے کہ: "یہ تو بڑے منافع کا سودا ہے!!" اپنے باغ سے خوشی خوشی باہر آگئی؛ اور اللہ تعالی نے اسے وافر اجر سے نوازا، راہِ الٰہی میں خرچ کرنے کی لذت، اور ایمان کی مٹھاس دل کو اپنے قیمتی اثاثے دیتے ہوئے بھی خوشی وسرور سے جھومنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

جبکہ اہل علم اور حفاظتِ دین کی ذمہ داری نبھانے والے افراد جو کہ تعلیم وتعلّم میں مصروف رہتے ہیں؛ یہ لوگ جب علم حاصل کرنے کی لذت پاتے ہیں تو راتوں کو شب بیداری، اور سخت حالات کو بھی موم بنا لیتے ہیں، بلکہ کچھ سلف صالحین صرف ایک کتاب کی تصنیف میں چالیس سال صرف کر دیتے ہیں۔

علم، اور لذتِ علم کے ذریعے ہی متعلّم فضل وکمال کے ارتقائی مراحل عبور کرتا ہے، اگر اکثر لوگوں کو علم کی مٹھاس ولذت، اور قدر ومنزلت کا علم ہوتا تو سب اسکے لئے تلواریں سونت لیتے، لیکن اس لذت اور مٹھاس کو تکالیف کے حصار میں بند کر دیا گیا ہے، اور لوگوں کو جہالت کی دیواروں نے اس لذت سے دور رکھا ہوا ہے؛ تا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس عظیم فضل کے لئے مختص کر لے۔

لذتِ ذکر بھی بے مثال ہے؛ [چنانچہ ذکر کرنے والوں کے تو] وارے نیارے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مجالس ذکر کو "ریاض الجنہ" کہا گیا ہے، لذت حاصل کرنے والوں کو ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی لذیذ چیز نہیں ملی، کیونکہ اس سے سستی اور عظیم لذت والی عبادت کوئی نہیں ہے، اسی طرح دل کو خوش وخرم رکھنے کے لئے بھی اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ

المطففین–22
بے شک نیک لوگ یقینا بڑی نعمت میں ہوں گے۔

یہ نعمت صرف قیامت کے دن کے ساتھ مختص نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ اپنے تینوں ادوار کے دوران نعمتوں میں رہیں گے، دنیا کی کونسی ایسی نعمت ہے جو نیک وصاف دلی، اور معرفتِ الہی وحب الہی سے بڑھ کر ہو۔

بلاشبہ یہ بات بھی سزا، محرومیت، درد، اور خسارے میں شامل ہے کہ انسان کو اطاعت وعبادت کی لذت سے دور کر دیا جائے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''بنی اسرائیل کے کسی عالم نے کہا: ''یا رب! میں تیری کتنی نافرمانیاں کرتا ہوں، لیکن پھر بھی تو مجھے سزا نہیں دیتا؟!'' تو اُسے کہا گیا: ''میں تمہارے انجانے میں بہت سزائیں دیتا ہوں؛ کیا میں نے تمہیں اپنی مناجات کی مٹھاس سے محروم نہیں کیا؟!!''

سلف میں سے کسی سے پوچھا گیا: ''کیا نافرمان کو بھی اطاعت کی لذت ملتی ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''معصیت کا ارادہ کرنے والے کو بھی لذت نہیں ملتی''۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اگر اپنے دل میں عبادت کی مٹھاس اور خوشی نہ پاؤ تو دل کو قصور وار ٹھہراؤ، کیونکہ اللہ تعالی قدر دان ہے''۔
ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''شیخ الاسلام کی مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالی عبادت کرنے والے کو دنیا میں دلی مٹھاس، شرح صدر، اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی صورت میں ضرور بدلہ دیتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اسکا عمل خالص نہیں ہے''۔

دائمی، ابدی، اور سرمدی لذت وہ ہے جس میں کسی قسم کی کدورت نہ ہو، جس کے بعد تکلیف نہ آئے، جسے کوئی دکھ، درد کم نہ کر سکے، اور ایسی لذت اخروی نعمتوں، اور اخروی ٹھکانے کی لذت ہے؛ یہی افضل اور عظیم نعمت ہے، اسی لئے فرمایا:

وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

یوسف–57
اور یقینا آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے کہیں بہتر ہے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

اور فرمایا:

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

النحل–30

اور آخرت کا گھر تو کہیں بہتر ہے اور یقیناوہ ڈرنے والوں کا اچھا گھر ہے۔

سب سے بڑی لذت، اور دائمی نعمت، رب کریم کے چہرے کو دیکھنے کی نعمت ہے، اسی لئے آپ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

وَاَسأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتنَةٍ مُضِلَّةٍ

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہو نیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے صاحب عظمت اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، روزوں اور دین کی نعمت نوازنے پر میں اسی کی تعریف اور شکر گزاری بجالاتا ہوں،، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی صبر کرنے والوں کا ولی ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو ہدایت اور واضح نور کے ساتھ مبعوث کیا گیا، اللہ تعالی آپ پر آپ کی آل، تمام صحابہ کرام پر رحمت نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُسلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت مسلمان ہونے کی حالت میں ہی آئے۔

رمضان میں ایسی نعمتیں، اور لذتیں ہیں جنکا کوئی ثانی اور مد مقابل نہیں، جو دلوں کو ایمانی مٹھاس سے بھر دیتی ہیں، اور دل اطاعت سے سرشار ہو کر جھومنے لگتا ہے، رمضان تدبّرِ قرآن کا مہینہ ہے، قیام وصیام کی روحانی فضا کا مہینہ ہے، مناجات الٰہی اور خلوت کی بہار ہے۔

رمضان میں نرم، آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں، اور اعضاء پر سکون ہوتے ہیں، رمضان قلب و جوارح کی دنیاوی مصروفیات، اور زندگی کے لئے دوڑ دھوپ کی جانب سے چھینی گئی صحت واپس لوٹا دیتا ہے، اور نفس کی ہر قسم کی آلائش و برائیوں سے صفائی کر دیتا ہے۔

جب نبی ﷺ نے وِصال سے روکا تو آپ سے کہا گیا: آپ تو وِصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: (تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ مجھے رات کے وقت میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے)، ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس سے مراد وہ غذا ہے جو اللہ تعالی آپ کو معرفت کے ذریعے دیتا ہے، مناجاتِ الٰہی کی لذت کے باعث جو دل پر فیضان کی صورت میں ہوتی ہے، قربِ الٰہی کی وجہ سے جو آنکھوں کو ٹھنڈک کی شکل میں ملتی ہے، نعمتِ حُبِّ الٰہی، اللہ کی جانب دلی جھکاؤ، اور ان تمام اشیاء کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کیفیت جو حقیقت میں دلوں کی غذا ہے، جو روحانی نعمت، آنکھوں کی ٹھنڈک، نفسانی، روحانی، اور قلبی خوشی کے انداز میں ملتی ہے، جو کہ عام غذاؤں کے مقابلے میں زیادہ مفید اور اچھی غذا ہے، بسا اوقات اس روحانی غذا کی وجہ سے جسم کو مدتوں تک جسمانی غذا کی ضرورت نہیں رہتی"۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتابِ عزیز میں اسی کا تمھیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

یا اللہ! محمد پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد ﷺ پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور تمام صحابہ کرام و آل سے راضی ہو جا، یا اللہ! اپنے رحم و کرم اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما،اور کافروں کے ساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے، یااللہ! یارب العالمین! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! ہر جگہ پر مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! جو دین کی مدد کرے تو اسکی مدد فرما،اور جو اسلام و مسلمانوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے، ان سب کو رسوا فرما۔

یااللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی،اور اپنے مؤمن بندوں کو غالب فرما، یااللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی،اور اپنے مؤمن بندوں کو غالب فرما۔

یااللہ! مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، یااللہ! انہیں متحد فرمادے، یااللہ انکے نشانے درست فرمادے، یااللہ! انہیں متحد فرمادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں،اور ہمیں ہر ایسے قول و فعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کردے، یااللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں،اور ہر ایسے قول و فعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یااللہ! ہم تجھ سے ابتدا سے انتہا تک،اول سے آخر تک، ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں،اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے فوری اور متأخر ہر بھلائی کا سوال کرتے ہیں، یااللہ! اچھی چیز جانتے ہیں یا نہیں جانتے سب عطا فرمادے، یااللہ! ہم تیری فوری اور متأخر ہر شر سے پناہ چاہتے ہیں، یااللہ! شر جانتے ہیں یا نہیں جانتے سب سے پناہ عطا فرما۔

یااللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما،اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے،اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے،اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا،اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھوڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، اور تمام مریضوں کو شفایاب فرما، ہمارے دکھ درد، اور تکالیف کو دھو ڈال، قیدیوں کو رہائی عطا فرما، ہمارے تمام معاملات آسان فرما، اور ہمیں کامیاب فرما، یارب العالمین۔

یااللہ! ہمارے کاروبار، زندگی، اور اہل خانہ میں برکت عطافرما، اور ہم جہاں بھی ہمیں برکت والا بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور اس کو اپنی راہنمائی کے مطابق توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنا لے، یااللہ! ان کے نائب کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے۔ یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو نفاذِ شریعت کو توفیق عطافرما۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23
ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10
اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201
ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو(امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو)اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا،اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا،اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے،اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(15) تصویر کشی اور ویڈیو بنانے کے خطرات

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو خالق اور بے مثال پیدا کرنے والا، اور شکلیں بنانے والا ہے،اسی نے ہماری خوبصورت شکلیں بنائی ہیں،اور ہر چیز کو بہترین اور اچھے انداز سے بنایا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی نے آسمان وزمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا،اور ہماری صورتیں بنائیں،اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے،اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے،اور رسول ہیں، وہی نذیر وبشیر اور سراج منیر ہیں،اللہ تعالیٰ ان پر،ان کی اولاد،اور بلند قدر و منزلت صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ سے ڈرو، کہ تقویٰ الٰہی افضل ترین نیکی ہے، اور اس کی اطاعت سے ہی قدر و منزلت بڑھتی ہے، اسی کا اللہ تعالی نے ہمیں حکم بھی دیتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102
اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔

حمد وصلاۃ کے بعد، مسلمانوں!

انسان کے بنائے ہوئے تصویر کشی کے جدید آلات خطرات اور تاثیر کے لحاظ سے خطرناک ہیں، جن سے حال اور ماضی کو محفوظ کر لیا جاتا ہے، اور جب چاہیں اسے دوبارہ اصلی حالت میں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔

احادیث میں انسان ہو یا کوئی اور ہر ذی روح کی تصویر کشی کو حرام قرار دیا گیا ہے، تصاویر کو مٹانے کا حکم، اور مصورین پر لعنت کی گئی ہے، اسی طرح قیامت کے روز سخت ترین عذاب بھی انہی کو ملے گا۔

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن سخت ترین عذاب مصورین کو ہی دیا جائے گا) متفق علیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا: (ہر مصور کو جہنم میں ڈالا جائے گا، پھر اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک جاندار پیدا کیا جائے گا جو اُسے جہنم میں عذاب دے گا) مسلم

ابو الھیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اسی مہم پر روانہ نہ کروں جس پر مجھے آپ ﷺ نے بھیجا؟ اور فرمایا تھا: (سب تصاویر کو مٹا دینا، اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دینا) مسلم

ابو جحیفہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے، گودنے والی اور گودوانے والی، اور مصور پر لعنت کی۔ بخاری

مفتیان عظام اور فقہائے کرام کے ہاں تصویر کے بارے میں مختلف تفصیلات ہیں کہ کونسی قسم اس میں داخل ہوتی ہے اور کونسی داخل نہیں ہوتی۔

لیکن سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ تصاویر کو حقوق وحدود، معاشرتی اقدار، آداب واحکام کو پامال کرنے کے لئے استعمال کرنا حرام ہے، چنانچہ تصاویر کو گھٹیااور غلط مقاصد کے لئے استعمال کرنا کسی صورت میں اخلاقیات اور امانتداری سے تعلق نہیں رکھتا۔اور یہ کام سنگین ترین جرم ہے جس کاارتکاب گھٹیا، خبیث، خائن،اور بے مروّت لوگ ہی کرتے ہیں۔

اسی ضمن میں گندی تصاویراور ویڈیو کلپس کی ترویج ونشرواشاعت شامل ہے۔

ایسے ہی خفیہ کیمروں کے ذریعے اجازت کے بغیر کسی کی ویڈیو بناکرانٹرنیٹ پر بے عزتی، شہرت کو ٹھیس پہنچانے، یااسے ہراساں کرنے کے لئے نشر کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔

بعینہٖ کسی کامذاق اڑانا، کسی کوذلیل کرنا، یاکسی ملک، نسل، پیشہ ،لباس، جسمانی وضع، لہجہ، یاخاندان کی ساکھ کو ٹھوکر لگانا بھی اسی کا حصہ ہے۔

یاپھر ویڈیو یاآڈیو کلپس کے ذریعے منافرت، عنصریت، دشمنی کو ہوادینا،اور معاشرے میں جاہلوں والی قبائلی منافرت کابیج بونا بھی ان لوگوں کاہدف ہوسکتاہے۔

بالکل اسی طرح غُل غپاڑہ،اور ملکی امن وسلامتی کوداؤپر لگانے کامقصد بھی اسی ضمن میں آتاہے۔

تصویر کشی کی قبیح ترین صورت خواتین اور نوجوان لڑکیوں کی شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع ہر کی جانی والی فوٹو گرافی ہے، جنہیں دیکھ کر آنکھیں اپناشکار کرتی ہیں،اوران کے بارے میں زبان درازی کی جاتی ہے۔اور یہ بات-اللہ کی قسم !-بہت ہی بری اور دل جلانے والی ہے۔

بڑی مصیبت یہ بھی ہے کہ: کچھ خواتین اور نوجوان لڑکیاں اپنی تصاویر سہیلوں کو بھیجتے ہوئے خیال نہیں کرتیں، بلکہ بسااوقات سرپرست کی اجازت کے بغیر ہی منگیتر کو بھی بھیج دیتی ہیں، جوکہ ہر بنت حوّا کی عفت، پاکدامنی، عزت، شرف سے متصادم ہے، یہ کام کم عقل، غافل اور سادہ لوح لڑکیاں ہی کرتی ہیں۔

کچھ بدبخت لوگ خوداپنی غیر اخلاقی ویڈیو بناکر نشر کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی نے اس کاگناہ چھپار کھاتھالیکن اس نے خود گناہ کو بے نقاب کردیا۔

ان سب سے بڑھ کراب تومردے، مریض،اور شرعی حدود یاتعزیری سزاپانے والے مجرم لوگ بھی تصویر کشی اور تشہیر سے محفوظ نہیں رہے۔

کیساعجیب فتنہ ہے کہ جس کی وجہ سے دل ٹیڑھے، عقل ماند،اور پورے کے پورے معاشرے ڈگمگاگئے ہیں۔ذلت آمیز تصاویر کو نشر کرنے والو! تم نے بری چیزوں کو نشر کیا، لوگوں کوتکلیف دی،اور زمین پر فتنہ پروری میں: مبتلاہوگئے ہو، اگر تم نے توبہ نہ کی تومہلک سزاپانے کے لئے تیار رہو

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ

الفجر–14
حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔

اس سے کوئی نہیں بچ سکتا اور نہ ہی کوئی اسے عاجز کر سکتا ہے، عنقریب تجھ سے تیرا رب براہِ راست مخاطب ہو گا کوئی ترجمان درمیان میں نا آئے گا، اللہ تعالی تمہاری سب کارستانیوں کے بارے میں پوچھے گا! اس وقت کیا جواب دے گا!؟ کیا عذر پیش کرے گا؟!

ابن دقیق العید کہتے ہیں: ''میں کوئی بھی بات یا کام کروں تو اللہ کے سامنے اس کے بارے میں جواب بھی تیار کرتا ہوں''۔

اے فحش تصاویر اور ویڈیو نشر کرنے والے! تمہیں اس کو دیکھنے والے، فتنہ میں پڑنے والے، تبصرہ کرنے والے، اور آگے نشر کرنے والے ہر شخص کا گناہ اٹھانا پڑے گا:

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

العنکبوت–13
یہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ تو اٹھائیں گے ہی اور ساتھ ہی دوسروں کے بوجھ بھی اٹھائیں گے (جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہو گا) اور جو کچھ یہ افترا کرتے رہے قیامت کے دن اس سے متعلق ان سے ضرور باز پرس ہو گی۔

ایک مقام پر فرمایا:

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ

النحل–25
تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں گے اور کچھ ان لوگوں کے بھی جنہیں وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے کسی گناہ کی دعوت دی وہ اپنا گناہ بھی اٹھائے گا اور جس نے اس کی دعوت پر گناہ کیا اسکا گناہ بھی اٹھائے گا، اور دونوں میں سے کسی کا گناہ کم بھی نہیں ہو گا) مسلم حرام کاموں کا ارتکاب کرنے والے! نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی،

اور گناہ بھول نہیں سکتے، جزاء وسزا کا مالک اونگھ بھی نہیں لیتا، اب تمہاری مرضی ہے جو چاہو سو کرو، لیکن جیسا کروگے ویسا بھروگے، وہی گلاس پینا پڑے گا جو تم نے بھرا تھا، اس لئے جو بیجو گے وہی کاٹو گے۔

فرمانِ نبوی ہے: (جو کسی مسلمان کی عیب جوئی کرتا ہے، تو اللہ تعالی اس کی عیب جوئی کرتا ہے، اور جس کی عیب جوئی اللہ فرمائے، اسے ضرور رسوا کرے گا چاہے اپنے گھر کونے کھدڑے میں ہی چھپا ہوا ہو) اپنے گناہوں سے توبہ کر! غلط کاری چھوڑ دے، گناہوں کی بخشش مانگ، اپنی خطاؤں پر آنسو بہا، اور موت کے وقت سے پہلے پہلے کچھ کر لے، اور اللہ تعالی کے فرمان کو یاد رکھ:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

النور–19

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی۔ اور (اس کے نتائج کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

یا اللہ ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار فرما، یا اللہ ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار فرما، یا اللہ ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار فرما، اور ہمیں مرنے سے قبل توبہ نصیب فرما، یا سمیع! یا قریب! یا مجیب الدعوات! میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں تم بھی بخشش مانگو، سچی بات ہے بخشش مانگنے والے ہی کامیاب ہو گئے، اور توبہ کرنے والے ہی فائدے میں رہیں گے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کیونکہ ہر خیر اسی کی جانب سے ہے، اور ہر فضل کا وہی ماخذ ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے، اور رسول ہیں، یا اللہ! اُن پر، آل، وصحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں نازل فرما۔

حمد وثناء کے بعد:

مسلمانو! ذکر حکیم میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبۃ–119

ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں میں سے بن جاؤ۔

مسلمانوں !

والدین، اساتذہ، تعلیمی اداروں، صحافیوں، ائمہ کرام، علمائے کرام، خطباء، اور قانون نافذ کرنے والے اور تفتیشی اداروں پر یہ بہت بڑی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ عزت آبرو، دینی واخلاقی اقدار، اور معاشرتی امن وامان قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کو علم وآگہی سے روشناس کریں۔

اللہ تعالی ہر بندے سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھے گا! حق ادا کیا؟ یا ضائع کیا؟ خیر الوری نبی رحمت پر بار بار درود وسلام بھیجو، جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں دس رحمتیں بھیجے گا۔

یا اللہ ! ہمارے نبی اور سربراہ محمد پر رحمتیں وسلام بھیج، یا اللہ ! سنت پر عمل پیرا، چاروں خلفاء، ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی، صحابہ کرام، تابعین عظام، اور تبع تابعین کے ساتھ ساتھ اپنے احسان اور سخاوت کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ ! دشمنان دین کو تباہ وبرباد فرما۔

یا اللہ ! ملکِ حرمین شریفین کا امن، شان وشوکت اور استقرار ہمیشہ برقرار رکھ، یا اللہ ! سارے اسلامی ممالک کا شان وشوکت برقرار رکھ۔

یا اللہ ! ہمارے حکمران خادم الحرمین الشریفین کو اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق دے، یا اللہ ! پیشانی سے پکڑ کر ان کی نیکی اور بھلائی کے کاموں پر راہنمائی فرما، اچھے مشیر میسر فرما، یا اللہ ! ولی عہد کو بھی ایسے کام کرنے کی توفیق دے جن میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے بھلائی ہو۔

یا اللہ ! مہنگائی، بیماریاں، سود، زنا، زلزلے، بحران، ظاہری و مخفی فتنے سب ہم سے دور کردے، یا اللہ ! ہمارے ملک سے خاص کر اور تمام مسلم ممالک سے بھی دور کردے، یارب العالمین۔

یا اللہ ! طعن وتشنیع، طاعون، وبائی بیماریوں، سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ ! جان، مال، اہل وعیال کے بارے میں آزمائشوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یا اللہ ! فلسطین، شام، برما اور دیگر تمام علاقوں میں ہمارے بھائیوں کا مددگار، حامی وناصر بن جا، یارب العالمین۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، مریضوں کو شفا یاب فرما، مصیبتوں میں پھنسے افراد کو عافیت دے، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، اور ظلم کرنے والوں کیخلاف ہماری مدد فرما، یارب العالمین۔ یااللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ! ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نواز، یا سمیع! یا قریب! یا مجیب!

(16) یمن میں حوثی فسادات! اسباب، اہداف، اور حل

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، وہ جسے چاہے معزز بنائے، اور جسے چاہے ذلیل کر دے، وہ فیصلہ کر دے تو کوئی اس کے فیصلے کو چیلنج نہیں کر سکتا، جو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے، اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہو سکتا، وہ تکالیف میں مبتلا اس لیے کرتا ہے کہ خوشی میں شکر کرنے والوں کے اجر میں اضافہ ہو، اور تکالیف پر صبر کرنے والوں کو عظیم اجر سے نوازے، مسلسل عنایتوں پر میں اپنے رب کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا ہے، وہی عظمت و کبریائی کا مالک ہے، اسی کے اچھے اچھے نام اور بلند صفات ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو روشنی و نور دیکر مبعوث فرمایا، یااللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی اولاد اور متقی و نیکوکار صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

سچے دل سے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے تقوی الہی اختیار کرو، مخلوق کیساتھ شریعتِ الہی کے مطابق معاملات کروتو کامیاب ہو جاؤ گے، اور ان لوگوں کے راستے سے بچ جاؤ گے جن پر غضب الہی ہوا، اور جو گمراہ ہوئے۔

معرکۂ حق و باطل کی تاریخ

معرکہ خیر وشر، حق و باطل ازل سے جاری ہے، چنانچہ جب اللہ تعالی نے آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو انہیں ابلیس ملعون کے ذریعے آزمایا، تا کہ اولیاءاللہ کی دنیاو آخرت میں عزت ہو، اور اللہ کے دشمنوں کی دنیاو آخرت میں رسوائی ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

یونس–64/62
غور سے سنو! یقیناً اللہ کے دوستوں پر، نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔ جو لوگ ایمان لائے، اور تقوی پر قائم رہے۔ انہی کے لئے دنیاوی اور اخروی زندگی میں خوشخبری ہے، اللہ تعالی کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔

شیطان کی پیروی

اللہ تعالی نے شیطانی کی پیروی کے بارے میں فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ (3) كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ

الحج–4/3
بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتے ہیں [3] ایسے لوگوں کی قسمت میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جو شیطان کو اپنا دوست بنائے گا، وہ اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور جہنم کے عذاب کی راہ دکھلائے گا۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (119) يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (120) أُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا

النساء–121/119
اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنالیا اس نے صریح نقصان اٹھایا۔ شیطان ان سے وعدہ کرتا اور امیدیں دلاتا ہے۔ اور جو وعدے بھی شیطان انہیں دیتا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے نجات کی وہ کوئی صورت نہ پائیں گے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ

المجادلة–19
شیطان ان پر مسلط ہو گیا اُس نے اِنہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ شیطان کی جماعت ہیں۔ سن لو! شیطان کی جماعت ہی خسارہ اٹھانے والی ہے۔

معرکۂ حق و باطل کا مقصد

اور اللہ تبارک و تعالی نے اپنی رحمت، حکمت، علم، قدرت، عدل، تدبیر اور قضا و قدر کے تحت یہ چاہا کہ زمین پر حق و اہل حق کے ذریعے اصلاح فرمائے، ایمان و اہل ایمان، اور اسلام کے غلبہ کے ذریعے زمین سے شر و فساد کا خاتمہ فرمائے، اہل توحید کی کڑک سے باطل کو ملیامیٹ کر دے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ

البقرة–251
اگر اللہ تعالی بعض لوگوں کو بعض سے نہ ہٹاتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ تعالی دنیا والوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے۔

باطل کا خاتمہ کیوں نہ ہو؟

مفسرین اس کے بارے میں کہتے ہیں: اگر اللہ تعالی فساد اور شرک کو حق و اہل حق کے غلبہ کے ذریعے ختم نہ فرماتا تو پوری زمین شرک، ظلم، زیادتی، خون خرابے، آبروریزی، خوف وہراس، بھوک پیاس سے بھر جاتی، مساجد مسمار کر دی جاتیں، اور شرعی احکام معطل ہو کر رہ جاتے، اس کے علاوہ بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہوتیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (40) الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

الحج–41/40

اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دور نہ کرے تو خانقاہیں، گرجے، معبد خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کردی جائیں۔ اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے اللہ بہت قوت والا اور غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ

محمد–4

اگر اللہ تعالی چاہے تو ان سے خود ہی انتقام لے لے، لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے کیساتھ آزمانا چاہتا ہے۔

مخلوقات کے بارے میں دستورِ الٰہی

مخلوق کے بارے میں مخصوص سنتِ الٰہی ہے، جس میں تغیر و تبدل کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا

فاطر–43

کیا یہ صرف اس سنت الٰہی کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلے لوگوں میں جاری رہی۔ اللہ کی اس سنت میں آپ نہ تو کبھی کوئی تبدیلی پائیں گے اور نہ تغیر۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

الفتح–23

یہی اللہ کی سنت ہے جو پہلے لوگوں میں جاری رہی ہے اور آپ اللہ کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا

الاسراء–77

حکمرانوں کی دو اقسام اور دو انجام

اور ثابت شدہ سنت الٰہی یہ ہے کہ: جو شخص اللہ کی اطاعت، غلبہ دین الٰہی کے لئے جدوجہد، مظلوم کی مدد، حق بات اور اہل حق کی تائید کرے تو اللہ تعالی بھی اس کی مدد و نصرت فرماتا ہے، اور جو شخص دین الٰہی سے دشمنی روا رکھے، اولیاء اللہ کی اہانت کرے، تکبر، سرکشی اور بغاوت کرے، حرام کاموں کو معمولی سمجھے، جرائم کرے، تو اللہ تعالی اسے ذلیل و رسوا کریگا، اور اسے دوسروں کے لئے نشان عبرت بنادے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (7) وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ

محمد–8/7

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو، تو اللہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہیں ثابت قدم بنائے گا۔ اور جو لوگ مدد کرنے سے انکار کریں تو ان کے لئے تباہی ہے، اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

المجادلۃ–5

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

المجادلۃ–20

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کریں، تو یہی لوگ ذلیل لوگوں میں ہوں گے۔

یمن میں دینِ اسلام بغیر جہاد کے داخل ہوا

ہمارے پیارے پڑوسی ملک یمن کے حکمرانوں پر شروع سے لیکر اب تک عدل پر مبنی سنت الٰہی جاری وساری رہی ہے، جیسے کہ دیگر علاقوں کا حال ہے، چنانچہ جس حکمران نے اہل یمن کیساتھ عدل اور اچھا برتاؤ کیا تو اسے تمام خوشیاں نصیب ہوئیں، اور جس نے ظلم و زیادتی کی اور اہل یمن کو ذلیل ورسوا کیا تو اللہ تعالی نے اسے ذلیل ورسوا فرمایا۔

یمن میں اسلام ہجرت کے ابتدائی ایام میں بغیر کسی جنگ کے ہی داخل ہو گیا تھا، کیونکہ اہل یمن کے ہاں ایمان محبوب چیز تھی، اس بابرکت علاقے سے لوگوں کے وفود اطاعت گزار بن کر نبی ﷺ کے پاس آتے، تو آپ انہیں اسلام کی تعلیمات سکھاتے۔

اہلِ یمن کے اولین رہبر 4 جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ نے یمن کی جانب اس عظیم دین کے احکامات سکھانے کے لئے اپنے گورنروں کو ارسال فرمایا، انہوں نے ان پر شریعت کا نفاذ بھی کیا، چنانچہ اس سلسلے میں آپ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، ابو موسی اشعری، معاذ بن جبل، خالد بن ولید اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارسال فرمایا۔

اہلِ یمن کے لئے نبوی ستائش

نبی ﷺ نے اہل یمن کے ایمان کی وجہ سے مدح بھی فرمائی، جس کی وجہ وہی تعلیمات تھیں جو آپ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں سکھائیں تھیں، آپ نے فرمایا: (ایمان یمنی ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے) مسلم۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، جن کے دل انتہائی رقیق اور نرم ہیں)۔

اہل یمن نے اسلامی فتوحات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جسے تاریخ نے محفوظ بھی کیا، اس پیارے علاقے میں صحابہ کرام کے بعد مختلف حکومتیں اور حکمران آئے، چنانچہ جس حکمران کا طرزِ حکمرانی اچھا تھا، اور اس نے دین وعدل قائم کیا، تو وہ خود بھی سعادت مند رہا اور اس کی رعایا بھی خوشحال رہی، اچھے لفظوں میں اسے یاد کیا گیا، اس کے لئے کی جانیوالی دعاؤں سے اسے فائدہ بھی ہوا۔

اور جس حکمران کا طرزِ حکمرانی برا تھا، وہ اپنی رعایا کے ہاں بد بخت اور ناپسند ٹھہرا، اسے قبر میں بھی حسرتوں کا سامنا کرنا پڑا، اور تاریخ نے بھی اسے ذلیل ورسوا کر دیا، اسے دنیا نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، بلکہ اپنی دنیا سمیت آخرت بھی تباہ کر بیٹھا۔

یمن میں پہلا سیاہ کردار ''اسود عنسی''

پیارے یمن سے متعلق اللہ تعالی کی یہ رحمت اور سنت الٰہیہ ہے کہ جس نے بھی اہل یمن کے دلوں سے صحابہ کرام سے حاصل کردہ عقیدے کو تبدیل یا مٹانے کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے اسے جلد ہی دردناک، المناک، رسوا کن سزا سے دوچار کیا، آنیوالی نسلوں کے لئے اسے نشان عبرت بنا یا، پھر تاریخ نے بھی اس کی خوب تحقیر کرتے ہوئے اسود عنسی جیسے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی صورت میں یاد رکھا، اسود عنسی کی شر انگیزی اتنی بڑھی کہ اس نے خوب خونریزی کی، عورتوں کو قیدی بنایا، اور لوگوں کو زندہ جلا دیا، جن میں ابو مسلم خولانی اور عبد اللہ بن ثوب تھے- اللہ ان سے راضی ہو-، لیکن ان کے لئے آگ سلامتی والی ٹھنڈی ہو گئی، تاہم اسود عنسی بھی جلد ہی قتل ہو گیا، اسے ایک یمنی شخص نے قتل کیا تھا، اس کے بعد مسلمانوں نے عہدِ صدیقی میں اسود عنسی کے باقی ماندہ لوگوں کا پیچھا کیا، اور ظالم لوگوں کی جڑیں تک کاٹ دی گئی، اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

پھر یمن کی برکات اسود عنسی اور اس کے پیروکاروں کے قتل ہونے کے بعد واپس لوٹ آئیں۔

یمن میں علی بن فضل رافضی کی روح لرزا دینے والی سیاہ کاریاں

اس کے بعد تیسری صدی ہجری کے آخر میں ملعون علی بن فضل جدنی، حمیری، باطنی اور قرمطی نے سر اٹھایا، اس نے کم عقل، اوباش، اور کمینے لوگوں کو جمع کیا، اور شیعیت کا لبادہ اوڑھ لیا، یہ علی بن فضل سب سے بڑا کافر شخص تھا، اس نے تمام حرام کردہ امور کو حلال قرار دیا، نمازوں کا تصور بھی ختم کر دیا، مزید برآں قتل وغارت کا بازار گرم کرتے ہوئے یمن کے کافی علاقوں پر قابض ہو گیا، اس شخص نے قرآن کی بے حرمتی کی، خوف و ہراس پھیلایا، اس فتنے میں قتل ہونے والوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، آخر کار یمنی قبائل نے اسکا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آخر کار اسے پکڑ کر دردناک انداز میں قتل کر دیا، پھر انہوں نے اس کے چیلوں کو چن چن کر قتل کیا، اس کے بعد یمن میں برکت، امن وامان، اور استحکام دوبارہ قائم ہوا۔

ان تاریخی واقعات سے نصیحت پکڑنے والے کہاں ہیں؟ فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ

الفجر–14

بیشک تیرا رب گھات میں ہے۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

البروج–12
بیشک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اور پیارے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے، پھر جب پکڑتا ہے تو اسے بالکل موقع نہیں دیتا)۔

قانون الہی سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے والے کہاں ہیں؟! یہ رذیل ترین جماعت یمن کا نظریاتی تشخص، دین اور اخلاقی اقدار تبدیل کرنا چاہتی ہے، یہ جماعت معاشرے کے معزز لوگوں کو ذلیل اور دینی غیرت رکھنے والوں کو رسوا کرنا چاہتی ہے، یہ جماعت اپنے ہی ملک کے لئے ہر قسم کے دھوکے، خیانت، اور پست ذہنی کے لئے مشہور ہو چکی ہے۔

حوثیوں کی اندرونی وبیرونی پشت پناہی

اندرون اور بیرون یمن میں اس جماعت کے پیچھے کون ہے؟ یہ سب کچھ تفصیلی طور پر سب کو علم ہو چکا ہے، ان کے اہداف اور مقاصد کسی بیان کے محتاج نہیں ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ

آل عمران–118
ان کی عداوت ان کی زبان سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تمہارے لیے آیات بیان کر دی ہیں۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ

الممتحنة-2
اگروہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن بن جائیں اور برے ارادوں سے تم پر دست و زبان درازی کریں۔اور یہ چاہیں کہ تم دوبارہ کافر بن جاؤ۔

یہ گمراہ جماعت عالمی امن و سلامتی کے لئے بڑا خطرہ بن چکی ہے، اور علاقائی امن وامان ، اور استحکام کے لئے سنگین خطرہ بن گئی ہے، بلکہ پڑوسی ممالک پر حملے کی دھمکیاں بھی دے رہی ہے۔

حوثی باغی گروہ، علاقائی اور عالمی امن کے لئے خطرہ

جب خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے اس فسادی گروہ کے سنگین جرائم کو دیکھا، کہ وہ ظلم وزیادتی سے باز نہیں آرہے، اور یمن کی جمہوری حکومت نے اپنے پڑوسی اور دیگر اتحادی ممالک سے اپنا کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا، تاکہ اس فسادی گروہ کے بڑھتے ہوئے شر کو روکیں، علاقائی و عالمی سطح پر تسلیم شدہ اور آئینی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوششوں کو ناکام بنائیں، مملکت سعودی عرب نے ان کی آواز پر لبیک کہا، اور قابل ستائش و شکر اقدامات اٹھائے، چنانچہ مملکت سعودی عرب نے اپنے پڑوسی مظلوم ملک کی مدد کی، اس کی حکومت پر شب خون مارا گیا، اور حکمرانوں کی صلاحیتیں چھین لی گئیں، عوام کے حقوق سلب کر لیے گئے۔

خادم حرمین شریفین شاہ سلمان حفظہ اللہ نے اللہ کی توفیق سے اپنے درست فیصلے کے ذریعے پڑوسی مظلوم ملک کو ٹوٹنے سے بچایا، اور فیصلے کے نفاذ کے لئے اللہ کی طرف عزم وہمت سے شامل حال تھے۔

ایک قدیم شاعر کی بات اس صورت حال پر بالکل صادق آتی ہے:

وَ قَلِّدُو اأَمْرَ کُمْ لِلّٰہِ دَرُّ کُمُ

رَحْبَ الذِّرَا عِ بِأَمْرِ الْحَرْبِ مُضْطَلِعَا

اے میری قوم کے لوگو تمہارا بھلا ہو! ایسے شخص کو اپنا سربراہ بناؤ جو کشادہ دل اور حرب وضرب کا ماہر ہو۔

لاَ یَطْعَمُ النَّومَ إلاَّ رَیْثَ یَبْعَثُہُ

ھَمٌّ یَکَادُ حَشَاہُ یَقْصِبُ الضِّلَعَا

وہ بالکل تھوڑی سی دیر ہی ستائے لیکن اسے اپنی قوم کا پسلی توڑ غم اسے آرام نہ کرنے دے۔

لاَ مُتْرَفًا إِنْ رَخَاءُ الدَّهْرِ سَاعَدَهُ

وَلاَ إِذَا عَضَّ مَكْرُوهٌ بِهِ خَشَعَا

مالدار ہونے کے باوجود عیش پرست نہ ہو، اور نہ ہی پریشانی وخوف میں گھبرانے والا ہو۔

اور شاعر بحتری نے کہا تھا:

قَلْبٌ، يُطِلُّ على أفكارِهِ، وَيَدٌ

تُمضِي الأمورَ، وَنَفسٌ لهوُها التّعبُ

اس کا دل تدابیر کی بارش برساتا ہے، اس کے ہاتھ کام تمام کرتے ہیں، اس کی جان تھکاوٹ میں ہی راحت پاتی ہے۔

موجودہ جنگ ''عاصفۃ الحزم'' (فیصلہ کن طوفان) کے اہداف

چنانچہ اس فسادی گروہ کے بارے میں ''فیصلہ کن طوفان'' کا فیصلہ بالکل صحیح وقت پر کیا گیا، امت مسلمہ کو اس کاروائی کی اشد ضرورت تھی۔

کیا یہ کاروائی زیدیہ فرقہ کے خلاف ہے؟ حقائق اور جواب

لیکن کچھ مفاد پرست افراد کہتے ہیں کہ یہ زیدی فرقے کے خلاف جنگ ہے، اصل میں یہ لوگ حقائق سے نابلد ہیں، اور تاریخ ان کے اس بیان کو غلط ثابت کرتی ہے، کیونکہ زیدی جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگ مملکت سعودی عرب کے پڑوس میں خوب امن وامان اور خوشحالی کے ساتھ زندگی گزارتے رہے ہیں، بلکہ انہوں نے اپنے ہم وطنوں کے ساتھ مل کر پر تعیش اور پر امن زندگی گزاری، نیز اب بھی بہت سے زیدی لوگ خیر و عافیت کیساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔

یہ ملک صرف ان لوگوں کیساتھ جنگ لڑ رہا ہے جو فسادی، مجرم، تخریب کار ہیں، ایمان اور وطن کے لئے مخلص نہیں ہیں، جبکہ ایمان اور وطن کے لئے ہر مخلص شخص فسادی خیانت کاروں سے اعلان جنگ کرتا ہی رہتا ہے۔

بالکل اسی طرح کیا اس ملک کی تکفیریوں، دھماکے کرنے والوں، اور دہشت گردوں کے خلاف جنگ کسی خاص گروہ کیخلاف جنگ ہے؟ بلکہ فسادیوں سے انکی جنگ ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہوں!۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (میرے دوست صرف متقی لوگ ہی ہیں)۔

حکومتی رٹ قائم ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ

اور ''فیصلہ کن طوفان'' کی شکل میں عسکری اتحاد یمن کی آئینی حکومت اور امن وامان کو قائم کرنے کے لئے وجود میں آیا ہے، نیز اس کی وجہ سے اہل یمن کو صحابہ کرام کی جانب سے ملے ہوئے صحیح اسلامی عقیدے کو غلط اور تباہ کن نظریات وافکار سے تحفظ بھی ملے گا۔

یمن کی موجودہ صورت حال انتہائی کرب اور المناک ہے، ان حالات سے نجات سب سے پہلے اللہ کی مدد اور اس کے بعد باہمی اتحاد کے ذریعے ہی ممکن ہے، جس میں باطل کے سامنے حق کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہونا پڑے گا، اور کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا، اور حقیقی رسوائی اس مرحلے میں ناکامی کی شکل میں ہوگی۔

اہل یمن کے لئے خصوصی پیغام

اہل یمن کے لئے پیغام یہ ہے کہ: اپنی آئینی اور علاقائی وعالمی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے دست راست بنیں، دانشور، اور مفکرین اس فتنے کو بجھانے کے لئے سر توڑ کوشش کریں، اور جس وقت سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، فتنے بھسم ہو جائیں تو حکومت وعوام باہمی تعاون کے ذریعے تعمیر وترقی اور خوشحالی کے لئے ایک دوسرے کا تعاون کریں، جس کے ذریعے اسلام اور ملک کا بول بالا ہو، امن وامان قائم ہو، اور استحکام پیدا ہو۔

اور اگر پوری یمنی قوم اپنی حکومت کے ساتھ اس گمراہ فرقے کے مقابلے کے لئے ایک ہی جگہ جمع نہ ہوئی تو حالات مزید بگڑ جائیں گے، ان کی پشت پناہی کرنے والوں کا پیچھا نہ کیا تو زندگی اتنی بدمزہ ہو جائے گی کہ برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا۔

فتنہ پرور لوگوں کی طرف سے پیسوں کی بارش

ان کی پشت پناہی کرنے والے اپنے ہمنوا پیدا کرنے کے لئے دولت کی ریل پیل کر رہے ہیں، عنقریب انکا یہ اقدام دولت وصول کرنے والوں کی نسلوں کے لئے بھی ذلت ورسوائی کا باعث ہوگا، بلکہ اس کا نقصان حق بات سے خاموشی اختیار کرنے والوں کو بھی ہوگا۔

حوثیوں کے جرائم کے بارے میں تفصیل

یمنی قوم ان کے سنگین جرائم کے بعد کس چیز کا انتظار کر رہی ہے ؟

انہوں نے یہ جرائم مکمل کنٹرول حاصل کرنے سے پہلے کیے ہیں، تو اگر مکمل قبضہ کر لیں تو کیا کریں گے ؟!!

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ

التوبة–10
وہ کسی مومن کے معاملہ میں نہ کسی قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ عہد کا۔ اور یہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں۔

کیا انہوں نے مدارس گرا کر، مساجد مسمار کر کے قرآن سے اعلان جنگ نہیں کیا!؟

کیا انہوں نے قرآن پڑھانے والوں کیساتھ لڑائیاں نہیں لڑیں؟ کیا انہوں نے حدیث کے طلباء کو محصور کر کے قتل نہیں کیا!؟

انہیں گھروں سے بے دخل کر کے حدیث رسول ﷺ سے اعلان جنگ نہیں کیا!؟

کیا انہوں نے تعلیمی ادارے، یونیورسٹیز، اور ان کی املاک لوٹ کر علم سے دشمنی نہیں کی!؟

کیا انہوں نے املاک کو نہیں لوٹا!؟

کیا انہوں نے پر امن گھروں کو مسمار نہیں کیا!؟

کیا انہوں نے پاکدامن خواتین کی عصمت دری نہیں کی!؟

کیا انہوں نے بے دریغ قتل عام نہیں کیا!؟

کیا انہوں نے معزز لوگوں کی اہانت نہیں کی!؟

کیاانہوں نے علمائے کرام کو قتل کرنے کے لئے گھروں سے بے دخل نہیں کیا!؟

کیاانہوں نے رہزنی اور نقب زنی نہیں کی!؟

کیاانہوں نے زرعی زمینوں اور جانوروں کو تباہ وبرباد نہیں کیا!؟

کیاانہوں نے زندگی کے چلتے پہیے کو جام نہیں کیا!؟

کیاانہوں نے مملکت کی سرحدوں کی خلاف ورزیاں اور باڈر سکیورٹی کے جوانوں سے جھڑپیں نہیں کیں!؟

کیاانہوں نے حرمین شریفین پر حملے کی دھمکیاں نہیں دیں!؟

کیاانہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات امہات المؤمنین کو لعن طعن کانشانہ نہیں بنایا!؟ حوثیوں کے خلاف متحد ہو جاؤ

کیایہی جرائم -اے یمنی قوم- تمہارے متحد ہونے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ کہ ان کی اور انکی پشت پناہی کرنے والوں کی شرانگیزیوں کو اکھاڑ پھینکو، تاکہ آنیوالی نسلیں اس خطے میں پرامن زندگی گزاریں، اللہ تعالی کافرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

المائدة–2

نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، جبکہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو، اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر وبرکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اسکی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت وٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

افواہوں سے بچیں

اڑتی پھرتی افواہوں سے بچو، تاکہ لوگوں کے عزائم میں کمی واقع نہ ہو، ان افواہوں کے ذرائع بہت زیادہ ہو چکے ہیں؛ ان سب سے بچنا چاہیے۔

اسی طرح نوجوانوں کو افواہوں کے ان وسائل کے نقصانات سے بہرہ ور کرنا بھی ضروری ہے، کہیں انکے ذہن نقصان دہ ویب سائٹس سے متاثر نہ ہو جائیں۔

کامیابی کے لئے اللہ کے حضور دعائیں کریں

انتہائی اخلاص کیساتھ کثرت سے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کرو، مسلم حکمرانوں، اور عامۃالناس کے لئے دعائیں مانگو، اسلام دشمن قوتیں چاہے کوئی بھی ہو، اور کہیں بھی ہوں انکی مکاریوں کے خاتمے کے لئے دعائیں کرو، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

غافر–60

تمہارے رب کا فرمان ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں یہی لوگ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اور ایک حدیث میں ہے: (دعا عبادت کا مغز ہے)

لوگوں میں شرعی علم عام کریں

شرعی علم لوگوں میں عام کرو، بدعات کا انتشار جہالت اور کتمان العلم کے باعث ہی ہوتا ہے، جبکہ بدعات کا قلع قمع علم کے پھیلاؤ سے ہوگا، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جس کے پاس علم ہے، وہ علم نشر کرے) یہی بدعات کے عام ہونے کے وقت سب لوگوں کے لئے نبوی وصیت بھی ہے۔

فتنوں میں کمی لانے کے لئے نظریات وعقائد کی درستگی لازمی امر ہے۔

ہم نوجوانوں اور اس ملک کے تمام ہم وطنوں سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ باہمی اتحاد، اتفاق، اور معاشرتی بنیادوں کو مضبوطی سے تھام لیں، قومی وملکی مفادات کا تحفظ یقینی بنائیں، تاکہ فسادی لوگوں کو ہمارے اندر داخل ہونے کی کوئی جگہ ہی نہ ملے، اور وہ اسلام ومسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا رخنہ بھی نہ ڈال سکیں۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَاعۡتَصِمُوا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

آل عمران–103

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور گروہ بندی میں مت پڑو۔

بالکل اسی طرح ہم تمام اسلامی ممالک کو نصیحت کرتے ہیں کہ کسی بھی علاقے میں نقصانات غلط عقائد، نظریات، اور لوگوں کو صحیح عقیدے کی تعلیم دینے میں کمی کی وجہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی نے تمہیں ایک ایسے کام کا حکم دیا ہے، جس کی ابتدا خود اللہ تعالی نے فرمائی، اور بتلایا:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوا تَسۡلِيمًا

الاحزاب–56

یقینا اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر کثرت کیساتھ درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد

دعائیں:

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! کفر، اور کفار کو ذلیل کر دے، یا اللہ! بدعات اور بدعتیوں کو ذلیل ورسوا فرما، یا رب العالمین! یا اللہ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! سنت نبوی کا پوری کائنات میں بول بالا فرمادے، یااللہ ! دینِ محمدی کو پوری کائنات میں غلبہ عطا فرما، چاہے کافروں کو برا لگے، دین محمدی غالب فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کو ہمہ قسم کے نقصانات اور شر سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تو ہمارے اگلے، پچھلے، خفیہ، اعلانیہ، اور جن گناہوں کے بارے میں تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرمادے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! سب معاملات کا انجام ہمارے لئے بہتر بنا، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں نفسانی شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں نفسانی اور اپنے اعمال کے شر سے محفوظ فرما، اور ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ابلیس، شیاطین اور انکے چیلوں سے محفوظ فرما، جن و انس کے شیطانوں اور انکے لشکروں سے محفوظ فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کو ابلیس، شیاطین اور انکے چیلوں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! یا ذالجلال والاکرام ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں سے انتقام لے، یااللہ ! دین کے دشمنوں سے انتقام لے، یااللہ ! دشمنان اسلام کے منصوبوں کو غارت فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! مسلمانوں کو کلمۂ حق پر متحد فرمادے، بیشک آسمان و زمین میں کوئی چیز تجھے عاجز نہیں کر سکتی۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ یمن کے اس فتنے کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ یمن کے اس فتنے کا خاتمہ فرمادے۔

یااللہ ! بدعتی اور منافق لوگوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! یمن میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! یمن میں مؤمنین کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! یمنی بھائیوں پر کوئی بدعتی، یا منافق شخص مسلط نہ فرمانا، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ساری دنیا میں مسلمانوں کو منافقوں، مشرکوں، اور بدعتیوں سے تحفظ عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! اپنے مؤمن بندوں کی مدد فرما، یااللہ! مسلمانوں پر نازل ہونے والی مصیبتوں اور تکالیف کا خاتمہ فرمادے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! ''فیصلہ کن طوفان'' کے نام پر بننے والے اتحاد کی حفاظت فرما، یااللہ! اس اتحاد کو اس وقت تک قائم ودائم رکھ جب تک تیرے اور تمام مسلمانوں کے پسندیدہ نتائج سامنے نہ آجائیں، یارب العالمین! یااللہ! اس اتحاد کو اس وقت تک قائم ودائم رکھ جب تک تیرے اور تمام مسلمانوں کے پسندیدہ نتائج سامنے نہ آجائیں، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! ہمارے معاملات میں ہماری مکمل رہنمائی فرما، یااللہ! اس مشترکہ کاروائی میں ہمارے جنگی طیاروں کی حفاظت فرما، یااللہ! اس مشترکہ کاروائی میں ہمارے جنگی طیاروں کی حفاظت فرما، یااللہ! مشترکہ کاروائی میں ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین! ہماری سرزمین کی حفاظت فرما، یااللہ! حرمین شریفین کی حفاظت فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت فرما۔

یااللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی رب العالمین ہے!

یااللہ! اپنے بندے خادم حرمین شریفین سلمان بن عبد العزیز کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ہر نیکی کے کام میں انکی مدد فرما، اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ! اپنی خصوصی تائید و نصرت کے ذریعے اس کی مدد فرما، یا رب العالمین!

یااللہ! انہیں اطاعت گزاری والی لمبی عمر عطا فرما، یااللہ! انہیں اطاعت گزاری والی لمبی عمر عطا فرما،

یااللہ! انکے مشیروں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

یااللہ! یاذالجلال والاکرام! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ساری دنیا کے تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا فرما، یارب العالمین!۔

یااللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

یااللہ! فوت شدہ مسلمانوں کو بخش دے، یااللہ! انکی قبروں کو منور فرما۔

یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن وامان نصیب فرما، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ ! ہمارے ملک کی ہمہ قسم کے شر اور نقصان سے حفاظت فرما، یااکرم الاکرمین ! یااللہ ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی توبہ قبول فرما، یااللہ ! ہمیں اپنے دین کی سمجھ عطافرما، یاارحم الراحمین ! یا علیم ! یا حکیم ! یااللہ مسلمانوں کواپنے دین کی سمجھ عطافرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(17) روزے کا تحفظ اور روزے میں کرنے کے کام

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

ایک بار پھر ماہِ رمضان حاصل کرنے پر اللہ تعالی کی نعمتوں اور رحمتوں کے برابر اللہ کی تعریفیں کرتا ہوں، میں اللہ تعالی کی طرف سے خیر و بھلائی کے دریا بہانے پر اسی کا شکر ادا کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ ہی اللہ کے نبی، مصطفی، مرتضی، چنیدہ، برگزیدہ اور رازدار ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور صحابہ کرام پر اس وقت تک رحمتیں برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے جب تک صبح کی پو پھوٹتی رہے اور افق میں سورج چمکتا رہے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

روزے داروں!

اللہ تعالی کے پسندیدہ اعمال بجالا کر اور ناپسندیدہ امور سے اجتناب کرتے ہوئے تقوی الٰہی اپناؤ:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

البقرة–183

ایمان والوں! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے: تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

آپ سب کو ماہ رمضان مبارک ہو، یقیناً ماہِ رمضان اپنی زندگی میں پانا عظیم نعمت، اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان اور عظیم الشان عنایت ہے؛ کیونکہ کتنے ہی ماہِ رمضان پانے کی چاہت رکھنے والے لوگ رمضان نہ پا سکے، ماہِ رمضان حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والے رمضان حاصل نہ کر سکے، وہ لوگ اس وقت کہاں ہے جو گزشتہ رمضان میں ہمارے ساتھ تھے لیکن آج ہمارے درمیان نہیں ہیں۔

أَيْنَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا أَيْنَ أَيْنَا

مِنْ أُنَاسٍ كَانُوْا جَمَالاً وَزَيْنَا

ہم سے پہلے بہت سے لوگ تھے وہ کہاں چلے گئے؟ وہ تو سراپا جمال و کمال تھے!

إِنَّ دَهْراً أَتَى عَلَيْهِمْ، فَأَفْنَى

مِنْهُمُ الْجَمْعَ سَوْفَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا

زمانے نے انہیں بھی فنا کر دیا! جلد وہی زمانہ ہمارے اوپر بھی آئے گا!

كَمْ رَأَيْنَا مِنْ مَيِّتٍ كَانَ حَيّاً

وَوَشِيْكاً يُرَى بِنَا مَا رَأَيْنَا

کتنے ہی فوت شدگان ہم نے دیکھے کہ وہ بھی کبھی زندہ تھے! اب ہمارے ساتھ بھی عنقریب وہی ہو گا جو ہم نے کسی کے ساتھ دیکھا!۔

مَا لَنَا نَأْمُلُ الْمَنَايَا كَأَنَّا

لَا نَرَاهُنَّ يَهْتَدِيْنَ إِلَيْنَا

ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم موت سے بے خوف ہو گئے ہیں! کہ ہمیں موت آنے کی توقع ہی نہیں ہے!۔

اے سرکش اور غافل! کل تمہاری موت کی بھی خبر دی جائے گی۔

تم کب باز آؤ گے اور رکو گے؟ کب تک نصیحت گزار کی بات پر کان نہیں دھرو گے؟

کب تک تمہارا دل ملامت گر کے لیے نرم نہیں ہو گا؟

کیا تمہارے لیے خشوع کا وقت نہیں آیا؟ کہاں ہے تہجد گزاری یا ابھی تک اونگھ میں ہو یا تمہارا دل ہی پتھر ہو گیا ہے؟

بھائی! بیدار ہو جاؤ! خواب غفلت سے بچو۔

اے مغرور! خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہو! حالانکہ جہنم کی آگ بھڑکائی جا رہی ہے۔

جہنم کی آگ کی نا تو تپش کم ہو گی اور نہ ہی انگارے بجھے گے۔

موت کیلیے جلد ہی تیاری کر و اور کہیں موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے، ماہِ رمضان کو سستی اور کاہلی میں ضائع مت کرو، رمضان کی بابرکت گھڑیوں میں لہو و غفلت، معصیت اور گناہوں میں برباد مت کرو، نافرمانی اور خطاؤں میں مت گزارو۔

اللہ کے بندے!

اس بابرکت مہینے میں گناہ گاروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے، قیدیوں کو آزاد کیا جاتا ہے، مجرموں کو معاف کیا جاتا ہے، اور اس مہینے کی ہر رات میں اللہ تعالی جہنم سے آزادی عنایت فرماتا ہے، اس لیے اپنا شمار ایسے لوگوں میں مت کروانا جو رمضان گزرنے کے باوجود مغفرت اور کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔

مسلمانوں!

قبولیت کی برکھا چل پڑی ہے اور خیر و برکت کا سیلاب امڈ آیا ہے، اور شیطان تباہ ہو چکا ہے، اور توبہ کا دروازہ توبہ کرنے والوں کیلیے کھلا ہے، اس لیے نیکیوں کے گرویدہ شخص! آگے بڑھ۔ اور گناہوں کے دلدادہ شخص! رک جا۔

مسلمانوں ماہِ توبہ تمہاری دہلیز پر پہنچ چکا ہے اور تمہارے سامنے ہے، یہ جلد ہی واپس چلا جائے گا، پھر یہ تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف گواہی دے گا، اس لیے اس ماہِ مبارک کے شب و روز میں ایسے کام کرو جو تمہیں رضائے الٰہی، جنت، مغفرت، رحمت اور فضلِ الٰہی کے قریب کر دیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان میں عبادت کیلیے اتنی محنت فرماتے کہ کسی اور مہینے میں اتنی محنت نہیں فرماتے تھے۔ مسلم

یا اللہ! ہمیں غفلت سے بیدار فرما، ہمیں خیر و برکت، رحمت و نعمت والے مہینے میں، قبولیت، توبہ اور انابت عطا فرما۔

یا سمیع! یا عظیم! یا مجیب الدعوات! میں اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرتا ہوں تم بھی اسی سے مغفرت طلب کرو، مغفرت طلب کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
ہمہ قسم کی حمد اللہ کیلیے ہے، جو پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دیتا ہے، میں اس اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں جو اپنی بیماریوں سے مایوس ہونے والوں کو شفا دیتا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، انکی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! تقوی الٰہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102
اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کما حقہ ڈرو، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

حَصِّنْ صِيَامَكَ بِالسُّكُوتِ عَنِ الْخَنَا

أَطْبِقْ عَلَى عَيْنَيْكَ بِالْأَجْفَانِ

فحش باتوں سے پرہیز کرکے اپنا روزہ محفوظ بناؤاور بری چیزوں سے اپنی آنکھیں بالکل بند کرلو۔

لَاتَمْشِ ذَاوَجْهَيْنِ مِنْ بَيْنِ الْوَرَى

شَرُّ الْبَرِيَّةِ مَنْ لَهُ وَجْهَانِ

دورنگی بن کرلوگوں میں مت گھومو؛ کیونکہ دورنگی شخص بدترین مخلوق ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزے کے لیے جھوٹ، باطل، اور لغویات سے بچنا بھی ضروری ہے''۔

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کہتی ہیں: ''روزہ اس وقت تک ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ جائے، اور غیبت اس ڈھال کو پھاڑ دیتی ہے''۔

اے راستے میں اڑنے والی دھول، آٹے کے غبار، اور تھوک نگلنے کے بارے میں پوچھنے والے کہ کیا ان سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟! آپ اتنے معمولی اور باریک مسائل سے بچ رہے ہو بڑے بڑے کبیرہ گناہوں سے بھی اسی طرح بچو، لہذا اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کرنے سے بچو، کسی مسلمان کی ہتک عزت سے بچو، دھوکہ دہی، ظلم، فراڈ، اور مسلمان کے خلاف حیلے بازی سے دور رہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص خلاف شرع بات کہنے یا اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے) بخاری

مسلمانوں!

فوری توبہ کرو، اور الکریم والوہّاب ذات کی جانب متوجہ ہو جاؤ؛ کیونکہ یہ توبہ کا موسمِ بہار ہے، اور اس موسم میں توبہ کرنا انتہائی آسان ہے۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، تمام صحابہ کرام، اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا کریم! یا وہاب!

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل ورسوا فرما، دین دشمنوں کو تباہ و برباد فرما، اور تمام مسلم ممالک کو امن و سلامتی اور استحکام عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! کمزور مسلمانوں کو ظالموں کے چنگل سے نجات عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین، اور ان کے دونوں ولی عہدوں کو اسلام اور مسلمانوں کے غلبہ کیلیے بہتر امور سر انجام دینے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ماہِ رمضان کو تمام مسلمانوں کیلیے فتح و نصرت اور کامیابی سمیت استحکام کا مہینہ بنا دے، یارب العالمین !

یااللہ ! فوت شدگان پر رحم فرما، مریضوں کو شفایاب فرما، مصیبت زدہ لوگوں کو عافیت سے نواز، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن کے روزے تو نے قبول فرما لیے ہیں، یااللہ ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن کے روزے تو نے قبول فرما لیے ہیں، ان کے گناہ اور خطائیں مٹا دی ہیں، جن کے دلوں کی تو نے اصلاح کر دی ہے اور پھر وہ اپنے مستقبل کیلیے تیاری میں جت گئے ہیں۔ یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یا کریم ! یا عظیم ! یا رحیم !

(18) حب الٰہی، اہمیت، فوائد، اسباب، علامات اور اقسام

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

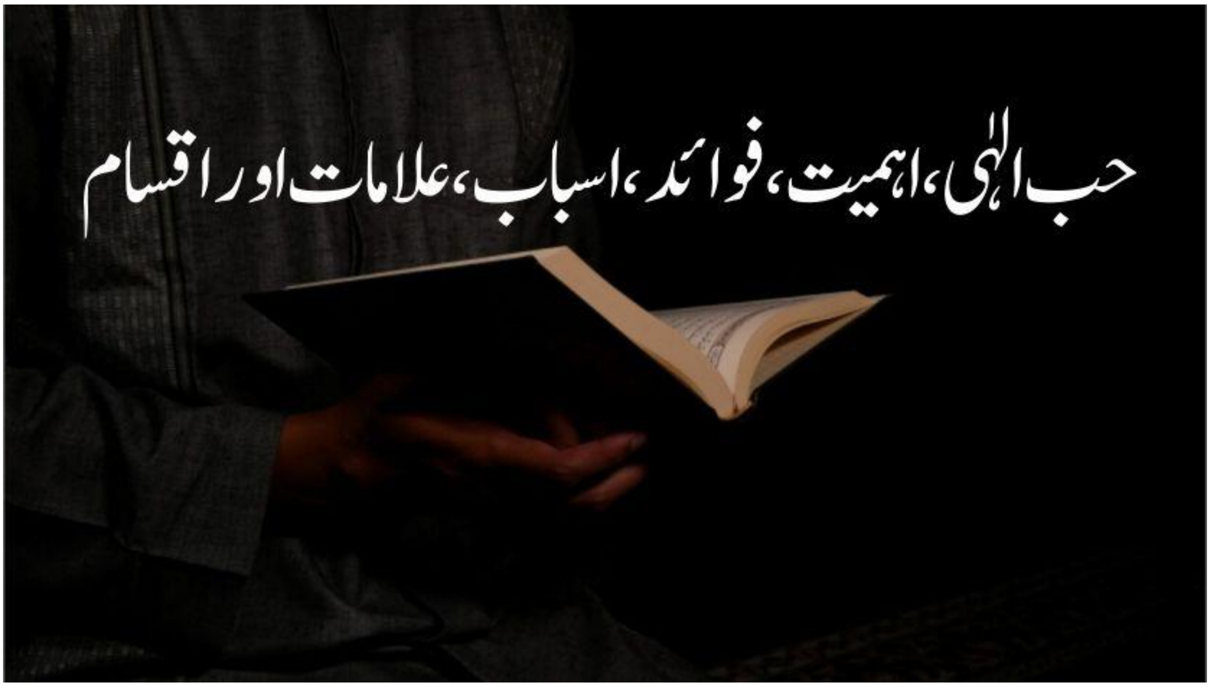

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی محبت کو سب سے بڑی عنایت اور عظیم ترین عطیہ قرار دیا، میں کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرنے پر اسی کے لئے حمد و شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، وہ ہر قسم کے عیوب اور نقائص سے پاک ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اسکے بندے اور رسول ہیں، آپ نے نورِ ہدایت کی جانب دعوت دی اور دلوں کو نقائص سے پاک کرنے کی ترغیب دلائی، اللہ تعالی آپ پر، آپکی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جب بھی بولو تو سچ بولو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ بہت بڑی کامیابی پا گیا۔

اللہ کی محبت ایمان کے لوازمات میں سے ہے، عقیدہ توحید اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنے رب کو ہر اعتبار سے محبوب نہ بنا لے، ‘‘محبت’’ کی ‘‘محبت’’ سے بڑھ کر وضاحت نہیں کی جا سکتی، اللہ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو انسان کو ہر اعتبار سے محبوب ہو، اللہ تعالی ہی وہ ذات ہے جو الوہیت اور عبادت کے لائق ہے، اور وہی کمال عاجزی انکساری اور محبت کا حقدار ہے۔

اللہ کی محبت کا معاملہ ہی کچھ اور ہے؛ دل کو جتنی اپنے خالق سے محبت ہوتی ہے کسی سے نہیں ہوتی، اور کیوں نہ ہو! ؟ وہی اس کا خالق، معبود، ولی، مولا، پروردگار، کارساز، رازق، مارنے اور زندہ کرنے والا ہے، اس کی محبت میں نفسیاتی سکون، روحانی زندگی، دلی خوشی، قلبی غذا، عقل کے لئے نور، آنکھوں کی ٹھنڈک، اور تعمیرِ باطن ہے، قلبِ سلیم، پاکیزہ ارواح، اور عقلمندوں کے ہاں اللہ کی محبت، اور اس کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز نہ تو انہیں لذت دیتی ہے اور نہ ہی محظوظ کر سکتی ہے۔

انسان اللہ تعالی کی جتنی محبت اکٹھی کرے اسے اتنی ہی ایمان کی مٹھاس اور لذت ملے گی، اسی لیے جو شخص اپنے دل کو حُبِ الٰہی میں غرق کر دے؛ اللہ اسے غنی کر دیتا ہے، پھر اسے کسی سے ڈرنے یا کسی پر بھروسا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی، چنانچہ حُبِ الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو دل کی پیاس بجھا سکے اور اس کے بعد کسی کی ضرورت پیش نہ آئے۔

اگر انسان اپنے دل کے لئے دنیا جہان کی آسائشیں اکٹھی کر لے پھر بھی اسے حقیقی سکون صرف حُبِ الٰہی میں ملے گا، اگر دل سے اللہ کی محبت چھین لی جائے تو اس کا درد آنکھوں کی بینائی، کانوں کی سماعت، زبان کی قوتِ گویائی کے ضائع ہونے بھی زیادہ ہو گا، بلکہ اگر اس بدن سے روح پرواز کر جائے تو اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا حُبِ الٰہی سے دل کے خالی ہونے پر ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! حقیقت میں محبت یہ ہے کہ: آپ اپنا سب کچھ اپنے محبوب کے نام پر قربان کر دو اپنے لیے کچھ نہ چھوڑو، اسی لیے تو اللہ کی محبت سب محبتوں پر غالب رہتی ہے، کامیاب شخص بھی اپنی تمام تر محبتوں کو اپنے رب کی محبت کے تابع رکھتا ہے کہ اسی میں اس کی کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

محبت کے سب مدعی یکساں نہیں ہوتے؛ اسی لیے اللہ تعالی نے مومنوں کو شدید محبت کرنے والا کہا، فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

البقرة–165

جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔

لفظِ اَشَدُّ دعوی محبت میں درجہ بندی کی دلیل ہے۔

حُبِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے پسندیدہ اعمال کو اپنی جان، روح، اور مال پر ترجیح دینے کا نام ہے، جس کا تقاضا ہے کہ خلوت وجلوت ہر حالت میں اس کے فرامین کی پیروی کی جائے، اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہے کہ اس کی محبت کا حق ادا نہیں ہو رہا، دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ: ہمہ وقت اپنے آپ کو محبوب کی یاد میں مشغول کر دیں، اس پر اپنی جان نچھاور کر دیں، اور دل میں محبوب کی چاہت کے علاوہ اور کچھ نہ ہو، زبان ہمیشہ اسی کی یاد سے تر رہے، اسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

وَأَسأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَن يُحِبَّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ

یا اللہ! تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت کا، اور ہر ایسے عمل کی محبت کا جو تیری محبت کے قریب تر کر دے۔

حُب کے دل میں محبت شدت اختیار کر جائے تو یہ والہانہ محبت بن جاتی ہے، اور والہانہ محبت کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے انتہا درجے کی محبت کریں، لوگوں کو والہانہ محبت کی؛ غذا سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے؛ کیونکہ غذا کی عدم دستیابی سے جسم کو نقصان ہو گا، جبکہ حُبِ الٰہی کی عدم موجودگی میں روح برباد ہو جائے گی۔

مؤمن اپنے رب کو پہچان لے تو وہ رب سے محبت کرنے لگتا ہے، جب محبت ہو جائے تو اس کی جانب متوجہ رہنے کی کوشش کرتا ہے، اور جب اسے چاشنی اور لذت ملنے لگے تو دنیا کو شہوت کی نگاہ سے اور آخرت کو کاہلی اور سستی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

حُبِ الٰہی انسان کو اسکے ذمہ واجب کام کرنے اور تمام ممنوعہ کاموں سے دور رہنے پر ابھارتی ہے، اور مزید آگے بڑھ کر مستحبات پر ترغیب، اور مکروہ چیزوں سے انسان کو دور رکھتی ہے۔

حُبِ الٰہی انسانی دل کو حلاوتِ ایمان سے بھر دیتی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص اللہ کو رب مانے، اسلام کو اپنا دین جانے، محمد- صلی اللہ علیہ وسلم- کو اپنا رسول مانے تو اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا)

حقیقی حُبِ الٰہی دل سے اللہ کی تمام نافرمانیوں کو باہر نکال کر انسانی جسم کو اطاعت پر مجبور کر دیتی ہے، جس سے نفس مطمئن ہو جاتا ہے، حدیث قدسی میں ہے (۔۔۔جب میں کسی بندے سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی بینائی بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ چلتا ہے)

انسان محبت کی لذت سے تمام مصیبتیں بھول جاتا ہے، اور دوسروں کی طرح اسے تکلیف محسوس نہیں ہوتی، حُبِ الٰہی گناہوں سے بچنے کے لئے انتہائی مضبوط ترین ذریعہ ہے، کیونکہ ہر کوئی اپنے محبوب کا فرمانبر دار ہوتا ہے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ دل میں جتنی مضبوط محبت ہو گی اتنی ہی انسان اللہ کی اطاعت کرے گا اور نافرمانی سے بچے گا، اور جیسے جیسے محبت کمزور پڑتی جائے گی؛ گناہوں کی گرفت اتنی ہی مضبوط ہو جائے گی۔

خالی دعووں کی محبت اس وقت تک ان سہولیات سے عاری ہوتی ہے، جب تک وہ سچی محبت نہ کرے، چنانچہ جیسے ہی سچی محبت پیدا ہو تو انسان برائیوں سے دور رہتے ہوئے اطاعت گزاری کرتا ہے اور نافرمانی سے حیا بھی کرتا ہے، جبکہ جھوٹی محبت سے انسان اپنے تئیں تو بڑا خوش باش نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں اس کے فوائد سے دور ہوتا ہے، اس لیے انسان کبھی اپنے دل میں اللہ کی محبت تو پاتا ہے لیکن یہ محبت اسے برائیوں سے نہیں روک پاتی؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ: محبت میں سچائی نہیں، اللہ کی تعظیم اور احترام اس میں شامل نہیں، جبکہ محبت کے ساتھ ساتھ اللہ کی عظمت اور احترام مل جائے تو یہ اللہ کی بہت بڑی اور افضل ترین نعمت ہے، وہ جسے چاہے یہ نعمت عنایت فرماتا ہے۔

جب محبت عاجزی، انکساری سے عاری ہو تو وہ صرف زبانی جمع خرچ ہے؛ اس کی کوئی وقعت نہیں، یہی حال ہے ان محبت کے دعوے داروں کا جو محبت کے دعوے تو کرتے ہیں لیکن اس کے مطابق اللہ کے احکامات کی پاسداری نہیں کرتے، اور نہ ہی اپنی زندگی میں اقوال وافعال اور عبادات کو رسول اللہ ﷺ کے فرامین، اور سنت کے مطابق ڈھالتے ہیں۔

لہذا جو شخص زندگی میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے لیے اسوہ نہ بنائے تو اس نے اللہ تعالی سے محبت ہی نہیں کی، اس طرح کے خالی دعوے تو یہود و نصاری کیا کرتے تھے، ان کی بات نقل کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ

المائدۃ–18

یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور محبوب ہیں۔

محبت کا دعوی کرنے میں تو ہر کوئی شیر ہوتا ہے تاہم اللہ تعالی نے ان کے تمام زبانی دعوں کی جڑ اکھیڑ کر رکھ دی، اور سب پر حقیقت عیاں کردی فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آل عمران–31

آپ کہہ دیں: کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت اللہ تعالی کی محبت کے لوازمات میں سے ہے، چنانچہ جو شخص اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے وہ لازماً رسول اللہ ﷺ کی سنت کا شیدائی ہو گا۔

حبِ الٰہی کی علامت یہ ہے کہ ،اس کے نیک بندوں سے محبت کی جائے،اولیاء اللہ سے تعلق قائم کیا جائے،بدکاروں سے دوری اختیار کی جائے،اللہ کے دشمنوں سے باہمی مل جل کر جہاد کیا جائے،اللہ کے دین کی مدد کرنیوالوں کا ہاتھ بٹایا جائے، جس قدر دل میں حُبِ الٰہی کی جڑیں مضبوط ہونگی یہ کام بھی اسی قدر زیادہ ہونگے۔

اللہ کے بندوں! یہاں ہمیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جو اللہ کی محبت دل میں پیدا کرتے ہیں،ان میں سے چند یہ ہیں:

اللہ کی لاتعداد وبے شمار انعام کردہ نعمتوں کو جانیں،فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

النحل–18
اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو کبھی ان کا حساب نہ رکھ سکو گے۔

اسی طرح فرمایا:

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ

القصص–77
اور لوگوں سے ایسے ہی احسان کرو جیسے اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے۔

ایک اور اہم سبب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کے اسماوصفات کے بارے میں علم حاصل کیا جائے؛ جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے وہی اس سے محبت کرتا ہے،اور جو محبت کرے وہ اس کی اطاعت بھی کرے گا،اور جو اس کی اطاعت کرے اللہ تعالی اس پر اپنی کرم نوازی فرمائے گا،اور جس پر کرم نوازی ہو گئی؛اللہ تعالی اسے اپنے قریب جگہ دے گا،اور جسے اللہ کے قریب جگہ مل جائے اس کے تو وارے نیارے ہوں گے۔

نیز اہم سبب یہ بھی ہے کہ اللہ کی آسمان وزمین پر بادشاہت اور ان میں موجود مخلوقات وغیرہ پر غور وفکر کیا جائے۔

اور سب سے عظیم ترین سبب یہ ہے کہ: کثرت سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے؛ کیونکہ محبوب کی یاد محبت کی علامت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

الرعد–28

غور سے سنو! اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کیلئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندوں کی دعاؤں سے مدد فرمائی، میں اپنے رب کے لئے حمد و شکر بجالاتا ہوں وہی عنایتیں کرنے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں وہی سب مخلوقات کا پروردگار ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کی معجزوں کے ذریعے تائید کی گئی، اللہ تعالی آپ پر اور آپ کے صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ سب سامعین کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہ ڈرو، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

اللہ کے بندوں!

یہاں محبت کی چار اقسام میں فرق کرنا انتہائی ضروری ہے:

محبۃ اللہ ''اللہ کی محبت: اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے یہ کافی نہیں، کیونکہ مشرک، صلیب کے پجاری، اور یہودی وغیرہ بھی اللہ کے ساتھ یہ والی محبت کرتے ہیں۔

2) ''محبۃ ما یحب اللہ'' اللہ کی پسندیدہ اشیا سے محبت: محبت کی یہ ہی وہ قسم ہے جس سے انسان کفر سے نکل کر اسلام میں داخل ہوتا، اللہ تعالی کے ہاں محبت کی اس قسم والے لوگ ہی مقرب ہیں۔

3) ''الحب للہ و فیہ'' اللہ کے لئے محبت کرنا: یہ دوسری قسم کے لوازمات میں سے ہے، اسی لیے جب تک اللہ کے لئے محبت نہ کی جائے تو دوسری قسم کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتی۔

4) ''محبۃ مع اللہ'' اللہ کے ساتھ ساتھ کسی اور سے بھی محبت کرنا: یہ شرکیہ محبت ہے، چنانچہ کسی نے اگر اللہ کے ساتھ کسی اور سے بھی محبت کی اور وہ گزشتہ دوسری اور تیسری سے تعلق نہیں رکھتی؛ تو ایسے شخص نے غیر اللہ کو اللہ کا ہمسر بنایا ہے، اور یہ ہی مشرکین کا اندازِ محبت تھا، جن کے بارے میں فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

البقرة–165

کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہ ان شریکوں کو یوں محبوب رکھتے ہیں۔ جیسے اللہ کو رکھنا چاہیے اور جو ایماندار ہیں وہ تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں۔

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

یا اللہ! محمد۔ﷺ۔ پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں،، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے اور محمد۔ﷺ۔ پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم و کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ ! جو کوئی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بری نیت رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی و بربادی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعا !

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی، اور اپنے مومن بندوں کو غلبہ عطا فرما۔

یااللہ ! تیرے دین کی حمایت کرنے والوں کی مدد فرما، اور اسلام سمیت مسلمانوں کو رسوا کرنے والوں کو ذلیل فرمادے، یااللہ ! اس امت کے لئے ایسا معاملہ فرما کہ تیری اطاعت کرنے والے معزز قرار پائیں اور تیری نافرمانی کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں، نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے، یارب العالمین !

یااللہ ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! تیری دھرتی پر جہاں کہیں بھی مسلمان ہیں ان کی مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمان بھوکے ہیں ان کے کھانے کا بندوبست فرما، پاؤں سے ننگے ہیں انہیں جوتے عطا فرما، پاؤں سے ننگے ہیں انہیں جوتے عطا فرما، تنگ دست ہیں انہیں غنی فرمادے، یااللہ ! ان کی مدد فرما، یااللہ ! انہیں اپنی خصوصی مدد عطا فرما، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ لے، یا اللہ ! مسلمانوں پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ لے، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ لے۔

یااللہ ! کتاب کو نازل کرنے والے ! بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، تمام اتحادی افواج کو شکست سے دوچار فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو شکست سے دوچار فرما، اور مسلمانوں کو ان پر غلبہ عطا فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے جنت اوراس کے قریب کرنے والے ہر عمل اور قول کا سوال کرتے ہیں اور ہم جہنم یااس کے قریب کرنے والے ہر عمل اور قول سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! جلدی یا دیر سے ملنے والی خیر چاہے ہمارے علم میں ہے یا نہیں ہر قسم کی بھلائی کا ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، یااللہ! جلدی یا دیر سے ملنے والے شر چاہے ہمارے علم میں ہے یا نہیں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے نیکیاں کرنے، گناہوں سے دوری اور مسکینوں سے محبت کا سوال کرتے ہیں، نیز ہمیں معاف کردے اور ہم پر رحم فرما، یااللہ! اگر توں اپنے بندوں کی آزمائش کرنا چاہے تو ہمیں بغیر آزمائے اپنی طرف بلا لینا۔

یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، عافیت کی تبدیلی، تیری اچانک پکڑ اور ہمہ قسم کی ناراضگیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔

یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، قیدیوں کو رہائی عطا فرما، ہمارے تمام معاملات کی باگ ڈور سنبھال، اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، یا رب العالمین! یااللہ! تمام معاملات کے نتائج ہمارے لیے اچھے فرما، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین! یااللہ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو حق بات کی توفیق دے اور تیری رہنمائی کے مطابق انہیں توفیق دے، اور ان کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنالے، یا

رب العالمین ! یااللہ ! ان کے دونوں نائبوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب وسنت کے نفاذ کی توفیق عطافرما، یارب العالمین !

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تونے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار ! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار ! تو بڑامہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(19) محبتِ نبوی کی علامات اور حرمتِ مکہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمن بعیجان حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اپنے گناہوں کی بخشش بھی اسی سے مانگتے ہیں، نیز نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں ہی آئے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

النساء–1

لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے [دنیا میں] بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کیا کرو، اللہ تعالی تمہارے معاملات درست کر دے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور جو اللہ کے ساتھ اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی کا مستحق ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

لوگوں! میں آپ سب کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں؛ کیونکہ یہی دنیا میں سعادت مندی اور آخرت میں نجات کا باعث ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

الانفال–29

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو اللہ تمہیں قوت تمیز عطا کرے گا، تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندوں!

اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو تمام لوگوں اور سب مخلوقات سے چنیدہ، برگزیدہ اور فضیلت والا بنایا، اللہ تعالی نے آپ کو جہانوں کیلیے رحمت اور خاتم الانبیاء والمرسلین بنا کر اس امت کی جانب مبعوث فرمایا، اللہ تعالی نے آپ کو گواہ، خوش خبری دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالی نے آپ کا اختیار اعلی اور معزز ترین خاندان اور شہر سے کیا آپ کیلیے بہترین زمان و مکان چنا، آپ کا تزکیہ کامل، احسن اور افضل ترین صفات و اخلاقیات سے فرمایا۔

آپ کو اپنی تمام مخلوقات پر فوقیت دی، آپ کی شرح صدر فرمائی، آپ کا بول بالا فرمایا، آپ کی لغزشیں بھی معاف فرمادیں، بلکہ ہر چیز میں آپ کو خاص مقام عطا فرمایا، چنانچہ:

آپ کی عقل ودانش کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوَى

النجم–2
تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ ہی بھٹکا ہے۔

آپ کے اخلاق کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ

القلم–4
اور بیشک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔

آپ کے حلم وبردباری کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

التوبة–128
مومنوں کیلیے نہایت رحم دل اور مہربان ہیں۔

آپ کے علم کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى

النجم–5
اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔

آپ کی صداقت کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى

النجم–3
وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔

آپ کے سینے کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

شرح–1
کیا ہم نے آپ کی شرح صدر نہیں فرمائی۔

آپ کے دل کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى

النجم–11
جو کچھ اس نے دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا۔

آپ کی شان کو خاص قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

شرح–4
اور ہم نے آپ کی شان بلند کر دی۔

آپ کو چنیدہ بنا کر آپ کو راضی بھی کیا اور فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

الضحیٰ–5
اور عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا عنایت کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

اللہ تعالی نے اپنی اطاعت کو آپ ﷺ کی اطاعت سے اور اپنی محبت کو آپ ﷺ کی محبت سے منسلک فرمایا، چنانچہ اللہ کی بندگی اور قرب الٰہی کا وہی طریقہ روا ہو گا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی بیان کروایا، لہذا جنت کیلیے آپ ﷺ کے راستے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔

آپ ہی لوگوں کیلیے ہدایت اور نجات کا باعث ہیں، آپ ہی شفاعت کبری کے حقدار ہیں جس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، دوست اور اولاد سے راہِ فرار اختیار کرے گا۔

سلیم فطرت اور مثبت ذہنوں میں ان صفات اور اخلاق کی مالک شخصیت کی محبت رچ بس جاتی ہے۔

ہمارے نبی محمد ﷺ کو محبت کا بہت وافر اور بڑا حصہ ملا، چنانچہ آپ ﷺ سے محبت تاکیدی فرض، واجب رکن اور ایمان کی شرط ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

آل عمران–31
آپ کہہ دیں: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

التوبۃ–24

آپ کہہ دیں: اگر تمہیں اپنے باپ، اپنے بیٹے، اپنے بھائی، اپنی بیویاں، اپنے کنبہ والے اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے مکان جو تمہیں پسند ہیں، اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''آپ ﷺ سے محبت ضروری ہونے کیلیے یہ آیت ترغیب اور محبت کی اہمیت، نیز وضاحت اور دلیل بیان کرنے کیلیے کافی ہے، یہ آیت رسول اللہ ﷺ سے محبت کی فرضیت، [عدم محبت کی صورت میں] خطرات اور اس پر آپ ﷺ کا حق بیان کرنے کیلیے بہت ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ایسے شخص کو یہاں ڈانٹ پلائی ہے جس کے ہاں مال، اہلیہ اور اولاد اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب ہوں اور انہیں یہ کہتے ہوئے دھمکی دی کہ:

فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ

پھر [تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے] آیت مکمل کرتے ہوئے انہیں فاسق قرار دیا اور انہیں بتلا دیا کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں، اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں:

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا، تو آپ ﷺ سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! آپ مجھے میری ذات کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: (نہیں [ایسے ایمان مکمل نہیں ہو گا]! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب تک میں تمہارے ہاں تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے جلدی سے عرض کیا: ''بیشک ابھی سے آپ۔ اللہ کی قسم۔ میرے ہاں میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں'' تو پھر نبی ﷺ نے فرمایا: (عمر! اب [تمہارا ایمان کامل ہے])''

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے ہاں اس کے والد، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں) بخاری

یہ واضح برہان ہے کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد اور شرعی طور پر واجب ہے، چنانچہ دوسری طرف آپ سے بغض خاتمۂ ایمان اور خرابِ عقیدہ کا باعث ہے، آپ ﷺ سے کامل محبت کامل ایمان کی اور ناقص محبت ایمان میں نقص کی علامت ہے۔

اللہ کے بندوں!

رسول اللہ ﷺ سے محبت ایسی عبادت ہے جو قرب الٰہی کا باعث ہے، اور یہ شریعت کے دائرے میں بند ہے، اس کے ایسے مظاہر اور علامات ہیں جن سے محبت کی حقیقت اور سچائی آشکار ہوتی ہے۔

مَنْ اِدَّعَى مَحَبَّةَ اللهِ وَلَمْ

يَسِرْ عَلَى سُنَّةِ سَيِّدِ الْأُمَمِ

جو اللہ سے محبت کا دعوے دار ہو لیکن وہ تمام امتوں کے سر براہ کی سنت پر نہ چلے۔

فَذَاكَ كَذَّابٌ أَخُوْ مَلَاهِيْ

كَذَّبَ دَعْوَاهُ كِتَابُ اللهِ

تو وہ انتہائی جھوٹا ترین اور ہوس پرستی کا دلدادہ شخص ہے، اس کے دعوے کو اللہ کے قرآن نے مسترد کر دیا ہے۔

اور آپ سے محبت کی اہم ترین علامت یہ ہے کہ: آپ کی سنت پر چلے اور آپ کا طریقہ اپنائے؛ کیونکہ فرمانبرداری اور اطاعت محبت کا تقاضا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آل عمران–31

آپ کہہ دیں: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے.

آپ سے محبت کی علامات میں یہ بھی ہے کہ: آپ کا دفاع کیا جائے، آپ کی سنت کا پرچار کریں، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (8) لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

الفتح–9/8

یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح کرو۔

قرآنی حکم:

وَتُعَزِّرُوهُ

کی تعمیل آپ کے دفاع اور آپ کی باتوں کی تائید سے ہو گی، اور اسی طرح

وَتُوَقِّرُوهُ

آپ ﷺ کے احترام اور تکریم سے ہو گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی محبت اور احترام کی اعلی ترین عملی مثالیں پیش کی ہیں؛ کیونکہ آپ کی خالص ترین محبت ان کے سودائے قلب میں بس چکی تھی، جس کی ترجمانی انہوں نے اپنے اقوال، افعال سے کی اور اسی کیلیے انہوں نے کسی بھی قیمتی چیز کو خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

یہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں اپنی ترکش رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھیر کر کہتے ہیں: ''میری جان آپ پر قربان'' تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کی صورتحال دیکھنے کیلیے دیکھتے تو آپ کو ابو طلحہ کہتے: ''اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مت دیکھیں مبادا کوئی دشمن کا تیر آ کر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینے کیلیے سپر ہے''۔

ادھر ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے ہیں یہاں تک کہ ابو دجانہ آپ ﷺ پر جھک گئے اور ان کی ساری کمر تیروں سے چھلنی ہو گئی۔

اور زید بن دَثِنَہ رضی اللہ عنہ کو سولی چڑھانے کیلیے بلند کئے جانے کے بعد مشرکین نے کہا: ''زید! تمہیں اللہ کی قسم ہے، یہ تو بتلاؤ کہ کیا تم پسند کرو گے کہ: محمد ہمارے پاس تمہاری جگہ ہوں اور ہم ان کی گردن مار دیں، اور تم اپنے گھر میں پر سکون رہو؟'' اس پر انہوں نے کہا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ وہ جہاں بھی ہوں انہیں وہاں پر ایک کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں''
اللہ تعالی ہمارے نبی محمد پر درود وسلام نازل فرمائے اور آپ کے صحابہ کرام سے راضی ہو۔

ایسی مثالیں-اللہ کے بندو—سلف صالحین میں بہت زیادہ ہیں اور ہماری شدید خواہش ہے کہ ایسی ہی مثالیں آج بھی امت میں رونما ہوں، ہر مسلمان اس کیلیے زیادہ سے زیادہ اپنا حصہ ڈالے۔

آپ ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ: آپ ﷺ کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا جائے؛ کیونکہ جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا زبان پر تذکرہ بھی زیادہ ہوتا ہے، اور آپ کا تذکرہ کرنے کا حکم اللہ تعالی نے کچھ اس انداز میں دیا ہے:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اور قیامت کے دن آپ ﷺ کے قریب ترین وہی لوگ ہوں گے جو آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتے ہوں۔

آپ ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ: آپ کے دیدار اور ملاقات کا شوق دل میں ہو، اللہ تعالی سے ایمان کی حالت میں نبی ﷺ کا ساتھ مانگے، اور اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ جنت میں یک جا فرمادے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت ذکر کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مجھ سے شدید ترین محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک اپنے اہل خانہ اور پوری دولت کے بدلے میں مجھے دیکھنے کی خواہش کرے گا)

آپ ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ: آپ کی محبت میں غلو نہ کیا جائے؛ کیونکہ غلو آپ ﷺ کی مخالفت اور تصادم ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الحشر—7

اور رسول تمہیں جو کچھ دے دے لے لو، اور جس چیز سے روک دے تو اس سے رک جاؤ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرا مقام ایسے بڑھا چڑھا کر بیان مت کرو جیسے عیسائیوں نے عیسی بن مریم کے ساتھ کیا، یقیناً میں صرف اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں) بخاری

آپ ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ : آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں، آپ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں؛ کیونکہ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کی سیرت، سوانح، اوصاف اور اخلاقیات کے متعلق معرفت حاصل کریں، جس کے بارے میں آپ بالکل نہیں جانتے اس کی محبت دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی، نہ اس کا آپ کبھی دفاع کریں گے، اسی طرح آپ ﷺ کی سنت کا دفاع بھی انہیں جانے اور سمجھے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حتی کہ جانوروں اور جمادات کو بھی آپ ﷺ کی معرفت حاصل ہوئی تو آپ ﷺ سے محبت کی مثالیں قائم کر دیں، چنانچہ آپ کی محبت میں کھجور کا تنا رو پڑا، آپ کو پتھروں نے بھی سلام کیا، رسول اللہ ﷺ سے اپنی محبت اور احترام کے اظہار کیلیے جبل احد بھی حرکت میں آیا، اونٹنیاں ایک دوسرے سے بڑھ کر آپ کے آگے آتیں کہ آپ انہیں ذبح کر دیں، اسی طرح آپ ﷺ نے چاند کو اشارہ کیا تو دو لخت ہو گیا، بادلوں کو اشارہ کیا تو سب منتشر ہو گئے، یہ سب کچھ اللہ تعالی کے حکم سے ہوتا تھا۔

یا اللہ! آپ ﷺ کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور آپ کی محبت ہمارے سودائے قلب میں بسادے، آپ ﷺ سے محبت ہمارے دلوں میں ہماری جانوں اور اہل و عیال سے بھی زیادہ اہم بنادے، اور ہمیں آپ کی محبت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین

اللہ تعالی میرے اور آپ کیلیے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ کو قرآنی آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور عظمت و جلال والے اللہ سے اپنے اور سب مسلمانوں کیلیے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، اس لیے آپ بھی اسی سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ بخشنے والا ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ حصولِ رضائے الہی کی دعوت دینے والے تھے، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلم اقوام!

رسول اللہ ﷺ سے سچی اور دلی محبت میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ کی پسند کو اپنی پسند بنائیں کیونکہ اپنے تاثرات میں محبوب کی اقتدا محبت کی سچی دلیل ہے۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کے صحابہ کرام اور اہل بیت سے محبت شرعی فریضہ ہے جو کہ آپ ﷺ کی محبت کے ساتھ نتھی ہے، یہ آپ ﷺ کی اقتدا سے الگ نہ ہونے والا آپ کا حق ہے، بلکہ یہ آپ ﷺ کے کردار کیساتھ گفتار: (میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو) کا تقاضا بھی ہے۔

مسلم اقوام:

رسول اللہ ﷺ سے محبت اللہ تعالی کی محبت سے منسلک ہے، اسی طرح اس کا تعلق اللہ تعالی کی وحی اور شریعت سے بھی ہے۔

اللہ تعالی نے مکہ کو اعزاز بخشا اور اسے اعلی مقام دیا نیز مکہ کی قسم بھی اٹھائی اور فرمایا:

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ

البلد–1
قسم ہے اس [مکہ] شہر کی۔

اللہ تعالی نے اس شہر کو حرمت والا بنایا، اسی کو مھبط الوحی، مسلمانوں کا قبلہ، مناسک ادا کرنے کی جگہ اور ایسا مقام بنایا جس کے ساتھ دلوں کی دھڑکن وابستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ اس شہر سے محبت فرماتے تھے، بلکہ آپ اس شہر کی محبت دل میں چھپا نہ سکے اور واضح لفظوں میں اس کا اظہار کر دیا، بلکہ اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ قسم اٹھا کر اس کی مزید تاکید بھی فرما دی، آپ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکے اور آبدیدہ ہو گئے، آپ کے آنسو چھلک رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے: (اللہ کی قسم! تم میرے نزدیک سب سے محبوب جگہ ہو اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا تو کبھی نہ نکلتا)

اس لیے تمام مسلمانوں کیلیے یہ ضروری ہے کہ اس شہر کی شان اور حرمت پہچانیں، اس شہر کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھنے والوں کے خلاف متحد ہو جائیں، بیت اللہ کا پروردگار بیت اللہ کی حفاظت فرمائے گا۔

مسلمانوں کے جذبات اور طبیعت میں ہیجان پیدا ہو جانا چاہیے، سب کے سب یک لخت اٹھ کھڑے ہوں جیسے کوئی مکہ کی بے حرمتی کرے، مکہ کے احترام کو پامال کرے اور اس پر حملہ کرے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے مکہ مکرمہ کو دائمی حرمت والا شہر قرار دیا ہے، بلکہ اس پر حملہ کرنے والے کے جرم کو سنگین ترین جرم قرار دیا اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

الحج-25

بیشک جو لوگ کافر ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں نیز مسجد الحرام سے بھی روکتے ہیں جسے ہم نے مقامی یا بیرونی تمام لوگوں کیلیے برابر بنایا ہے، اور جو بھی اس میں الحاد اور ظلم کمانے کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

یہ مکہ مکرمہ کی امتیازی صفت ہے کہ اگر کوئی دل میں برائی کا پختہ ارادہ بھی کرے تو اسے سزا ملے گی، چاہے عملی طور پر نہ کرے، چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "کوئی بھی شخص برائی کا ارادہ کرے تو وہ اس پر لکھ دی جاتی ہے، چاہے کوئی عدن ابین میں بیٹھ کر اس گھر میں کسی کو قتل کرنے کا ارادہ بھی کرے گا تو اللہ تعالی اسے دردناک عذاب سے دوچار فرمائے گا"۔

قرآن کریم کی آیت میں مذکور "الحاد" میں ہر وہ چیز آتی ہے جو راہِ حق سے دور اور ظلم ہو؛ یہی وجہ ہے کہ جس وقت ہاتھی والوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے ان پر ابابیل بھیج دیئے جو انہیں کھنگر کے پتھر مارتے تھے ابابیلوں نے انہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔

اور بخاری مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک لشکر کعبہ پر حملے کی کوشش کرے گا جب وہ بیداء مقام پر ہوں گے تو شروع سے آخر تک سب کو زمین بوس کر دیا جائے گا)

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ قبیلے نے بنو لیث کے ایک شخص کو دورِ جاہلیت میں ہونے والے ایک قتل کے قصاص میں قتل کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ خطابت کیلیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: (اللہ تعالی نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا لیکن مکہ پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط فرمایا؛ خبردار! مجھ سے پہلے یا میرے بعد کسی کیلیے بھی مکہ [میں قتال] جائز نہیں تھا، مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں [قتال کا] جواز دیا گیا تھا، خبردار! مکہ مکرمہ اس وقت [کے پورا ہونے] سے ہی حرمت والا ہو گیا، یہاں کے کسی کانٹے یا درخت کو نہ کاٹا جائے، اور گری پڑی چیز صرف اعلان کرنے والا ہی اٹھائے) متفق علیہ

اس لیے [ان لوگوں سے] بالکل لاتعلقی کا اظہار کرو -اللہ کے بندو- اور ان کی سخت مذمت کے ساتھ انہیں ملامت بھی کرو جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب شہر ام القری مکہ مکرمہ پر بزدلانہ حملے کرتے ہیں، اللہ تعالی اس شہر کو تمام جاہل حملہ آوروں، دھوکا باز سیاہ کاروں، شیطان مردود، اجڈ اور بے نسب لوگوں سے محفوظ رکھے جو کہ اسلام کے خلاف دسیسہ کاریوں میں لگے رہتے ہیں، اسی کا مقدر تباہی ہے، اللہ تعالی اس کی مکاری کو اسی کی تباہی کا باعث بنائے، اور اسے تباہ و برباد فرما کر دوسروں کیلیے عبرت بنا دے۔

یااللہ! اس ملک کی خصوصی حفاظت فرما، یااللہ! اس ملک کو اپنا خصوصی تحفظ عطا فرما، یااللہ اس ملک کے بارے میں برے ارادے رکھنے والوں کو اپنی جان لے لالے پڑ جائیں، اس کی عیاری اسی کے گلے میں ہڈی بنا دے، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کی خصوصی حفاظت فرما، یااللہ! انہیں اپنا خصوصی تحفظ عطا فرما، یااللہ! ان کے نشانے درست فرما، ان کے عزائم مضبوط فرما، اور ظالموں کے خلاف ان کی خصوصی مدد فرما۔

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما،

یااللہ! ہمارے حکمران کو خصوصی توفیق سے نواز، ان کی خصوصی مدد فرما، ان کے ذریعے اپنا دین غالب فرما، یااللہ! انہیں اور ان کے دونوں نائبوں کو ملک و قوم حق میں بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یارب العالمین!

یااللہ! تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو ہی غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، تو ہی غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور نازل ہونے والی بارش کو ہمارے لیے قوت اور سہارے کا باعث بنا، یااللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت کرنا، یااللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت کرنا۔

یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ایسی بارش ہو جو برکت والی، بے ضرر، زرخیز، موسلا دھار، بڑے بڑے قطروں والی، بھرپور، ساری زمین پر ہونے والی مفید اور نقصانات سے مبرّا بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین! اپنی رحمت کے صدقے جلد از جلد ہمیں بارش عطا فرما۔

یااللہ! بارش کے ذریعے دھرتی کو لہلہا دے، شہروں اور دیہاتوں سب کیلیے بارش کو مفید بنا دے، یااللہ! شہروں اور دیہاتوں سب کیلیے بارش کو مفید بنا دے۔

یااللہ! ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں؛ کیونکہ تو ہی گناہ بخشنے والا ہے، ہم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل فرما، یااللہ! اپنے بندوں اور جانوروں سب کو بارش عطا فرما، یااللہ! اپنے بندوں اور جانوروں سب کو بارش عطا فرما، یااللہ! اپنے بندوں اور جانوروں سب کو بارش عطا فرما، اپنی رحمت سب کو عطا فرما، اور اپنی رحمت کے صدقے ویران ہوتی دھرتی کو پھر سے زندہ کر دے، یاارحم الراحمین!

اللہ کے بندوں !

اللہ تعالی نے تمہیں اپنے جس نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے ان پر درود و سلام پڑھو، حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یا اللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

(20) قلم، قلم کار اور سماجی رابطے کے ذرائع

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مخلوقات کو پیدا کیا، بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشی، ہر ایک کو اس کا حصہ دیا، اس نے فیصلے کیے تو اٹل کیے، انعامات دیئے تو بے بہا دیئے، عنایات کی تو معزز بنا دیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

العلق–5/4

اسی نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے علم نہیں تھا۔

اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کو مضبوط ترین دین کے ساتھ مبعوث کیا گیا، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور سب سے آگے بڑھنے والے صحابہ کرام پر دائمی اور قیامت تک کیلیے ہمیشہ رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

اللہ تعالی سے ڈرو جس سے کوئی ہدف یا نیت مخفی نہیں ہے، اللہ تعالی کے سامنے کوئی پوشیدہ یا دلوں کا راز چھپا ہوا نہیں ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

البقرۃ–231

اور اللہ تعالی سے ڈرو، جان رکھو کہ اللہ تعالی ہر چیز سے اچھی طرح واقف ہے۔

مسلمانوں!

عقل و فکر، قلم کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہیں، اور قلم ہی ضمیر کیلیے زبان کا کام کرتا ہے، اس سے تحریر وجود میں آتی ہے اور علم و معرفت قلم ہی پر قائم ہیں۔

کتابیں بصیرت کو جلا بخشتی ہیں، تنہائی میں انس فراہم کرتی ہیں، ان سے پریشانی زائل اور ظلمت کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔

کتب بنی عقلمندوں کی عادت اور فطین لوگوں کی فطرت ہے، بہت سے لکھاری ادیب اور دانا ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مصلحت کا خیال رکھتے ہیں، ان کے اہداف مثبت ہوتے ہیں وہ خیر خواہی چاہتے ہوئے پانی پر بھی تحریر ثبت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ اللہ تعالی کو اپنا نگہبان بھی سمجھتے ہیں، کچھ لکھاری ایسے ہی جن میں ہوشیاری یا فنکاری بالکل نہیں ہوتی، ان کی رائے قابل قدر نہیں ہوتی، انہوں نے اخبارات اور ویب سائٹس کو بھدے کالموں سے بھر دیا ہے، عقل و رشد سے عاری بے مقصد تحریروں اور فضول، ردّی، لاغری اور رقیق پن سے معمور مضمونوں کی بہتات لگادی ہے۔

فَمَن لِلقَوافي شانَها مَن يَحوكُها

إِذا ماثَوى كَعبٌ وَفَوَّزَ جَرولُ

جب کعب اور اس کا شاگرد حطیئہ فوت ہو جائے گا تو معیوب شعروں کی اصلاح کون کرے گا؟

يَقولُ فَلا يَعيا بِشَيءٍ يَقولُهُ

وَمِن قائِليها مَن يُسيءُ وَيَعمَلُ

جو اظہار مافی الضمیر پر مکمل قدرت رکھے، ورنہ شعر کہنے والوں میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو غلط شعر کہتے ہیں مگر پھر بھی باز نہیں آتے۔

کچھ قلم کار اور لکھاری عوام الناس کو جہالت، ہلاکت اور آفت کی جانب ہانک رہے ہیں، ان کا مقصد شر انگیزی، فتنہ پروری، لوگوں میں ہنگامہ آرائی بپا کرنا ہے، وہ ہمارے دین، معاشرتی اقدار اور اخلاقیات کو گدلا کرنا چاہتے ہیں، وہ ہمارے ملک، علمائے کرام اور ملکی قیادت کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر لکھاریوں، پڑھنے والوں، قلم کاروں اور ٹویٹ کرنے والوں کی بھرمار ہے، ان میں ہمیں صرف خوف و ہراس سے بھرے ہوئے لیکن عقل و دانش سے کھوکھلے دماغ ہی نظر آتے ہیں، تمام اپنا سامنہ لیکر ان آلات پر اوندھے پڑے ہوئے ہیں، ہر کوئی لکھ پڑھ رہا ہے، بلاگ کی تدوین یا ٹویٹ کر رہا ہے، بے مقصد چیزیں نشر کر رہا ہے، کاش کہ یہ سب کچھ مفید اور سودمند کاموں کیلیے ہوتا جس سے شر کا خاتمہ ہو اور آخرت کیلیے نیکیوں کا ذخیرہ بڑھے، الّا ماشاء اللہ چند لوگ ہی ایسے ہیں جو سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کرتے ہیں۔

مسلمانوں!

دشمن کے جال بچھے ہوئے ہیں، پھندے بکھرے ہوئے ہیں، لوگوں کو آج کل نامعلوم شخصیات کی طرف سے بنائے جانے والے رجحانات یعنی ہیش ٹیگ، کے ذریعے خاص مقاصد کی جانب کھینچا جاتا ہے، ان رجحانات اور ٹرینڈ کے موضوعات سے بدنیتی عیاں ہوتی ہے، ان کے نام سے ہی برے

مقاصد واضح ہوتے ہیں، ان کے بنائے ہوئے گڑھے اور کھائی میں گرنے والا ہی ان کے ہیش ٹیگ کے پیچھے لگ کر جلد بازی مچاتے ہوئے سوچے سمجھے بغیر اپنا تبصرہ جڑ دیتا ہے اور ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔

خبر دار اور ہوشیار رہو؛ کیونکہ قلم لکھ چکی ہے، فرشتے نے اعمال لکھ لیے ہیں، قلم اٹھالی گئی ہے اور کتاب تقدیر نے اعمال شمار کر لیے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ (52) وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ

القمر–53/52
اور جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہے سب درج ہے۔اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔

تمام چھوٹے بڑے اعمال صحیفوں میں لکھ دیئے گئے ہیں، ان کی تفاصیل کھاتوں میں رقم کر دی گئی ہے، تمہارا پروردگار یاد رکھنے والا، نگہبان، ہر چیز پر شاہد اور جاننے والا ہے، اس پر تمہاری چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی تحریر، بلاگ، اور کالم مخفی نہیں ہے۔

مسلمانوں! اگر کوئی شخص گناہوں کی بساط پر لڑھک گیا ہے تو وہ گناہوں والی بساط لپیٹ دے، درج شدہ گناہوں کو مٹالے، گندگی اور خباثت کو آنسوؤں سے دھودے۔

فحاشی اور گناہوں کو ترویج دینے والی ویب سائٹس بنا کر گناہوں کی دلدل میں پھنسنے والو! تم ان کے ذریعے ہلاکت خیز گناہوں کی دعوت دے رہے ہو، تم اپنا اور تمہاری وجہ سے گمراہ ہونے والے سب لوگوں کا بوجھ اٹھاؤ گے، تمہاری بے راہ روی کی وجہ سے بھٹکنے والوں کا خمیازہ بھی بھگتو گے، تمہارے ان گناہوں کا بوجھ اور وزن بہت ہی سنگین اور برا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے راہِ ہدایت کی دعوت دی تو اُسے بھی راہِ ہدایت پر چلنے والوں کے برابر ثواب ملے گا، نیز رہنما کو ثواب ملنے کی وجہ سے پیروکاروں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی، اور جس شخص نے گمراہی کی دعوت دی تو اُسے بھی میں گمراہ ہونے والوں کے برابر گناہ ملے گا، نیز گمراہ کنندہ کو گناہ ملنے کی وجہ سے گمراہ ہونے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔) مسلم

مسلمانوں!

سوشل میڈیا پر تمہاری تحریریں، پوسٹیں اور سرگرمیاں ایسی ہونی چاہییں جو تمہیں مولی کریم کے قریب کر دیں، تمہیں اس کی جنت اور ٹھہرنے کی معزز جگہ کا حقدار بنادے، گناہوں پر اصرار کرنے والا نقصان اٹھائے گا، گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جانے والا ہی بدبخت ہو گا

وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

الحجرات–11
اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اور (گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہوتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں)

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

الزمر–53
آپ لوگوں سے کہہ دیں: میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کی بخشش اللہ تعالی سے چاہتا ہوں تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
ہمہ قسم کی حمد اللہ کیلیے ہے وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے، اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ان کا صحیح تخمینہ لگایا، تمام مخلوقات کے معاملات کو مدبرانہ انداز میں چلایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس گواہی کے بدلے میں اللہ تعالی سے معافی، مغفرت اور جہنم کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر ارسال فرمایا، اللہ تعالی اُن پر، ان کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! تقوی الہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119
اے ایمان والو! تقوی الہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں!

اپنے پناہ گزین، گھر بدر، مظلوم اور ملک بدر بھائیوں کو یاد رکھو، ان کے علاقوں میں ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے، انہیں کھانے پینے اور ادویات کی قلت کا سامنا ہے، ان کے پاس لحاف اور لباس نہیں ہیں، ان کے پاس سردی سے بچاؤ کے وسائل کم ہیں!!

غریب دہائی دے رہے ہیں، کمزور مدد کیلیے پکار رہے ہیں، مجبور و لاچار چیخ رہے ہیں، ہر طرف وہی لوگ نظر آ رہے ہیں جن کے ہاتھ بہت تنگ ہیں اور ان کی مصیبت بڑھتی جا رہی ہے!!

مؤمن لوگوں پر سب سے زیادہ رحمت، شفقت اور احسان کرنے والے ہوتے ہیں، فقیروں، یتیموں اور مساکین پر دست شفقت رکھتے ہیں، بیواؤں اور طلاق یافتہ خواتین پر ترس کھاتے ہیں، مصیبت زدہ اور کمزوروں پر نرمی کرتے ہیں، تکلیف میں پھنسے افراد اور لاچاروں کے کام آتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (بیوگان اور مساکین کا خیال رکھنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام اللیل سے نہ تھکے اور دن میں مسلسل روزے رکھے) متفق علیہ

اس لیے غریبوں اور مساکین کا خیال رکھو، حقوق سے محروم اور بے سہارا لوگوں کا سہارا بنو، پناہ گزینوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرو، انہیں صدقہ و خیرات دو، صدقہ کرتے ہوئے شمار نہ کرو مبادا اللہ تعالی بھی تمہیں شمار کر کے اجر دے، مال و دولت ذخیرہ کر کے روکو مت کرو ورنہ اللہ تعالی بھی روکنا شروع کر دے گا، عطیات دینے میں جلدی کرو، تاخیر سے بچو اور

وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

البقرة–195
نیکی کرو اللہ تعالی نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مسلمانوں!

حالات و واقعات ہمیں ہوشیار اور بیدار کر رہے ہیں، ہمیں سبق سیکھنے نصیحت پکڑنے کی تلقین کرتے ہیں، اللہ کے سامنے گڑ گڑانے اور عاجزی کرنے ترغیب دیتے ہیں، ان حالات و واقعات سے دلوں کا امتحان لیا جاتا ہے اور لوگوں کو آزمایا جاتا ہے، لہذا اپنے دلوں کو سرخ و سیاہ سے مت جوڑو، کیونکہ جو مادی اشیا سے دل جوڑ لے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی سے دل جوڑنے والے کو اللہ تعالی کافی ہے اور اللہ تعالی پر بھروسا کرنے والے کو اللہ تعالی بچا لیتا ہے۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، (جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، ! تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگوں سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین !

یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا فرما، دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما، دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما۔

یا اللہ ! ہم گمراہ کن فتنوں، شیطانی چالوں اور دین دشمنوں کے تسلط سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا رب العالمین !

یا اللہ ! حلب میں ہمارے بھائیوں کو اپنی خصوصی حفاظت، ضمانت اور احسان کے ذریعے محفوظ فرما، یا ارحم الراحمین !

یا اللہ ! ان کیلیے تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا، تمام مصیبتوں سے خلاصی عطا فرما، تمام آزمائشوں سے انہیں عافیت عطا فرما، یا رب العالمین ! تو ہی ہمارا الہ ہے، ہم تیری ہی پناہ چاہتے ہیں، تجھ پر ہی ہمارا بھروسا ہے۔

یا اللہ ! شام میں ملحد اور بت پرستوں سے ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرما، یا ارحم الراحمین !

یا اللہ ! جارحیت کرنے والے ملحد اور بت پرست ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ ! ان کی فوجوں کو داغدار فرمادے، ان کے پایۂ تخت کو تباہ فرمادے، یا اللہ ! انہیں انہی کے اسلحے سے تباہ فرمادے، انہی کی لگائی ہوئی آگ میں انہیں بھسم فرمادے، اور ان پر اپنا خصوصی لشکر مسلط فرما، یا قوی ! یا عزیز ! یا رب العالمین !

یا اللہ ! انہیں ناکام فرما، ان کے تمام اہداف غارت فرما، اور بعد میں آنے والوں کے لیے انہیں نشانِ عبرت بنادے، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہمارے ملک کے امن وامان، استحکام اور یگانگت کو دائمی بنا، یا اللہ ! ہماری سرحدوں کو محفوظ فرما، ہماری فوج کی حفاظت فرما، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو تیرے پسندیدہ اور تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور نیکی و تقوی کے کاموں کے لیے ان کی رہنمائی فرما، یا اللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت اور سنت نبوی -ﷺ- کے نفاذ کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ ! فوت شدگان پر رحم فرما، تمام مریضوں کو شفا یاب فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، اور ہم پر زیادتی کرنے والوں خلاف ہمیں کامیابیاں عطا فرما۔

یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں

آپ سب سے درخواست ہے کہ ہمیں اپنی دعاوں میں یاد رکھیں۔

فہرست

مقدمہ 1

مختصر تعارف 2

تالیفات 4

(1)وابستگی، تعلق،اور لگاؤ کا شرعی مفہوم 5

(2) عقیدہ توحید! نبوی تعلیمات کے سائے تلے 15

(3) معرفتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے... 26

(4) شرعی حدود اور سزائیں رحمت الہی کا حسین مظہر 41

(5) قلبِ سلیم ! امتیازی صفات اور فوائد 57

(6) نوجوان امیدوں کا گہوارہ 70

(7) جلد بازی کے نقصانات... 82

(8) اسلام کی مقبولیت میں اضافہ! کیوں اور کیسے؟ 93

(9) میڈیا کی بے لگام افواہیں اور مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل 104

(10) رحمدلی اور اسوۂ رحمت ﷺ 113

(11) محاسبہ نفس اور دلوں کی اقسام.. 125

(12) گزرتے اوقات کا ہمارے لئے پیغام.. 136

(13) یمن میں حوثی باغیوں کی فساد ریزی اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں 145

(14) حقیقی لذت ! عبادت کی لذت 157

(15) تصویر کشی اور ویڈیو بنانے کے خطرات.. 165

(16) یمن میں حوثی فسادات! اسباب، اہداف، اور حل 171

(17) روزے کا تحفظ اور روزے میں کرنے کے کام 188

(18) حب الہی، اہمیت، فوائد، اسباب، علامات اور اقسام.. 194

(19) محبتِ نبوی کی علامات اور حرمتِ مکہ 204

(20) قلم، قلم کار اور سماجی رابطے کے ذرائع.. 217

مؤلف کی مزید کتب
کا مطالعہ بھی کریں۔
مکتبہ دارالرحیل کراچی 03172134743